جلد دوم

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (القرآن)

خطبات

شیرِ پنجاب مولانا محمد یوسف پسروری



جمع وترتیب
حافظ محمد ربانی

مکتبہ ربانیہ

متقین کی صفات

اتباعِ سنت

صداقت مسلک اہل حدیث

فضائلِ قربانی

شانِ اولیاء رحمہم اللہ

شانِ اولیاء رحمہم اللہ

قرب قیامت، نافرمانی کی سزا



Scanned with CamScanner

متقین کی صفات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○﴾ (آل عمران:۱۰۲)

حمد وثناء:

سامعین محترم! تمام تعریفات، حمد وثناء، کبریائی، اکائی، تنہائی، یکتائی، اللہ ذوالجلال مالک الملک کے لیے ہے۔

درود وسلام:

درود وسلام امام الحرمین، سید الثقلین، امام المرسلین، رحمۃ للعالمین، پوری کائنات کے سردار، پیغمبر بے مثال، خطیب لا جواب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے ہوں۔ ترجمہ: دوستو! میں نے قرآن میں سے ایک آیت پڑھی ہے، ﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا﴾ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ اللہ سے ڈر جاؤ۔ ﴿حَقَّ تُقٰتِهٖ﴾ جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ ﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ﴾ اور نہ تم مرو، نہ تم اس دنیا سے جاؤ ﴿اِلَّا﴾ مگر ﴿وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ اور تم مسلمان ہو۔

زیور تقویٰ:

تقویٰ مومن کا ایک ہتھیار ہے۔ تقویٰ مومن کا ایک زیور ہے۔ تقویٰ مومن کے لیے آخرت کا ایک زیور ہے۔ تقویٰ مومن کا ایک سنگھار ہے اور جس میں تقویٰ ہے۔ وہ جنت کا پکا حق دار ہے۔ تقویٰ مومن کو جہنم سے بچاتا ہے۔ جنت کے راستے پر چلاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے ہاتھ سے حوض کوثر کا پانی پلاتا ہے اور قیامت کے دن جنت کی نعمتیں کھلاتا

ہے اور تقویٰ اللہ پاک کا دیدار بھی کرواتا ہے۔

جس انسان کے دل میں اللہ پاک کا ڈر نہیں، اللہ پاک کا خوف نہیں، چاہے وہ مقتدی ہو، چاہے وہ رعایا ہو، چاہے وہ زبردست ہو، چاہے وہ زیر دست ہو۔ چاہے خطیب ہے، چاہے ادیب ہے، چاہے مولوی ہے، چاہے جرنل ہے، چاہے کرنل ہے، خواہ وہ کچھ بھی ہے۔ جس کے دل میں اللہ پاک کا ڈر نہیں، وہ دنیا میں بھی ناکام ہے اور وہ آخرت میں بھی ناکام ہے۔

اللہ پاک کو متقین سے بہت زیادہ پیار ہے۔ جس انسان کے دل میں اللہ پاک کا خوف ہے اور جنت کا شوق ہے۔ وہ اللہ پاک کا ذکر بھی کرتا ہے اور قبر اور حشر کا فکر بھی کرتا ہے۔ جس انسان کے دل میں اللہ پاک کا خوف نہیں، اسے جنت کا بھی شوق نہیں۔

اللہ پاک نے قرآن کے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق:۲، ۳)

لوگو! جو انسان اللہ پاک سے ڈر گیا، وہ یہاں بھی کامیاب ہو گیا اور آخرت کو بھی کامیاب ہو گیا۔ جو انسان اللہ پاک سے ڈر جاتا ہے۔ اللہ پاک اس انسان کو مصائب، تکالیف، پریشانیوں، ابتلاؤں اور دکھوں سے اس طرح نکال دیتے ہیں، جیسے مکھن میں سے بال نکال لیتے ہیں۔ اللہ پاک صرف مصائب میں سے ہی نہیں نکالتے بلکہ:

﴿وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

اللہ پاک اسے رزق وہاں سے دیتے ہیں، جہاں کا وہ وہم و گمان بھی نہیں رکھتا۔

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾

اس کا بھروسہ اللہ پاک پر ہونا چاہیے۔ اللہ پاک کے سوا کسی سے مانگنا چاہیے؟ نہیں مانگنا چاہیے تو متقین کی چھ صفات اللہ پاک نے قرآن کے شروع میں ہی بیان کی ہیں۔ تقویٰ والوں کی اللہ پاک نے چھ صفات بیان فرمائی ہیں۔ اللہ پاک کا قرآن کہتا ہے۔ اللہ پاک

فرماتے ہیں: ﴿الٓمّٓ﴾

تفسیر بیضاوی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ امام بضاوی رحمہ اللہ نے ﴿الٓمّٓ﴾ کی تشریح بڑی پیاری بیان کی ہے۔ پتہ ہے کیا، فرماتے ہیں؟

الف (ا) سے مراد اللہ ہے۔ ل سے مراد جناب جبرائیل علیہ السلام ہیں، م سے مراد محمد ﷺ ہیں۔ قرآن کو نازل کرنے والے اللہ پاک ہیں۔ لے کر آنے والے جناب جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ جن کے سینے پر نازل ہوا ہے، وہ پوری کائنات کے سردار محمد ﷺ ہیں۔

مراد کیا ہے؟ قرآن جس مہینہ میں آیا ہے، مہینہ بھی عظمتوں والا ہے۔ قرآن جس مدینہ میں آیا ہے۔ مدینہ بھی عظمتوں والا ہے۔ قرآن جس سینے پر آیا ہے۔ وہ سینہ بھی عظمتوں والا ہے، کیونکہ میں کہتا ہوتا ہوں۔ قرآن جیسا نگینہ بھی اعلیٰ ہے، مدینہ بھی اعلیٰ ہے۔ مہینہ بھی اعلیٰ ہے۔ میں قربان جاؤں۔ نبی پاک ﷺ کا سینہ بھی اعلیٰ ہے۔ آقا علیہ السلام کا پسینہ بھی اعلیٰ ہے۔

ذرا توجہ فرماؤ! مدینہ کس طرح اعلیٰ ہے؟

جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ لوگو! پوری روئے زمین سے اسلام ختم ہو جائے گا۔ جس طرح سانپ اپنی بل سے نکلتا ہے اور شام ہونے پر پھر اپنی بل میں داخل ہو جاتا ہے۔ پوری زمین پر پھرتا ہے۔ اسی طرح اسلام مدینہ سے چلا ہے اور پوری روئے زمین پر اسلام پھیلے گا۔ ایک وقت آئے گا۔ پوری دنیا سے اسلام ختم ہو جائے گا لیکن مدینہ میں سے اسلام ختم نہیں ہوگا۔ مدینہ اتنا اعلیٰ ہے، جہاں کا نا دجال بھی داخل نہیں ہوسکتا۔ مدینہ اتنا اعلیٰ ہے، جو آدمی مسجد نبوی ﷺ میں جا کر ایک نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک ایک ہزار نماز کا ثواب عطا کر دیتے ہیں۔ جو آدمی نماز کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے۔ اللہ پاک اسے ستائیس ہزار نماز کا ثواب عطا کر دیتے ہیں۔ اتنا اعلیٰ مدینہ ہے۔ بابا جی صمصام رحمہ اللہ کی قبر کو اللہ پاک جنت کا باغ بنائے، آمین۔ انہوں نے وجد میں آ کر کہا کرنا!

اے اللہ منن نوں جی کردا
ٹھنڈیاں، ٹھنڈیاں ہواواں مدینے دیاں

دل لگدا نئیں پاکستان اندر
میری جان اے مدینے دی جان اندر
وادھا ہو جائے میرے ایمان اندر
جد زیارتاں پانواں مدینے دیاں
او کی دساں مدینے دا کی کی سوہنا
گھر گھر سوہنا تے جی جی سوہنا
دل کچھدیاں وانگ معشوقاں دے
بھیڑاں بکریاں گاواں مدینے دیاں
سلام آکھاں اوناں گلیاں نوں
جناں چمیا اے سوہنے دیاں تلیاں نوں
پسروری نوں او نئیں پل بُھل سکدیاں
او تھاواں مکے، مدینے دیاں
اے شربت صندل کِس کم دا اے
پانی پین والا زم زم دا اے
مکے وچ جا کے پانی پیواں
نالے کھجوراں کھانواں مدینے دیاں

یا اللہ ہم سب کو مکہ بھی دکھا دے، مدینہ بھی دکھا دے، آمین۔

ان سے پوچھو جو دیکھ کر آئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: یا اللہ! کب وہ موقع آئے، جب ہم پھر وہاں جائیں۔ اللہ اللہ اللہ

بابا جی رحمہ اللہ ٹرین میں بیٹھے ہیں۔ فرماتے ہیں: دل کرتا ہے، دل کرتا ہے، دل کرتا ہے۔

ٹرین میں بیٹھتے ہی پھر فرماتے ہیں:

اللہ مدت ہو گئی اے سکدیاں نوں
جوگی سانگ بنان نوں جی کردا
تیرے گھر دے دوالے نس نس کے
پھیریاں پان نوں جی کردا
میں تیرا در ویکھاں، تیرا گھر ویکھاں
جتھے اک نماز دی لکھ بن دی
اوتھے عمراں لنگان نوں جی کردا
میں لکھاں پاپ کما بیٹھا آں حج کر کے
میں شرمندہ ہاں منڈرے بچ کر کے
پلہ چک کے کعبے دے سینے توں
سینہ نال لگان نوں جی کردا

مکہ بھی اعلیٰ ہے۔ مدینہ بھی اعلیٰ ہے۔ جس مدینہ میں میرے مصطفیٰ ﷺ کی تلیاں لگی ہیں۔ اے لوگو! مدینہ بھی بڑی عظمتوں والا ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کا پسینہ بھی اعلیٰ ہے۔

میرے مصطفیٰ ﷺ کے یار کے گھر مہمان آ جاتے ہیں۔ صحابی رضی اللہ عنہ روٹیاں لپیٹ کر لاتے ہیں۔ رومال گندا ہے۔ مہمانوں نے برا محسوس کیا۔ میزبان ان کی طرف دیکھ کر وہ رومال پکڑ کر تندور میں پھینک دیتے ہیں۔ مہمان کہتے ہیں، انہوں نے تو برا محسوس کر لیا ہے۔ انہیں ہماری بات بری لگی ہے۔ اس لیے رومال کو دھونے کے بجائے جلا ہی دیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد یہ صحابی رضی اللہ عنہ وہ رومال آگ سے نکال کر لا کر روٹیوں کے اوپر بچھا دیتے ہیں۔

مہمان پریشان ہو جاتے ہیں، فرماتے ہیں: یہ بڑا عجیب ماجرا ہے۔ آج تک ہم نے اس طرح کا منظر نہیں دیکھا کہ کبھی آگ نے کوئی کپڑا نہ جلایا ہو۔ کہتے ہیں، یار بات کیا ہے؟ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پوچھتے ہو کہ بات کیا ہے؟ ایک دن جہانوں کے پیر علیہ السلام ہمارے گھر تشریف لائے تھے۔ آپ ﷺ نے پیشانی سے پسینہ صاف کرنے کے لیے ایک رومال

مانگا تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ کپڑا پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس رومال سے اپنا پسینہ صاف کیا۔ جب سے میرے مصطفیٰ ﷺ نے رومال سے پسینہ صاف کیا ہے۔ میں نے تب سے اس رومال کو کبھی پانی سے نہیں دھویا۔ جب بھی یہ رومال میلا ہو جاتا ہے۔ اسے میں آگ میں پھینک دیتا ہوں۔ نبی پاک ﷺ کے پسینہ کی برکت سے میل ختم ہو جاتی ہے اور رومال صاف ہو جاتا ہے۔

پھر تمہیں ماننا پڑے گا کہ نبی پاک ﷺ کا پسینہ بھی اعلیٰ ہے۔ آقا علیہ السلام کا مدینہ بھی اعلیٰ ہے۔ جو قرآن نبی پاک ﷺ کے سینے پر آیا ہے۔ یہ قرآن جیسا نگینہ بھی اعلیٰ ہے۔

صفات المتقین:

قرآن کہتا ہے:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾

یہ قرآن لا ریب ہے، جن کے سینے پر آیا ہے۔ ان کی تریسٹھ سالہ زندگی بھی بے عیب ہے۔ یا اللہ اس قرآن میں باتیں کن کی کی ہیں؟ فرمایا:

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾

ہدایت یافتہ، متقی جو ہدایت والے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت ہے۔ یا اللہ متقی کون ہیں؟ فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾

جو غیب پر ایمان لانے والے ہیں، وہ متقی ہیں۔ مراد کیا ہے؟ ہم نے اللہ ذوالجلال کو نہیں دیکھا۔ آمنہ کے لعل علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ نبی پاک ﷺ کے یاروں کو نہیں دیکھا لیکن ہمارا یقین ہے۔ آمنہ کے لعل علیہ السلام بھی تھے۔ قرآن بھی آپ ﷺ کے سینہ پر نازل ہوا ہے۔

ہمارا یقین ہے کہ اللہ ذوالجلال بھی ہے۔ نبی پاک ﷺ کے دیوانے، پروانے، شہباز بھی تھے۔ فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾

غیب پر ایمان لانے والے متقی ہیں۔

﴿وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾

اور نمازیں پڑھنے والے بھی متقی ہیں۔

﴿وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرنے والے بھی متقی ہیں۔

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ﴾

محبوب ﷺ جو قرآن آپ ﷺ کے سینے پر آیا ہے۔ اس قرآن پر ایمان لانے والے بھی متقی ہیں۔

﴿وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾

جو اس سے پہلے کتب نازل ہوئی ہیں۔ تورات، انجیل، زبور، صحیفے ابراہیم ان پر ایمان لانے والے بھی متقی ہیں۔

﴿وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾

آخرت پر یقین رکھنے والے بھی متقی ہیں۔

اللہ پاک نے مومنین کی چھ صفات بیان کیں۔ قرآن کا صفحہ دیکھیں تو پہلی آیت آتی ہے۔ جن میں یہ چھ خوبیاں ہوں گی۔ جن میں یہ چھ صفات ہوں گی، جن میں یہ چھ اوصاف ہوں گے۔ اللہ پاک نے ان کے لیے اعلان کیا ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾

فرمایا: یہی لوگ ہدایت پر ہیں، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ یہ اُولٰٓئِكَ دو بار آیا ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ پھر آیا: ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾

تیسرے مقام پر فرمایا، جن میں یہ چھ خوبیاں ہیں۔

﴿اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ﴾

ان پر اللہ پاک کی رحمت ہے۔

چوتھے مقام پر فرمایا:

﴿وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۝﴾

یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ پانچویں مقام پر فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝﴾

یہی لوگ نیکوں میں سے ہیں۔

جن میں یہ چھ خوبیاں ہیں:

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا﴾

یہی سچے مومن ہیں۔ جن میں یہ چھ خوبیاں ہیں:

﴿اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً﴾

ان لوگوں کو اللہ پاک نے درجات دے دیے ہیں۔ جن میں یہ چھ خوبیاں ہیں۔

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۝﴾

''یہی لوگ سچ بولنے والے ہیں۔''

جن میں یہ چھ خوبیاں ہیں۔

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝﴾

''یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

جن میں یہ چھ صفات ہیں:

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۝﴾

''یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

جن میں یہ چھ خوبیاں ہیں۔

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝﴾

''یہی لوگ متقی ہیں۔''

قرآن میں کہاں کہاں سے پڑھوں؟ کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾

فرمایا، میں نے متقین کے لیے جنت تیار کی ہے۔

ذرا توجہ فرمائیں!

وہاں فرمایا: ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ یہاں فرمایا: ﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ کیوں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَّاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾

میں متقین کا یار ہوں۔ متقین کا دوست ہوں۔ کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝﴾

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝﴾

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝﴾

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝﴾

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾

میں متقین کے ساتھ ہوں۔ چاہے بدر کا میدان ہو۔ چاہے مکہ ہو۔ چاہے مدینہ ہو۔ چاہے احد کا میدان ہو۔ جب میرے تقوی والے میدان میں آتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہی ہوتا ہوں۔

جلدی کر لو اپنے گناہوں کی معافیاں مانگ لو! اللہ پاک کے سامنے جھک جاؤ۔ جب تم

اللہ پاک کے سامنے جھک جاؤ گے۔ اپنے گناہوں کی معافیاں مانگو گے۔ رب ذوالجلال کے سامنے آجاؤ گے۔ عرش سے آواز آتی ہے۔ اے انسان پوری دنیا کے درباروں پہ جاتے ہو۔ کہیں تم بکرے لے کر جاتے ہو، دودھ لے کر جاتے ہو۔ دودھ کی سبیلیں لگاتے ہو، کہیں تم دیگوں کے چڑھاوے چڑھاتے ہو۔ کہیں تم سبز چڑھاوے چڑھاتے ہو۔ چادریں ڈالنے کے بعد اوپر پیسے بھی دیتے ہو لیکن اے انسان دنیا کے در پہ جاؤ گے تو سب کچھ لے کر جاؤ گے۔ وہاں سے کچھ نہیں لے کر آؤ گے۔ میرے در پر آؤ گے۔ یہاں کچھ نہیں لے کر آؤ گے۔ یہاں سے سب کچھ لے کر ہی جاؤ گے۔

آج تم کہتے ہو، فلاں کے پاس جائیں تو اللہ پاک ملتے ہیں۔ نہ نہ میرے بھائی! اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

تمہیں لوگوں کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں، میں تو تمہارے پاس ہی ہوں۔

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (البقرہ:١٨٦)

فرمایا:

﴿فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ٥﴾

(البقرہ:١٨٦)

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ٥﴾ (ق:١٦)

تمہیں کسی کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں، میں تو تمہارے بالکل قریب ہوں۔

او مینوں لبناں ایں اینویں بیابان اندر
میں تاں وسناں ہاں تیری جان اندر
ذرا سوچ تے مار دھیان اندر
کہو لا الہ الا اللہ

مجھے کوئی اس طرح کا داتا تو بتاؤ۔

او صد ماراں میں آپ سوالی نوں
دیواں دان نہ موڑاں خالی نوں

داتا دینے والے کو کہتے ہیں، جس سے مانگنا ہے۔ اس سے مانگا کرو۔ جو دیتے ہوئے اکتاتا ہی نہیں، تم مانگتے مانگتے تھک جاؤ گے۔ کبھی تم اسے تنہائیوں میں کہا تو کرو۔

میری کر منظور دعا مولا
تیرے در تے ڈگیا آ مولا
نئیں تیرے باجوں دکھیاں دا
کوئی ہور سہارا یا مولا

اللہ پاک سے کہا کرو:

ساڈے عیباں دی کوئی حد نئیں
تیری رحمت توں پر ود نئیں
ہر ویلے ٹھاٹھاں مار دا اے
تیری رحمت دا دریا مولا

بات سننے والی ہے، میں نے کہا یا اللہ!

توں آس کسے دی توڑی ناں
توں در توں خالی موڑی ناں
تینوں خالی ہتھ پر تاندے نوں
اوندی اے آپ حیا مولا

آتی ہے، اللہ پاک کو حیا کہ نہیں؟ ((لَا يَرُدُّهُمَا صِفْرًا)) جب انسان میرے در سے خالی جاتا ہے تو مجھے خالی ہاتھ بھیجتے ہوئے شرم آتی ہے۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ جو پوری کائنات کا بادشاہ ہے۔

وہ اللہ پاک فرماتے ہیں:

او صد ماراں میں آپ سوالی نوں
دیواں دان نہ موڑاں خالی نوں
کیوں چھڈیا ای میرے در عالی نوں
کہو لا الہ الا اللہ

اللہ پاک فرماتے ہیں، تم جب مرضی آؤ، میں جاگ رہا ہوں۔ مجھے نیند نہیں آتی۔

رواں جاگدا کدی میں سوندا نئیں
راکھی جگ دی کراں انکھ لانداں نئیں

جو سو جائے وہ داتا نہیں ہوتا۔

بے نیاز کون؟

جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یا اللہ! آپ کو نیند بھی آتی ہے کہ نہیں؟ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے موسیٰ علیہ السلام اگر میں سو جاؤں تو مجھے رب کون کہے؟ پھر زمین و آسمان کی رکھوالی کون کرے؟ ان مصیبت زدہ کے دکھ کون سنے گا؟

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے موسیٰ علیہ السلام ہاتھ میں دو بوتلیں پکڑ لیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام بوتلیں پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اونگھ آئی، بوتلیں گر کر ٹوٹ گئیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: اے موسیٰ علیہ السلام بوتلیں توڑ دی ہیں؟ فرماتے ہیں، یا اللہ اونگھ آ گئی تھی۔ فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام تمہیں اونگھ آ گئی اور بوتلیں ٹوٹ گئیں۔ اگر میں سو جاؤں۔ فرمایا:!

﴿اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾

(البقرہ:۲۵۵)

مجھے تو اونگھ نہیں آتی اور آپ نیند کی بات کر رہے ہو۔

او رواں جاگدا کدے میں سوندا نئیں
راکھی جگ دی کراں انکھ لانداں نئیں

توں فر وی میرے بُوہے آندا نئیں
کہو لا الہ الا اللہ

اللہ پاک فرماتے ہیں، اے انسان آؤ چاہے دن کو آؤ، چاہے رات کو آؤ۔

او آ جا منگ لے جو کج چاہنا ایں
تیرا رب ہاں کیوں شرمانا ایں
بُوہے غیراں دے کیوں جانا ایں
کہو لا الہ الا اللہ

دنیا کے درباروں پر جاؤ گے، تو کرایہ لگا کر جاؤ گے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

او میرے ملن نوں لگدا کرایہ نئیں
میں کوئی دور محل بنایا نئیں
چوکیدار وی کوئی بٹھایا نئیں
کہو لا الہ الا اللہ

متقی کون ہے؟ اللہ پاک فرماتے ہیں، مجھ سے ہی مانگنے والے اور مجھ سے ہی ڈرنے والے یہ تقویٰ والے ہیں۔ یہ متقی ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ان کی تین صفات اور ہیں:

﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾ (آل عمران: ۱۳۴)

تنگی اور آسانی کے وقت اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرنے والے متقی ہیں اور غصے کو پی جانے والے متقی ہیں۔ لوگوں کو معاف کرنے والے تقویٰ والے متقی ہیں۔ فرمایا:

﴿وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾

اللہ پاک پسند کرتے ہیں تو احسان کرنے والوں کو کرتے ہیں۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میں قرآن پاک کا ایک اور مقام سنا دوں۔ تہجد کے وقت رونے والے سے اللہ پاک فرماتے ہیں، قیامت کا دن ہوگا، جب میرا دربار لگا ہوگا:

﴿وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (الزمر:٦١)

دنیا کے اندر ڈر جاؤ۔ اس طرح ڈرو، عرش سے آواز آتی ہے۔ اے انسان! پچھلی رات کا وقت ہو۔ جب میرے سامنے آنا ہے، اکیلے تم ہو۔ اکیلا عرش پر میں ہوں۔ تم رو رو کر کہتے ہو۔ عرش والے میں تو گناہوں کے انبار لے کر آ گیا ہوں۔ عرش سے آواز آتی ہے۔ اے انسان! تم تو گناہوں کے انبار لے کر آ گئے ہو اور میں رحمان بخشش کے سیلاب لے کر آ گیا ہوں۔ اگر تم زمین پر کہتے ہو کہ یا اللہ مجھ سے بڑھ کر گناہ گار کوئی نہیں، میں عرش سے کہتا ہوں، تم سے بڑھ کر گناہ گار کوئی نہیں اور مجھ سے بڑھ کر بخشن ہار ہی کوئی نہیں۔ تمہارے آنے میں دیر ہے، میرے معاف کرنے میں کوئی دیر نہیں۔ میرے سامنے آؤ، جب میرے سامنے آنسو بہاؤ گے۔ پھر میں معاف کر کے جنت الاٹ کر دوں گا۔

محبت الٰہی میں غرق متقی کا واقعہ:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بصرہ کے بازار میں جا رہے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ ان کا شاگرد ہے۔ حکیم کی دکان پر جاتے ہیں۔ حکیم صاحب سے یہ شاگرد کہتا ہے، حکیم صاحب آپ کی معجونیں بڑی کامیاب ہیں۔ آپ کے نسخہ جات بڑے کامیاب ہیں۔ آپ کے پاس کوئی ایسی معجون اور ایسا نسخہ ہے۔ حکیم کہتا ہے، تمہیں بیماری کیا ہے؟ امام حسن بصری رحمہ اللہ کا شاگرد آگے سے بیماری بتاتا ہے، کہتا ہے:

((هَلْ عِنْدَكَ دَوَاءٌ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَيَشْفِيْ مَرْضَ الْقُلُوْبِ))

”آپ کے پاس کوئی ایسی دوا ہے، جس کے ساتھ گناہ معاف ہو جائیں اور بیمار دلوں کو شفا مل جائے۔“

جب اتنی بات کی تو حکیم کہتا ہے، حکیم کی معجون سن لو! حکیم بھی کوئی اللہ پاک کی یاد میں ڈوبا تھا۔ تقویٰ والا تھا۔ تقویٰ میں غوطے کھا رہا تھا، کہتا ہے اگر تم یہ دو بیماریاں دور کرنا چاہتے ہو تو جاؤ جا کر فقر کی جڑیں لے لو، فقیری کی جڑیں لے لو، عجز و انکساری کی جڑیں لے لو اور

توبہ کی گٹھلیاں لے لو، ان تین چیزوں کو استقامت کے برتن میں پیس لینا، جب یہ پیس لو تو ان میں شرم وحیا کا پانی ڈال دینا۔ جب پانی ڈال دو تو پھر اللہ پاک کی یاد کی دیگچی بنا لینا۔ اس نسخے کو اس دیگچی میں ڈال دینا۔ اس دیگچی کے نیچے، عشق الٰہی کی آگ جلا دینا۔ جب یہ نسخہ پک جائے، اس کو صبر کے پیالے میں ڈال لینا۔ صبر کے پیالے میں ڈالنے کے بعد شکر کے پنکھے کی ہوا سے ٹھنڈا کر لینا۔ جب ٹھنڈا ہو جائے، الحمد کی چمچی سے کھا لینا۔ اللہ پاک تمہارے گناہ معاف فرما دیں گے اور بیمار دلوں کو شفایاب کر دیں گے۔ یہ نسخہ ہے، تمہارا نفس تمہارا دشمن ہے۔ د، ش، م، ن یہ دشمن ہے۔ دشمن کی دال سے مراد دنیا ہے، ش سے مراد شیطان ہے، م سے مراد مال ہے۔ ن سے مراد نفس ہے۔

یہ چار چیزیں انسان کی دشمن ہیں۔ (۱) دینار (۲) شیطان (۳) مال (۴) نفس۔

بہرحال یہ تزکیہ نفس الگ ہی مضمون ہے۔ انسان کے لیے یہ چار چیزیں دشمن ہیں۔ جب انسان اپنے نفس پر قابو پا لیتا ہے۔ شیطان پر قابو پا لیتا ہے۔ مال کا لالچ ذہن سے نکال دیتا ہے۔ انسان دنیا کا لالچ ذہن سے نکال دیتا ہے، پھر سمجھ لو کہ وہ چلتا پھرتا ولی ہے۔ جب یہ سب کچھ انسان میں موجود ہو۔ شیطان بھی ساتھ ہے۔ مال بھی ساتھ ہے۔ لاکھ آئے تو کہتا ہے۔ لاکھ ساتھ اور آ جائے۔ دو لاکھ ہو جائے تو کہتا ہے، چار لاکھ ہو جائے تو پھر بات ہے۔

دیکھ لو میں ایک ولی کا واقع سنانے لگا ہوں:

ایک ولی کا واقعہ:

یہ ولی تقویٰ میں ڈھلا ہوا ہے۔ یہ ولی کون ہے؟ یہ واقعہ پانچویں صدی ہجری کا ہے۔ آج سے نو سو بیس سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ان کا نام غازی ابو بکر رحمہ اللہ ہے۔ مفلسی دور نہیں ہوتی، قرآن میں ایک آیت پڑھتے ہیں:

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (الاعراف:٩٦)

ادھر سے غربت دور نہیں ہوتی۔ غربت کتنی بری چیز ہے؟ غربت کی وجہ سے لوگ

ہسپتالوں میں اپنے گردے فروخت کر دیتے ہیں۔

غربت کی وجہ سے اس بی بی نے کفل سے دینار لیے۔ برائی پر آمادہ ہو گئی۔ غربت ایسی بری چیز ہے۔ غربت کی وجہ سے نیک نیک عورتیں اپنی عزت فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ غربت اتنی بری چیز ہے، غربت کی وجہ سے جو کام نہیں کرنا چاہیے وہ بھی کر گزرتا ہے۔

حضرت قاضی ابو بکر رحمہ اللہ اس طرح مکہ کی گلی میں جا رہے ہیں۔ ان کو ایک تھیلی ملتی ہے۔ یہ تھیلی ریشم کی ہے۔ تھیلی ریشم کے دھاگے میں لپٹی ہوئی ہے۔ یہ تھیلی پکڑ کر جیب میں ڈال لیتے ہیں۔ فرماتے ہیں: یا اللہ! وہ کون سے الفاظ ہیں؟ جن سے میں تیرا شکریہ ادا کروں۔ اے اللہ تو نے میری غربت کو امیری میں بدل دیا ہے۔

گھر جاتے ہیں، دیکھتے ہیں، اس تھیلی میں ایک بڑا قیمتی ہار ہے۔ یہ واقعہ کہاں لکھا ہے؟ تاریخ نجار میں امام ابن نجار رحمہ اللہ نے یوسف بن خلیل رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المعجم میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یا اللہ! میں کس طرح تیرا شکر ادا کروں؟ اگلا دن ہوتا ہے، مکہ حرم میں نماز کے لیے آتے ہیں۔ نماز پڑھ کر باہر نکلتے ہیں، ایک بزرگ سفید داڑھی ہے۔ ہاتھ میں لاٹھی پکڑی ہے۔ وہ بزرگ مکہ کی گلی میں اعلان کر رہا ہے۔ اے مکہ والو! اگر کسی نے یہاں سے کوئی تھیلی پکڑی ہے، جو مجھے وہ تھیلی دے دے گا، میں پانچ سو اشرفیاں اسے انعام دے دوں گا۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ نے دیکھا تو بزرگ کی معصومیت اور کمزوری اور لاغر جسم پر ترس آ گیا۔ فرماتے ہیں: بابا جی کیا بات ہے؟ بزرگ نے بات بتا دی، دل کہتا ہے قاضی نہ دو، رحمان کیا کہتا ہے؟

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۝﴾ (المومنون:۸)

اے لوگو! قرآن کیا کہتا ہے؟

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ (النساء:۵۸)

قرآن یہ کہتا ہے، رحمان کہتا ہے، یہ تھیلی واپس کر دو۔ دل کہتا ہے نہ کرو۔ بڑی دولت ہاتھ آئی ہے لیکن اللہ پاک کا ڈر آ گیا۔ اگر قیامت کو اللہ پاک نے پوچھ لیا تو اے قاضی پھر کیا جواب دو گے؟ بابا جی کو پکڑ کر گھر لے گئے، فرماتے ہیں، بابا جی آپ کی جو تھیلی گری ہے۔ وہ کس رنگ کی تھی؟ بابا جی نے رنگ بتایا، بابا جی اس تھیلی کا دھاگہ کیسا ہے؟ بابا جی نے وہ رنگ بھی بتا دیا۔ بابا جی جو تھیلی میں ہار ہے۔ اس کے موتیوں کا رنگ کیسا ہے؟ بابا جی نے وہ بھی بتا دیا۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے تھیلی لا کر بابا جی کو دے دی۔ بابا جی راضی ہو گئے۔ بابا جی اس طرح پانچ سو اشرفیاں نکال کر قاضی صاحب رحمہ اللہ کو دینے لگتے ہیں۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے آپ کو تھیلی دی ہے۔ ایک وقت آئے گا، وہ رحمان مجھے بھی راضی کر دے گا۔

جب اتنی بات کی تو بابا جی تکرار کرتے ہیں، قاضی صاحب انکار کرتے ہیں۔ بابا جی اصرار کرتے ہیں، قاضی صاحب انکار کرتے ہیں۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے بابا جی کی وہ پانچ سو اشرفیاں نہ پکڑیں۔ بابا جی اپنی تھیلی لے کر چلے جاتے ہیں۔

دو سال بیت گئے، غربت دور نہیں ہوتی، نبی پاک ﷺ کی حدیث پڑھی، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، جب تمہاری غربت دور نہ ہو۔ اس وقت علاقہ چینج کر لو، کاروبار نہ چلے تو علاقہ چھوڑ دو۔ کسی اور علاقہ میں چلے جاؤ۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے یہ حدیث پڑھی تو اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اپنا سامان باندھتے ہیں اور جا کر بحری بیڑے میں بیٹھ جاتے ہیں۔ بحری بیڑا چل پڑا ہے۔ جب بیڑا سمندر کے طوفان میں پھنستا ہے، بھنور میں پھنستا ہے۔ جب سمندر میں طغیانی آئی، اس بیڑے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔

یوسف بن خلیل رحمہ اللہ نے اپنی عربی کتاب المعجم میں لکھا ہے، ایک تختہ بڑا وزنی ہے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ اس تختہ پر بیٹھے ہیں۔ ہوا اس تختے کو دھکیلتی جا رہی ہے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ اللہ پاک کے قرآن کی تلاوتیں کرتے جا رہے ہیں۔

سن لو! سن لو! جو لوگوں کی امانتیں اللہ پاک سے ڈر کر واپس کرتے ہیں۔ میں تو کہتا

ہوں۔ سمندر کی لہریں بھی اس انسان کی حفاظت کرتی ہیں۔ سمندر میں ایک جزیرہ آتا ہے۔ درمیان میں خشک جگہ ہو، آس پاس جس کے پانی ہو۔ اسے جزیرہ کہتے ہیں۔ وہ تختہ جزیرے کے ساتھ لگتا ہے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ جزیرہ میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ ایک مسجد سامنے ہے، مسجد میں داخل ہو گئے، پچھلی رات کا وقت ہے۔

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۝﴾ (السجدہ:١٦)

ہائے ہائے نرم اور گرم بستر چھوڑنا بہت مشکل ہے۔ جب صبح کی اذان ہوتی ہے۔ آدمی کہتا ہے، کوئی بات نہیں، اٹھ ہی جانا ہے۔ نہ نہ میرے بھائیو!

او چھڈ منجی نیند نہ پیاری کر
اٹھ مصلے تے سواری کر
او ڈگ سجدے گریا زاری کر
اوندہ رو رو عرش ہلا دے توں
او واوا لذت ای رات کھلونے دی
ہتھ بن کے قیدی ہونے دی
پیارے رب دے اگے رونے دی
واوا صدقے اس روانے نوں
ربا دے دیدار دیوانے نوں
پا دے خیر ملنگ مستانے نوں
او واوا لذت ای رات گریا زاری دی
وچ نفلاں رات گزاری دی
او واوا نیندر اس خماری دی
اگ لاواں میں لیف سرہانے نوں

کبھی رو کر دیکھ لیا کرو۔ اللہ پاک کو منا کر تو دیکھو۔ یہاں کم روؤ گے تو وزن زیادہ بڑھ جائے گا۔ قیامت کو رونا کام نہیں آئے گا۔ اللہ اللہ اللہ

قاضی صاحب رحمہ اللہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ نوافل پڑھنے لگ پڑے۔ صبح کی اذان کا وقت ہوا، اذان قاضی صاحب رحمہ اللہ نے دی۔ وہ جو جزیرہ والے تھے۔ مسجد میں اکھٹے ہو گئے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے قرآن پڑھا، نماز کروائی۔ یہ جزیرہ والے کہتے ہیں، قاضی صاحب رحمہ اللہ آج کے بعد مصلہ بھی آپ کا ہے اور منبر بھی آپ رحمہ اللہ کا ہے۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ نے دو سال لگائے۔ جزیرہ کے بڑے بڑے چوہدری آئے، کہنے لگے بیٹا تمہارا کوئی آگے پیچھے نہیں ہے؟ کوئی ماں، باپ، رشتہ دار، عزیز و اقارب نہیں ہیں؟ فرماتے ہیں: میں اکیلا ہی ہوں۔ یہ کہتے ہیں، اگر آپ اکیلے ہو تو ہمارے جزیرہ میں ایک لڑکی بھی اکیلی ہے۔ وہ یتیم ہے، اس کے پاس مال ہے لیکن اس کے ماں باپ نہیں ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس سے نکاح کر دیں۔ فرمانے لگے، ٹھیک ہے کر دیں۔

قاضی صاحب رحمہ اللہ کا نکاح ہو گیا۔ اس لڑکی کے رشتہ دار، عزیز و اقارب بیٹھے ہیں۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ بھی بیٹھے ہیں۔ اپنی ہونے والی بیوی کے گلے میں ایک ہار دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئے۔ بزرگ کہتے ہیں، بیٹا کیا دیکھتے ہو؟ فرماتے ہیں، اس کے گلے میں جو ہار ہے۔ یہ تو مجھے مکہ کی ایک گلی سے ملا تھا۔ وہ کہنے لگے، اچھا تم وہی نوجوان ہو؟ جس نے ہمارے بابا جی کو ہار واپس کیا تھا۔ فرماتے ہیں، ہاں میں وہی ہوں۔

اب یہ آگے سے کیا کہتے ہیں؟ ہمارے بابا جی بہت نیک تھے۔ ایک ہی بات کرتے تھے۔ وہ بابا جی کہتے کیا تھے؟

((مَا وَجَدْتُ فِی الدُّنْیَا مُسْلِمًا اِلَّا ھٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ ھٰذَا الْعَقْدَ .))

دنیا میں میں نے بڑے بڑے مسلمان دیکھے ہیں، بڑے بڑے نوجوان دیکھے ہیں، مگر اس نوجوان جیسا نوجوان نہیں دیکھا، اس جیسا مسلمان نہیں دیکھا۔ جس نے مجھے یہ اتنا قیمتی

ہار واپس کیا تھا۔ جب وہ بابا جی ہم میں بیٹھتے تھے۔ یہی بات کرتے تھے کہ جب پچھلی رات کا وقت ہوتا تھا۔ وہ یہ دعا کرتے تھے، فرماتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ وَزَوِّجْ بِهٖ اِبْنَتِيْ .))

اللہ اس نوجوان کا نکاح میری بیٹی سے کر دیں۔ اے قاضی ابو بکر رحمہ اللہ وہ بزرگ بڑے نیک تھے۔ یہ تو ان کی دعا قبول ہوئی ہے۔ اللہ پاک نے تمہیں کہاں سے بھیجا اور کہاں پہنچا دیا۔ یہ لڑکی اس بزرگ کی بیٹی ہے۔ جس لڑکی سے آپ رحمہ اللہ کا نکاح ہوا ہے۔ اس کا باپ یہی دعا کرتے کرتے دنیا سے چلا گیا ہے۔ اللہ اللہ اللہ

آواز آئی، اے قاضی! تم نے میری رضا کے لیے مجھ سے ڈرتے ہوئے ہار واپس کیا تھا، میں نے تمہاری رضا کے لیے تمہیں ہار بھی دے دیا ہے اور ہار والی بھی دے دی ہے۔ اس کو رب کہتے ہیں۔ یہ رب ہے۔ اے موسیٰ علیہ السلام تم روٹی مانگتے ہو، میں تمہیں روٹی پکانے والی بھی دوں گا۔

حفاظت اسم اللہ:

تفسیر قرطبی، صفحہ نمبر اکانوے، جلد نمبر ا، کشف المحجوب حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ نے یہ واقعہ لکھا ہے۔ بشر نامی ایک آدمی بڑا زناکار تھا۔ بڑا شرابی تھا۔ بڑا بدکار تھا۔ میخانے سے شراب پی کر گلی میں آ رہا ہے۔ شراب کے نشے میں لت ہے۔ شراب پی ہے۔ مٹی کی دھول میں ایک پرچی دیکھی۔ پرچی کے اوپر لکھا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

پرچی پکڑ کر نشے کی حالت میں کہتا ہے:

تم تو بڑے اونچے ہو تو پھر دھول میں کہاں رل رہے ہو؟ یہ پرچی کو گھر لے جاتا ہے، جا کر اسے صاف کرتا ہے، عطر لگاتا ہے۔ سامنے شیشے میں رکھ کر ایک ہی بات کہے جاتا ہے۔ تم تو بڑے ہی پاک ہو۔ کہاں دھول میں رل رہے تھے؟ ساتھ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ ساتھ یہی ایک بات کہے جاتا ہے۔ رات کے وقت اسے خواب آتا ہے، آواز آتی ہے:

((يَا بِشْرُ طَيَّبْتَ اسْمِيْ فَبِعِزَّتِيْ لَيُطَيِّبَنَّ اِسْمَكَ فِي الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَۃِ))

اے بشر! تم نے آج میرے نام کو دھول سے پاک کیا ہے۔اے بشر! مجھے اپنی عزت کی قسم ہے، جس طرح تم نے میرے نام کو صاف کیا ہے، میں تمہارے نام کو دنیا اور آخرت میں صاف کر دوں گا۔ مراد کیا ہے؟ تم نے دھول سے میرے نام کو صاف کیا ہے۔ میں نے تمہارے نامہ اعمال کو گناہوں سے صاف کر دیا ہے۔ اللہ اللہ اللہ

جب اتنی بات فرمائی:

توں اج گرد اُتاری اِسم اساڈے پاروں
پاک کیتے اَساں دفتر تیرے تے حکم ہویا سرکاروں

جب اتنی بات فرمائی۔ اب بشر حافی بتاتا ہوں۔ یہ حافی کیوں بنے ہیں؟ جوتا سلوانے موچی کے پاس گئے۔ موچی کہنے لگا، صوفی صبر بھی کرو۔ تمہیں اپنی پڑی ہے۔ فرمانے لگے، جوتا سلوانا بھی انسان کو تکلیف دینا ہے۔ آج کے بعد میں جوتا ہی نہیں پہنوں گا۔ حافی صفات میں سے اس کا معنی ہے۔ برہنہ پاؤں چلنے والا، بشر حافی جن گلیوں میں چلتا تھا۔ ان گلیوں میں کبھی جانوروں نے پیشاب نہیں کیا تھا۔

پتہ چلا جو اللہ پاک سے ڈر جاتا ہے۔ اللہ والا ہو جاتا ہے، جانور بھی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جانور بھی اس کا ادب کرتے ہیں۔

ایک دن گجروں کے جانوروں نے پیشاب کیا تو محلّہ کے لوگ کہنے لگے: آج بشر حافی مر گیا ہے۔ پوچھنے والوں نے پوچھا، تمہیں کیسے پتہ ہے؟ انہوں نے کہا، کیونکہ آج جانوروں نے پیشاب کر دیا ہے۔ ان گلیوں میں تو جانوروں نے کبھی پیشاب ہی نہیں کیا تھا۔ جن گلیوں میں بشر حافی برہنہ پاؤں چلتا تھا۔ آج جانوروں نے پیشاب کیا ہے۔ اس کا مطلب بشر حافی مر گیا ہے۔ پتہ کیا تو پتہ چلا واقعی بشر حافی مر گیا ہے۔

تقویٰ کوئی چھوٹی سی بات ہے؟ اللہ پاک سے ڈرنا بہت بڑا اونچا عمل ہے۔ تم ایک بار تنہائی میں بیٹھ کر آنسو تو بہاؤ۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: تمہاری تو ماں بھی اتنا پیار نہیں کرتی، جتنا

میں تم سے پیار کرتا ہوں۔

حجاج بن یوسف کی امید الٰہی:

حجاج بن یوسف دنیا سے جانے لگا ہے۔ ماں پاس کھڑی ہے۔ حجاج کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہتا ہے، امی مجھے ایک بات تو بتاؤ۔ میرا رب بھی مجھے معاف کرے گا کہ نہیں؟ ماں ماں تھی، کہنے لگی، بیٹا جتنے تم نے ظلم کیے ہیں۔ تمہیں اللہ پاک نے معاف نہیں کرنا۔ حجاج کہتا ہے۔ اے میری ماں اگر ساری زندگی کے گناہ میں تمہاری عدالت میں پیش کروں تو تم کیا سلوک کرو گی؟ ماں تھی، کہنے لگی: بیٹا پہلی تاریخ پر ہی بری کر دوں گی۔

حجاج کہتا ہے، ماں وہ اللہ تو ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرتا ہے۔ وہ معاف نہیں کرے گا؟

حجاج کے پاس امام حسن بصری رحمہ اللہ پتہ کرنے آئے۔ آخری دنوں میں حجاج کہتا ہے۔ امام حسن رحمہ اللہ ! آپ اللہ کے بڑے یار ہیں۔ کیا میرا رب مجھے معاف کرے گا کہ نہیں؟ امام حسن بصری رحمہ اللہ سرد آہ بھر کر فرماتے ہیں، نہیں معاف کرنا۔ حجاج کی چیخیں نکل گئیں۔ کہتا ہے، عرش والے تیرا یار تیری رحمت سے ناامید ہو گیا ہے مگر زمانے کا گناہ گار تیری رحمت سے ناامید نہیں ہوا۔

یارو کبھی اللہ پاک کے در پر تو آؤ۔ اللہ پاک کیا فرماتے ہیں؟

میری رحمت دا دریا وگدا
او دریا وی بے بہا وگدا
آؤ میرے بوے بہہ جاؤ
میریاں رحمتاں لٹ کے لے جاؤ
تسی جرماں دا اقرار کرو
میری رحمت دا انتظار کرو
میں معاف کراں، میں معاف کراں
میں پاپیاں دے دل صاف کراں

میں تہاڈی ہر اِک معاف خطا کراں
میں جنت دے ٹکٹ عطا کراں
میری ذات دے سہارے منگدے روّو
میرے کولوں اینویں نہ سنگدے روّو
توں ہور کسے دے در تے جانویں نہ
کسے ہور اگے جھولی پھیلانویں نہ

اللہ پاک فرماتے ہیں:

میں عطا نہ کراں رحمان نئیں
جے توں میرے کولوں نہ منگیں انسان نئیں

اے انسان ایک بار آؤ۔

توبہ کرنے سے حصول رزق:

عبد اللہ نامی ایک بہت بڑا ڈاکو گزرا ہے۔ کئی آدمیوں کے نام اچھے ہوتے ہیں، مگر کام گندے ہی ہوتے ہیں۔ نام بہت اچھا ہے، مگر ڈاکے مارتا تھا، راہ گیروں کو لوٹتا تھا۔ اپنے گروہ کا سردار تھا۔ ایک دن ساتھیوں سے کہتا ہے، تم بیٹھو میں پیشاب کر آؤں۔ جنگل میں جا رہا ہے، تفسیر مواھب الرحمٰن کی دس جلد ہیں۔ اس کی چوتھی جلد میں یہ واقعہ موجود ہے۔ جا رہا ہے، دیکھتا ہے، درخت کے اوپر ایک کوا کبھی بیٹھتا ہے اور کبھی اڑتا ہے، سوچتا ہے، یار یہ کوا بار بار کیوں بیٹھتا اور اڑتا ہے۔ نیچے سے کھڑا ہو کر دیکھا، اوپر کوئی چیز بھی نہیں ہے، کوا آ رہا ہے کوا جا رہا ہے۔ یہ اس درخت پر چڑھ گیا۔

دیکھتا ہے، ایک سانپ آنکھوں سے نابینا ہے۔ وہ درخت کی چوٹی پر بیٹھا ہے۔ منہ کھولا ہے اور کوا روٹی لا کر اس کے منہ میں ڈال رہا ہے۔ یہ کہتا ہے، یا اللہ! تم انسان کے دشمن کو کیکر کی چوٹی پر بٹھا کر رزق دے رہے ہو۔ یا اللہ! میں تیری حکمتوں پر قربان جاؤں، تم کتنے بڑے عظیم ہو؟ عبد اللہ نے وہاں ہی بازو اوپر کر دیے۔ یا اللہ! آج کے بعد سچی توبہ ہے۔ میں

گناہ نہیں کروں گا۔ میں چوری نہیں کروں گا۔ یا اللہ میرا نام عبد اللہ ہے۔ اب میں تیرا بندہ بن کر ہی دکھاؤں گا۔

واپس آ گئے اور جو اپنے گروہ کے تمام ساتھی تھے۔ ان سے اسلحہ لیا، اسلحہ لے کر جنگل میں پھینک دیا۔ رات ہو جاتی ہے، یہ کہتے ہیں، عبد اللہ ہمیں کھڑا کرو، جہاں کھڑا کرنا ہے۔ یہ فرماتے ہیں: رکو اندھیری رات ہو لینے دو۔ اندھیری رات ہوگئی۔ ان سب کو ساتھ لیا اور چل پڑے۔ چلتے جا رہے ہیں۔

راستے میں فرماتے ہیں، تمہارے جوتے چوری کے ہیں، یہ بھی اتار دو، تمہارے کپڑے چوری کے ہیں، یہ بھی اتار دو۔ اللہ پاک سے ڈر جاؤ۔ اگر اللہ پاک نے سوال کر لیا کہ کپڑے کہاں سے لے کر پہنے تھے تو جواب کیا دیں گے؟ آج کپڑے اتار دو، جوتے اتار دیے۔ سردی کی راتیں ہیں، چلتے جا رہے ہیں۔ بھوک لگ گئی، یہ کہتے ہیں: اے عبد اللہ! بھوک لگ گئی ہے۔ عبد اللہ کی چیخیں نکل گئیں۔ فرماتے ہیں، اگر آج صلح کر لی ہے تو پھر روٹی بھی کھلائیں گے اور اللہ پاک کپڑے بھی پہنائیں گے۔

چلتے جا رہے ہیں، ایک خیمہ کے پاس سے گزرنے لگے تو ایک ماں آنکھوں سے نابینا ہے، وہ خیمہ سے باہر آئی۔ آ کر کہتی ہے، اے قافلہ والو! تم میں سے کوئی عبد اللہ نامی آدمی ہے؟ یہ کہنے لگے، ماں جی، آپ نے عبد اللہ سے کیا کہنا ہے؟ عبد اللہ آگے ہو گئے۔ آنکھوں سے آنسو آ گئے۔ ماں جی! آپ میرا نام کیسے جانتی ہیں؟

کھڑاک پیراں دا سنیا مائی نے آکھ سنایا
وے آون والیو وچ تہاڈے ہے کوئی عبد اللہ آیا
کہا عبد اللہ کس دسیا اے تینوں میرا نام اے مائی
مائی کہیا جس رب سچے نال توں کرلئی اے صلح صفائی

ایک بار اللہ پاک سے صلح تو کرو۔ تم کیوں اس سے دور دور ہو؟ ماں جی فرماتی ہیں، جس اللہ پاک سے تم نے صلح کی ہے۔ اسی نے تمہارا نام بتایا ہے۔ جب اتنی بات کی تو عبد

اللہ کی چیخیں نکل گئیں۔ ماں جی کیا حکم ہے؟ فرماتی ہیں، تم سے پہلے دو آدمی آئے تھے، ایک تمہاری روٹی دے گیا ہے۔ دوسرا تمہارے کپڑے دے گیا ہے۔

خیمہ میں جا کر روٹی بھی کھا لو اور کپڑے بھی پہن لو!

یہ تو دنیا کا انعام ہے، جو اللہ پاک سے ڈر جاتا ہے۔ اللہ پاک اسے دنیا میں ہی اتنا کچھ دے دیتے ہیں تو قیامت کو کیا دیں گے؟ پتہ ہے؟

متقین کی جنت:

قرآن کہتا ہے:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝﴾ (الزمر:۷۳)

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَّاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى﴾ (محمد:۱۵)

قیامت کا دن ہوگا۔ یہ متقی اللہ پاک کی جنت کے دروازے پر آئیں گے۔ وہ دروازہ کتنا چوڑا ہوگا؟ جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں، مکہ سے لے کر بصرہ تک چوڑا ہوگا۔ وہ سفر کتنا ہے؟ بارہ سو پینسٹھ کلو میٹر ہے۔ بارہ سو پینسٹھ کلو میٹر جتنا جنت کا پہلا دروازہ ہونا ہے۔ جس کی اتنی چوڑائی ہے۔ لاہور سے کراچی بارہ سو کلو میٹر ہے اور جنت کا دروازہ تو بارہ سو پینسٹھ کلو میٹر ہونا ہے۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں، میں دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ آگے سے دربان پوچھے گا: ((مَنْ دَقَّ الْبَابَ؟)) دروزہ کھٹکھٹانے والا کون ہے؟ متقی ساتھ ہوں گے۔ تقویٰ والے ساتھ ہوں گے۔ فرشتے کہتے ہیں: ((سَلَامٌ عَلَيْكُمْ)) آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ دربان

پوچھے گا، کون ہے؟ آقا علیہ السلام آگے سے کیا فرمائیں گے؟

میں محمد ﷺ میں محمد ﷺ تے آمنہ دا جایا
او جلدی جنت دروازہ کھولو
میں امت نال لیایا

یا اللہ ہمیں بھی وہ ساتھ نصیب فرمادے۔ آمین

انشاء اللہ جنت اللہ پاک نے بنائی ہی ہمارے لیے ہے۔

اس دور میں لوگ تو ایسے ہی کہتے ہیں۔ ہم پاکپتن کی بہشتی موری کے وارث ہیں۔ ہم لاہور کے وارث ہیں۔ ملتان کے وارث ہیں۔ اجمیر کے وارث ہیں، کوفہ کے وارث ہیں۔ بغداد کے وارث ہیں، ہم فقہ کے وارث ہیں، ہم کنز، قدوری، شرح، ہدایہ، وقایہ کے وارث ہیں۔ فلاں امام کے وارث ہیں۔ میں نے کہا، نہ نہ اہل حدیثو! تم بھی خوش نصیب ہو، تم بخاری کے وارث ہو، مسلم کے وارث ہو، ابو داؤد کے وارث ہو، ترمذی کے وارث ہو، نسائی کے وارث ہو، ابن ماجہ کے وارث ہو۔ مشکوٰۃ کے وارث ہو۔ بلوغ المرام کے وارث ہو۔ اللہ پاک کے قرآن کے وارث ہو۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت کے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت کے، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت کے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے، نبی پاک ﷺ کی نماز کے، آقا علیہ السلام کی شریعت کے، نبی پاک ﷺ کی نبوت کے، نبی پاک ﷺ کی رسالت کے اور اے اہل حدیثو! تم مکہ کے وارث ہو۔ مدینہ کے وارث ہو۔ تم اللہ پاک کی توحید کے وارث ہو۔ محمد ﷺ کی سچی حدیث کے وارث ہو۔ اس لیے الحمد للہ ہم اللہ پاک کے قرآن اور محمد ﷺ کے سچے فرمان کے وارث ہیں۔ ہمیں اور کیا چاہیے؟

جب قرآن مل گیا۔ حدیث مل گئی، پھر کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں رہی ہے۔

صحابی رسول ﷺ کا جواب:

بخاری شریف کتاب الرویا میں یہ حدیث آتی ہے۔ نبی پاک ﷺ کے پاس ایک

اعرابی آیا۔ آ کر کہتا ہے۔ محبوب ﷺ مجھے ایک خواب آیا ہے، خواب کی تعبیر ہی بتا دیں۔ فرمایا؛ کیا خواب ہے؟ کہتا ہے۔ محبوب ﷺ آسمان پر ایک بدلی بڑی چمکیلی ہے۔ اس میں نورانیت بہت زیادہ ہے۔ اس میں سے دو قطرے گر رہے ہیں۔ ایک قطرہ گھی کا ہے اور ایک قطرہ شہد کا ہے۔ لوگ نیچے جمع ہیں۔ ہر ایک چاہتا ہے یہ قطرہ مجھے مل جائے۔ ایک طرف رسی لٹکی ہے۔ محبوب ﷺ ایک آدمی چڑھا، دوسرا چڑھا، تیسرے کی باری رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اسی طرح رسی کو ملایا۔ محبوب ﷺ اس کی تعبیر بتائیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہیں۔ فرماتے ہیں، محبوب ﷺ اجازت ہو تو میں بتا دوں۔ نبی پاک ﷺ پاس ہوں تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پوچھ کر بولتے ہیں۔

تم نبی پاک ﷺ کو پاس سمجھ کر آپس میں بکواس کیے جاتے ہو، تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں؟ کہتے ہو، آقا علیہ السلام پاس ہیں اور بولتے خود ہو۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، محبوب ﷺ اجازت ہو تو میں بتا دوں؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تم بتا دو۔ فرماتے ہیں۔ جو بدلی بڑی چمکیلی ہے، اس سے مراد شریعت ہے، جو گھی اور شہد کا قطرہ گر رہا ہے: گھی کے قطرہ سے مراد قرآن ہے۔ شہد کے قطرہ سے مراد قرآن کی مٹھاس ہے۔ جو آدمی چڑھا ہے، دوسرا چڑھا ہے، تیسرا چڑھا ہے۔ اس سے مراد خلافت ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، محبوب ﷺ میں نے خواب کی تعبیر صحیح بتائی ہے؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ غلطی کر گئے ہو، پتہ چلا وحی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے پر نہیں آتی، نبی پاک ﷺ کے سینے پر آتی ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے غلطی ہو سکتی ہے۔ نبی پاک ﷺ سے غلطی نہیں ہو سکتی۔ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ غلطی کر گئے ہو؟ کہاں سے غلطی ہوئی ہے؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ جو تم نے کہا کہ گھی کے قطرہ سے مراد قرآن ہے اور شہد کے قطرہ سے مراد قرآن کی مٹھاس ہے۔ یہاں سے غلطی کی ہے، گھی کے قطرہ سے مراد قرآن ہے، شہد کے قطرہ سے مراد محمد ﷺ کی حدیث ہے۔

قرآن اور حدیث کو ماننے والے اہل حدیث ہیں۔

قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ پاک پوچھیں گے تم کون ہو؟ ((اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ)) تم اہل حدیث ہو؟ اللہ پاک اپنے دربار میں پوچھیں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے: ((اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ)) تم اہل حدیث ہو؟ ہم کہیں گے، ہاں یا اللہ! ہم اہل حدیث ہیں۔ فرمایا: ((اُدْخُلُوْا الْجَنَّۃَ)) تم تو میری جنت میں داخل ہو جاؤ اور یہ جو کچھ مار کر آئے ہو۔ ان سے میں نمٹ لیتا ہوں۔ بات ٹھیک ہے؟

الحمد للہ اہل حدیث ہم ہیں۔

اللہ پاک نے دتا اے سانوں دین کامل
اینوں ودان کٹان دی لوڑ کی اے
ساڈے کول قرآن حدیث جو ہے
فر ہدایہ لیان دی لوڑ کی اے

بات سننے والی ہے:

فتوے جے ہدایہ چوں دیکھنے نے
فر حدیث قرآن دی لوڑ کی اے
جداں ددھ کھلونا نہ ملے یارو
اونوں اینویں دہی جمان دی لوڑ کی اے
نبی پاک ﷺ نوں سمجھ کے حاضر و ناظر یارو
فر اچی ڈاھراں لان دی لوڑ کی اے
نبی پاک ﷺ دے کول بول اچی
اینویں سارے عمل گنوان دی لوڑ کی اے
نبی پاک ﷺ نوں سمجھ کے ایتھے یارو
پیر ہور پھڑن پھڑان دی لوڑ کی اے

تسبیح پھیریاں نئیں جے دل پھرنا
اینویں منکے پوان دی لوڑ کی اے
حق بندیاں دے مارنے نے جے کر
فر متھے کسان دی لوڑ کی اے
عملاں بغیر قبر وچ لو کوئی نئیں
فر اتے دیوے جلان دی لوڑ کی اے
مردہ قبر چوں نئیں جے باہر ویندا
فر اینویں وچھاڑے پان دی لوڑ کی اے
قبر جنت دوزخ دا گھڑا ہوندا
اے فرمان بُھلان دی لوڑ کی اے
دوزخ پیاں نوں کسے نئیں کھان دینا
اونوں پچھوں کلان دی لوڑ کی اے
جنت وچ کسے نعمت دی تھوڑ کوئی نئیں
اونوں پچھوں مگان دی لوڑ کی اے
جس جنت وچ کھانا جائے پچھوں
اس جنت وچ جان دی لوڑ کی اے
سوہنا لباس شلوار قمیض ساڈا
اینویں پینٹاں بشٹاں پان دی لوڑ کی اے
عمل پہلیاں تے ہو جائے بڑی گل اے
پسروری اینویں نویں مسئلے بنان دی لوڑ کی اے

اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔ اللہ پاک متقین کی صفات عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اتباع سنت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○﴾ (آل عمران: ۳۱)

((وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ))

جدے اتے حضوری دی مہر ہووے
دلا ایسی حضوری دی چٹ ہو جا
ملک الموت نہ لبھے جان تیری
مٹ کے ایسا ان مٹ ہو جا
سن دا روے عرشاں دا جج تینوں
یوسف پسروری ایہو جئی رٹ ہو جا
بن کے طور مدینے دے رستیاں دی
کملی والے دے بوے تے فٹ ہو جا
جس بات تے مہر نئیں نبی ﷺ دی
اس بات دا لگ دا ریٹ کوئی نئیں
ہیڈ آفس اے ساڈا مکہ مدینہ
ہور دوجا دنیا تے اسٹیٹ کوئی نئیں

اللہ دی ذات توں بعد اس جہان اندر
نبی ﷺ دی ذات توں ود کے کسے دا گریٹ کوئی نھیں
نبی ﷺ دیٔ اطاعت بناں پسروری
قیامت دے دن کھلنا جنت دا گیٹ کوئی نھیں

مہر مصطفیٰ:

سامعین محترم! میں نے قرآن مجید کی ایک آیت مقدسہ کو تلاوت کیا ہے۔ عمل نیکی وہی اللہ پاک کے دربار میں قبول ومنظور ہوگی۔ اس نیکی کا فائدہ اللہ پاک کے دربار میں سے ملے گا۔ جس نیکی پر، جس عبادت پر مدینہ والے مصطفیٰ ﷺ کی مہر ہوگی۔ باقی عمل جتنا بھی اونچا اور سچا ہوگا۔ عمل احد پہاڑ جتنا بھی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ عمل نبی پاک ﷺ کی سنت، طریقے کے مطابق نہیں، اس عمل کا اللہ پاک کی عدالت سے مچھر کے پر کے برابر بھی فائدہ نہیں ہوگا۔

عمل بہت زیادہ کیے ہیں۔ دن رات عبادات کیں، دن رات ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر وظائف کیے۔ درباروں کے اوپر مجاور بن کر بیٹھ گئے، بڑی بڑی عبادات حج اور عمرے کیے لیکن قیامت کے دن ایک ہی آواز آئے گی:

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ٥ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ٥﴾ (الغاشیہ: ۳۔۴)

عمل کر کے تھک کر چور ہوئے ہوں گے لیکن اس کے باوجود جہنمی ہوں گے۔

اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ عمل، وہ نیکی، وہ عبادت، وہ نماز پیغمبر ﷺ کی سنت اور طریقہ کے مطابق نہیں ہوگی۔

ایک فیکٹری ہے، کارخانہ ہے۔ اس میں کوئی چیز تیار ہوتی ہے۔ ایک گاہک اس کے پاس آتا ہے۔ کہتا ہے، یہ سیمپل، یہ چیز مجھے اس طرح کی چاہیے۔ جب تک اس گاہک کے کہنے پر اس کی طبع اور ذہن کے مطابق جس طرح اس نے کہا ہے۔ جس طرح اس نے آرڈر دیا ہے۔ اس کے آرڈر کے مطابق اس کا سامان یا وہ چیز تیار نہیں کرے گا۔ وہ اس انسان کو

کبھی بھی پیسے دینے کا حق دار نہیں بنتا۔ وہ چیز دیکھ کر کہے گا، بھائی! جس طرح میں نے تمہیں چیز تیار کرنے کو کہا تھا۔ تم نے اس طرح نہیں بنائی ہے۔ اس لیے اب یہ چیز تمہاری ہے۔ میں نہیں لوں گا۔ اس میں یہ بھی کمی ہے۔ اس میں یہ بھی کمی ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

نبی پاک ﷺ کی پوری تریسٹھ سالہ زندگی ہمارے لیے ایک سیمپل ہے۔ نمونہ ہے۔ مالک حقیقی نے، قیامت کو اللہ پاک نے اپنے دربار میں کھڑا کر کے پوچھنا ہے، اے دنیا پر میری نعمتیں کھا کر زمین پر اکڑ کر چلنے والو! میں نے تمہارے لیے اپنے محبوب ﷺ کی پوری زندگی کو نمونہ بنایا تھا۔ اپنا رجسٹر سامنے رکھ لو! اگر اس زندگی کے مطابق اپنے لیل و نہار گزارے ہیں تو پھر اس جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں۔ جس دروازے سے مرضی تم داخل ہو جاؤ۔ میں نے آج تمہیں نہیں پوچھنا۔ میں نے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے ہیں۔

نبی پاک ﷺ کی سنت کے مطابق، آقا علیہ السلام کی زندگی کے مطابق جہاں تمہیں نبی پاک ﷺ نے بٹھایا تھا، تم بیٹھے ہو؟ جہاں نبی پاک ﷺ نے کھڑا کیا تھا۔ تم کھڑے ہوئے ہو؟ جہاں نبی پاک ﷺ نے جھکایا تھا، تم جھکے تھے؟ جہاں سے نبی پاک ﷺ نے منع کیا تھا، وہاں سے رکے تھے؟ جو نبی پاک ﷺ نے تمہیں دیا تھا، اس کو مضبوطی سے پکڑا تھا؟ آیا کہ نبی پاک ﷺ کی زندگی کے مطابق زندگی گزاری ہے؟

یارو وہ زندگی ایسی پاک ہے۔ اللہ پاک نے ایسے ہی نہیں فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کی پوری زندگی کو تمہارے لیے نمونہ بنایا ہے۔ آپ ﷺ کا بچپن پاک ہے۔ آپ ﷺ کی جوانی پاک ہے۔ آپ ﷺ کا بڑھاپا پاک ہے۔ جن کے کردار اور سیرت کی چادر کے اوپر کائنات کے کسی بھی انسان نے جرأت نہیں کی کہ انگلی بھی رکھ جائے اور ایسی پاک صاف زندگی ہے۔

اللہ پاک نے جن کی عمر کی قسمیں اپنے پاک قرآن میں کھائی ہیں اور جن کے متعلق

ماں جی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی پوچھنے والے نے پوچھا، ماں جی! نبی پاک ﷺ کا اخلاق کیا ہے؟ نبی پاک ﷺ کا کردار نبی پاک ﷺ کی سیرت کیا ہے؟ فرمایا: اَمَا تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ۔ کیا تم نے کبھی قرآن نہیں پڑھا؟ ماں جی روزانہ پڑھتا ہوں۔ فرمایا: کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ۔ پورے کا پورا قرآن میرے مصطفیٰ ﷺ کا اخلاق اور کردار ہے۔

سردار ابو طالب کی ایک بات مجھے کس وقت یاد آئی۔ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سردار ابو طالب نے نکاح پڑھایا۔ نبی پاک ﷺ کی عمر اس وقت پچیس سال تھی، نبی پاک ﷺ نے پچیس سال کا عرصہ مکہ کے کفار میں گزارا ہے اور یہ کوئی تھوڑا عرصہ نہیں ہے۔ سردار ابو طالب نے نکاح کے موقع پر بات کی، جب مکہ کے بڑے بڑے رئیس، بڑی بڑی پگڑیوں والے، بڑی بڑی ڈگریوں والے، بڑے بڑے قبوں والے، بڑے بڑے کبوں والے، بڑے بڑے نامور چوہدری، مکہ کی پوری چوہدراہٹ اکٹھی ہوئی ہے۔ سردار ابو طالب نے ایک بات فرمائی۔ انہوں نے کہا: ((اِنَّ ابْنَ اَخِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یُضَاھِیْہِ رَجُلٌ عَقْلًا شَکْلًا نَبْلًا فَضْلًا)) فرمایا: مکہ کے سردارو سن لو! جو میرے بھائی کا بیٹا محمد ﷺ ہے۔ ((لَا یُضَاھِیْہِ رَجُلٌ))اس کے وزن کا اس پورے عرب میں کوئی آدمی نہیں، عقلًا۔ عقل کے لحاظ سے، شکلًا۔ شکل کے لحاظ سے، نبلًا۔ گہری سوچ رکھنے کے لحاظ سے، و فضلًا۔ اور فضیلت اور عظمت کے لحاظ سے اس پورے عرب میں کوئی نہیں ہے۔

قربِ الٰہی مگر کیسے؟

جن کے کردار کی گواہی اپنے ہی نہیں غیر بھی دیتے ہیں۔ اس نبی ﷺ کی سیرت کو اپنانا ہے۔ اس نبی ﷺ کی اتباع کرنی ہے اور اللہ پاک نے اتنی بڑی بات قرآن میں فرما دی ہے۔ لوگ کہتے ہیں، اگر تم اللہ پاک کا قرب چاہتے ہو۔ فلاں قبر پر مجاور بن کر بیٹھو۔ یہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ فلاں قبر کے اوپر بیٹھ کر چلا کاٹو یا فلاں قبر پر مجاور بن کر بیٹھ جاؤ۔ فلاں قبر پر دودھ کی سبیل لگاؤ۔ اللہ پاک کا قرب ملے گا۔ فلاں قبر پر چادریں چڑھاؤ۔

اللہ پاک کا قرب ملے گا۔فلاں پیر کی بیعت کرو۔اللہ پاک کا قرب ملے گا۔فلاں قبر پر بھنگ پیو، اللہ پاک کا قرب ملے گا۔ چرس پیو، اللہ پاک کا قرب ملے گا۔فلاں پیر کے میلے اور عرس کرواؤ۔ اللہ پاک کا قرب ملے گا۔فلاں غلے میں پیسے ڈالو، اللہ پاک کا قرب ملے گا۔ یہ قرب کے متعلق لوگ بتاتے ہیں اور اللہ پاک اپنے قرب کا ذریعہ خود بتا رہے ہیں۔اللہ پاک خود بتا رہے ہیں کہ تم نے میرے قریب کس طرح آنا ہے؟ میرے محبوب بندے کس طرح بننا ہے؟ ہم لوگوں کو بتاتے ہیں۔لوگ بتا رہے ہیں۔اللہ پاک خود بتا رہے ہیں۔

فرمایا: لوگو سن لو! میرا قرب کسی قبر پر مجاور بن کر نہیں ملنا، کسی قبر پر دودھ کی سبیل لگا کر نہیں ملنا، کسی قبر پر طواف کرنے سے نہیں ملنا، قبر کو غسل دینے سے میرا قرب نہیں ملنا، قبر پر چرس اور بھنگ پینے سے میرا قرب نہیں ملنا، پیر کی بیعت کرنے سے میرا قرب نہیں ملنا، کسی قبر میں لیٹ کر وظائف کرنے سے میرا قرب نہیں ملنا، پانی میں ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر چلا کاٹنے سے میرا قرب نہیں ملنا، کسی پیر کے جا کر جوتے اٹھانے سے میرا قرب نہیں ملنا، کسی قبر پر چادر چڑھا کر، چراغ میں تیل ڈال کر میرا قرب نہیں ملے گا۔یا اللہ! پھر وہ کون سا ذریعہ ہے؟

آؤ قرآن سے پوچھو!

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱)

یہ قرب کا ایک ہی ذریعہ ہے، وہ کون سا ہے؟ ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ تم میرے نبی ﷺ کی اتباع کر لو، میرے نبی ﷺ کا کہنا مان لو، میرے نبی ﷺ کے پیچھے لگ جاؤ۔ جہاں نبی پاک ﷺ نے جھکایا ہے۔ جھک جاؤ، جس طرح نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ اس طرح نماز پڑھو، جس طرح نبی پاک ﷺ نے حج کیا ہے۔اس طرح حج کرو۔

یہ نہیں کہ یہ حنفی نماز ہے، یہ حنفی حج ہے۔ - یہ حنفی زکوٰۃ ہے۔نہیں نہیں، محمدی ﷺ حج کرو گے تو حج قبول ہوگا۔محمدی ﷺ نماز پڑھو گے تو نماز قبول ہوگی کیونکہ جب میں نے

قرآن کو دیکھا تو اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ٥﴾ (آل عمران: ۱۳۲)

اللہ پاک نے قرآن کے پورے تیس پاروں میں ایک جگہ پر صرف اکیلے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ باقی ہر جگہ پر آیا ہے۔ ﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ اور جب نماز اور زکوٰۃ کی باری آئی۔ ﴿وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔'' یا اللہ! کس طرح ادا کرنی ہے؟ ﴿اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ میرے نبی ﷺ کی اطاعت کرو۔ جس طرح نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِیْ أُصَلِّیْ)) نماز اس طرح پڑھو جس طرح نبی پاک ﷺ نے پڑھی ہے۔ زکوٰۃ اس طرح دو جس طرح نبی پاک ﷺ نے دی ہے۔ روزے اس طرح رکھو، جس طرح نبی پاک ﷺ نے رکھے ہیں۔ کلمہ اتنا ہی پڑھو جتنا کہ نبی پاک ﷺ نے پڑھایا ہے۔

درود وہ پڑھو جس پر مدینے والے مصطفیٰ ﷺ کی مہر ہے۔ اذان وہ کہو جو نبی پاک ﷺ کے موذن سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔ عبادت اتنی ہی کرو گے تو پھر قابل قبول ہوگی۔ ﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں: میرے نبی ﷺ کی اتباع کرو تو میں تمہیں اپنا محبوب بندہ بنا لوں گا۔

نبی پاک ﷺ نال جندا کنکٹیک ہو گیا
اللہ نال رابطہ ڈریکٹ ہو گیا
میرا کوئی کمال نئیں گاڈ کا کرم
اس کی نظروں میں میں سلیکٹ ہو گیا
اس کا در چھوڑ کہ نہ جاؤں گا کہیں
اس کے ساتھ پختہ یہ پیکٹ ہو گیا

اس پر اللہ کی رحمت ہو گئی
جب سے کتاب و سنت سبجیکٹ ہو گیا
نبی ﷺ کی حدیث چھوڑ کے جو جائے گا کہیں
اللہ کی نظروں میں وہ رجیکٹ ہو گیا

بات کی سمجھ آ رہی ہے؟ توجہ ہے؟

فرمایا: نبی پاک ﷺ کی سنت اور طریقے کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔ ایک آدمی ہے، وہ کہتا ہے، یہ نوٹ لے جاؤ اور چوک میں سے مٹھائی لے کر آؤ۔ اس نے جا کر سو روپے کی مٹھائی لا کر دے دی۔ ایک دوسرا آدمی اٹھا، اس نے پہلے سے لمبا نوٹ بنایا ہے۔ اس نے نوٹ پر چار بابا قائداعظم بنا دیے ہیں۔ نوٹ بھی لمبا ہے۔ کاغذ بھی اچھا ہے، بابا جی بھی چار ہیں۔ دوکان دار سے کہتا ہے. بھائی مٹھائی دو۔ وہ دوکان دار دیکھ کر کہتا ہے، تم نے مٹھائی لینی ہے کہ قصور والی جیل میں جانا ہے۔ کہتا ہے کیوں؟ میرا نوٹ لمبا ہے، کاغذ بھی اچھا ہے۔ بابا جی بھی چار ہیں۔ پھر مجھے کیوں نہیں مٹھائی دیتے ہو؟ وہ دوکان دار آگے سے کہتا ہے، اس پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی مہر نہیں ہے۔ جس نوٹ پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی مہر نہ ہو۔ اس نوٹ کو چلانے والا دنیا کی جیل میں جاتا ہے، تو جس بات پر مدینہ والے کی مہر نہ ہو۔ وہ کہاں جائے گا؟ یہ اللہ پاک اعلان کر رہے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۟﴾ (النساء: ۱۱۵)

ابھی بھی دیکھ لو! جس پر نبی پاک ﷺ کی مہر نہیں، اس کو چلانے والا کہاں جائے گا؟ جہنم میں جائے گا، یہ قرآن پاک کا ایک اور مقام سن لو اور جس پر نبی پاک ﷺ کی مہر ہے۔ اس بات پر عمل کرنے والا کہاں جائے گا؟

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴾ (النساء: ۱۳)

اثبات رفع الیدین:

ہم رفع الیدین کرتے ہیں۔ ہمارے نبی پاک ﷺ نے کی ہے۔ رفع الیدین کرنے کی چار سو چودہ احادیث ہیں۔ میں کیوں رفع الیدین کرتا ہوں؟ رفع الیدین کی متواتر احادیث ملتی ہیں۔ پانچ احادیث بخاری میں ہیں۔ چھ احادیث مسلم میں ہیں۔ ان کی سند میرے مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتی ہے۔

آؤ سنن الکبریٰ للبیھقی جلد دوم، صفحہ نمبر بہتر اٹھاؤ۔ حضرت ابو اسماعیل تابعی رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟ تابعی اسے کہتے ہیں، جس نے صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہو۔

ابو اسماعیل رحمہ اللہ نے نماز پڑھی، ابونعمان الفضل رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیا۔ ابو اسماعیل ابونعمان الفضل رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں۔ استاد جی! آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟ ابونعمان الفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "صَلَّیْتُ خَلْفَ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ" میں نے اپنے استاد حماد بن زید رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیا تھا۔ میں اس لیے رفع الیدین کرتا ہوں۔ میں نے اپنے استاد حماد بن زید رحمہ اللہ سے پوچھا، آپ رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: "صَلَّیْتُ خَلْفَ اَیُّوْبَ السَّخْطِیَانِیَ" میں نے اپنے استاد ایوب سختیانی کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا تھا۔ میں اس لیے رفع الیدین کرتا ہوں۔

میں نے پوچھا، استاد جی! آپ رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟ میرے استاد نے فرمایا: "صَلَّیْتُ خَلْفَ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ" میں نے اپنے استاد عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی، عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ کون ہیں؟ جن کی دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ثابت ہے۔ عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ کون ہیں؟ جن کے متعلق حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ

کا قول ہے۔ "مَا رَأَیْتُ مِثْلَهٗ" ان کی مثل کا کائنات میں کوئی انسان نہیں، عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا۔ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ استاد جی! آپ رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟

عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "صَلَّیْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَیْرٍ" میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نواسے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیا تھا، میں نے پوچھا تھا، عبداللہ رضی اللہ عنہ! تم کیوں رفع الیدین کرتے ہو؟ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "صَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ" میں نے اپنے نانا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، میرے نانا نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیا۔ میں نے پوچھا نانا جی! آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟ میرے نانا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ "صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ" سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ سفر اور حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جتنی رفاقت اور معیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوئی ہے۔ اتنی کسی دوسرے کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ زندگی میں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ملی اور مرنے کے بعد بھی معیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ملی۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کیا، نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا۔

ہم بھی رفع الیدین کرتے ہیں، کیونکہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہے۔ اس لیے آج کے دور میں اہل حدیثوں نے کیا ہے۔

اس کی دلیل جزء بخاری، جزء رفع الیدین حضرت امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لَمْ یَثْبُتْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ"

قربان جاؤں، فرمایا: لوگو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ کسی بھی

صحابی رضی اللہ عنہ سے ترک رفع الیدین ثابت نہیں، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی رفع الیدین کرتے تھے۔ ایک ایک وہابی بھی رفع الیدین کرتا ہے۔

اس لیے ایک اور حدیث سن لو!

یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی رفع الیدین سلسلہ صحیحہ علامہ البانی رحمہ اللہ کی جو آدمی ایک بار رفع الیدین کرتا ہے۔ اللہ پاک اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں درج کر دیتے ہیں۔ سنت، نفل نہیں صرف فرض کی چار سو تیس نیکیاں رفع الیدین کرنے کی بنتی ہیں۔ ہم کیوں رفع الیدین کرتے ہیں؟ اے لوگو! ابو اسماعیل رحمہ اللہ نے کیوں کیا؟ کیونکہ ابونعمان رحمہ اللہ نے کی ہے۔ ابونعمان رحمہ اللہ نے رفع الیدین کیوں کیا؟ کیونکہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے کی ہے۔ حماد بن زید رحمہ اللہ نے رفع الیدین کیوں کیا؟ کیونکہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے کی ہے۔ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے کیوں کی ہے؟ کیونکہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کی ہے۔ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے رفع الیدین کیوں کی ہے؟ کیونکہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے رفع الیدین کی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے رفع الیدین کیوں کی ہے؟ کیونکہ نانا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کیوں کی ہے؟ کیونکہ میرے مصطفیٰ ﷺ نے کی ہے۔

ہم رفع الیدین کرتے ہیں۔ اس سے اگلی حدیث سنیں۔

ابو اسماعیل رحمہ اللہ نے پوچھا: تم نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے، میں نے ابونعمان رحمہ اللہ سے لی ہے۔ ابونعمان رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ رحمہ اللہ نے ابوفضل رحمہ اللہ سے لی ہے۔ ان سے پوچھا کہ آپ رحمہ اللہ نے کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے، میں نے حماد بن زید رحمہ اللہ سے رفع الیدین لی ہے۔ حماد رحمہ اللہ سے پوچھا، آپ رحمہ اللہ نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے، میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے لی ہے۔ ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے پوچھا، آپ رحمہ اللہ نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے، میں نے عطاء بن رباح رحمہ اللہ سے لی ہے۔ عطاء سے پوچھا: آپ رحمہ اللہ نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے

پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے، میں نے اپنے نانا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لی ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے لی ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ فرمانے لگے: میں نے جناب جبرائیل علیہ السلام سے لی ہے۔ جناب جبرائیل رحمہ اللہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم بتاؤ۔ تم نے رفع الیدین کہاں سے لی ہے؟ جناب جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں نے رب جلیل سے لی ہے۔

سیر اعلام النبلاء کی جلد نمبر دس امام ابو زرعہ دنیا سے فوت ہوئے۔ ان کے دوست حضرت ابراہیم بن حرب رحمہ اللہ کو خواب آیا کہ امام زرعہ رحمہ اللہ چوتھے آسمان پر فرشتوں کی امامت کروا رہے ہیں۔ امام زرعہ رحمہ اللہ سے ابراہیم رحمہ اللہ پوچھنے لگے کہ آپ رحمہ اللہ کو یہ فضیلت اور عظمت کیوں ملی ہے؟ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ میں دنیا پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت رفع الیدین پر عمل کرتا رہا ہوں۔ اللہ پاک نے اس سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے چوتھے آسمان کے فرشتوں کا امام بنا دیا ہے۔

ہم رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟

ہم اس لیے کرتے ہیں، کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ پھر تسلیم کرو۔

﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾

بات کی سمجھ آ رہی ہے؟

بدعتی کا انجام:

ہم اذان وہ کہتے ہیں کہ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مؤذنوں نے اذان کہی ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، نے، سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے، سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے دی ہے۔

درء الصحابہ جو امام شوکانی رحمہ اللہ کی ہے۔ قیامت کا دن ہوگا۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جس اونٹنی پر آئیں گے۔ اس کے قدم سونے کے ہوں گے۔ مہار کستوری کی ہوگی، پیچھے موذنوں کی

لائنیں لگی ہوں گی۔ جس مؤذن نے صرف اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے چالیس دن صرف نماز صبح کی کہی ہے وہ بھی ان مؤذنوں کی صف میں ہوگا۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آئیں گے۔ اللہ پاک اپنے عرش کے پائے کے ساتھ کھڑا کر دیں گے۔ اللہ پاک ایسا تاج سر پر رکھیں گے۔ جس کی روشنی بہت زیادہ ہوگی۔ اتنا اللہ پاک مقام عطا فرمائیں گے۔

ہم اذان وہ دیتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دی ہے۔ بات کی سمجھ آ رہی ہے؟

انہوں نے گوشت کا بھی اعلان کرنا ہو تو پہلے صلاۃ پڑھتے ہیں۔ صحیح بات ہے، صلاۃ پڑھ کر کہتے ہیں، حضرات انور قصائی نے بچھڑے کا گوشت کیا ہے۔ جس نے آ کر لینا ہے، وہ لے جائے، دین کو مذاق بنا لیا ہے، لیکن سن لو!

یہ مروجہ درود جس نے بنایا تھا، وہ مولوی سردار فیصل آباد کا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تھا تو اس کے سارے منہ پر ہی بال اگ آئے تھے۔ بدعتی کی موت بہت بری ہے۔ اس لیے اللہ پاک بدعت سے بچا کر رکھے۔ آمین۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کرنا کوئی چھوٹا گناہ ہے؟ بہت بڑا گناہ ہے۔ دیکھو! قرآن کہہ رہا ہے۔

اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام:

جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی وہ کہاں گئے؟

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo﴾ (النساء: ٦٩)

جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی ہے۔ یہ دیکھو! سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانی تو اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ان کا ساتھ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا۔ شہدا کے ساتھ ہوگا، اولیاء الرحمٰن کے ساتھ ہوگا اور جو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قدم رکھتے گئے

ہیں۔ قرآن کہتا ہے: ﴿مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ﴾ پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے اور دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے ہے۔ اسلام میں پہلا نمبر نبی کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ایمان میں پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔

اے لوگو! میں کیوں نہ کہہ دوں۔

بدر میں پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ مکہ میں پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے، دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حرم میں پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے، دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ حنین، تبوک میں پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ گھر، سفر، حضر میں پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے، دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔

میں کیوں نہ کہہ دوں!

نبی پاک ﷺ کی زندگی میں آقا علیہ السلام کے مصلیٰ پر پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے، دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ منبر پر بھی پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ سن لو! قبر میں بھی پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جب قبریں کھلیں گی۔ تب بھی پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔

میں قربان جاؤں، حوض کوثر پر پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے۔ دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جنت میں بھی پہلا نمبر نبی ﷺ کا ہے، دوسرا نمبر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ﴿مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ﴾

ان کو مقام کیوں ملا ہے؟ نبی پاک ﷺ کی معیت کیوں ملی ہے؟

ادھر جناب موسیٰ علیہ السلام جا رہے ہیں۔ ساتھی ساتھ ہیں۔ آگے سمندر کی موج ہے، پیچھے فوج ہے، کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام ہم تو مرنے لگے ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعِيَ﴾ بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے۔

جب غار ثور میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ محبوب ﷺ کفار پیچھے آ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ میرے اکیلے کے ساتھ میرا رب ہے۔ ﴿اِنَّ

اللّٰہَ مَعِیَ﴾ یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا﴾ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہم دونوں کے ساتھ تیسرا رب ہے۔

جو جوڑی اللہ پاک نے جوڑی ہو، وہ ٹوٹ سکتی ہے؟

کر یار صدیق رضی اللہ عنہ تیاری
ساڈی ازلاں توں اے یاری
ہجرت دی منزل بھاری
ساڈی ازلاں توں اے یاری
تیرا بھار صدیق رضی اللہ عنہ اٹھاوے
تینوں کوئی تکلیف نہ آوے
تن میل دی چڑساں چاڑی
ساڈی ازلاں توں اے یاری
میری حاضر آقا علیہ السلام جان اے
جند جان کراں قربان اے
میرے وس وچ نہیں انکاری
ساڈی ازلاں توں اے یاری

سنو ذرا جہانوں کے پیر علیہ السلام سامنے کھڑے ہیں۔ آقا علیہ السلام بھی کھڑے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی کھڑے ہیں۔ جہاں کے پیر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر زخم پڑ گئے۔ آقا علیہ السلام کے پاؤں سوجھ گئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظریں پڑیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟

کیوں سُج گئے پیر نے تیرے
ہیں کس لئی کندھے میرے

تیری بن جانواں میں سواری
ساڈی ازلاں توں اے یاری
ذرا ٹھہر ونج سرکار اے
پہلے صاف کریساں غار اے
مینوں جان جناب دی پیاری
ساڈی ازلاں توں اے یاری
ڈنگ کھاوے زہر پچاوے
پر نہ پیر سوراخ توں چاوے
ہے نیند حضور تے طاری
ساڈی ازلاں توں اے یاری

اس وقت کے کالے کو بھی نبی پاک ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اکھٹے اچھے نہیں لگتے تھے۔ آج کے کالے کو بھی اکٹھے اچھے نہیں لگتے۔ وہ کالا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایڑھی پر ڈنگ لگاتا تھا۔ آج کا کالا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر ڈنگ مارتا ہے۔

میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنسو چہرۂ مصطفیٰ ﷺ پر گرتے ہیں۔ آنکھیں کھولیں، فرمایا: یار ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ہوا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ روتے روتے بات کر گئے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، کائنات کا سونا ایک ترازو میں رکھ دو۔ میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس بات کو ایک ترازو میں رکھ دو۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روتے روتے فرماتے ہیں، ہائے ہائے!

ہر مشکل سر تے چاساں
میں لکیاں توڑ نبھاساں
میں صدقے لکھ لکھ واری
ساڈی ازلاں توں اے یاری

تن راتاں غار دا منظر
میری گود نبی ﷺ دا بستر
نہ بھلساں عمراں ساری
ساڈی ازلاں توں اے یاری
کی پسروری کرے بیان اے
پیا دس دا خود قرآن اے
صدیق رضی اللہ عنہ دی کار گزاری
ساڈی ازلاں توں اے یاری

یہ قرآن کہہ رہا ہے۔ جنہوں نے نبی پاک ﷺ کی اطاعت کی، آقا علیہ السلام کی فرماں برداری کی، اللہ پاک فرماتے ہیں: لوگو! ان لوگوں کو جنت مل جائے گی۔ آؤ قرآن کا ایک اور مقام سنو!

﴿وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ۠﴾ (النساء: ١٤)

دیکھ لو! جنہوں نے نبی پاک ﷺ کی نافرمانیاں کی ہیں۔ ان کے لیے جہنم ہے۔ انکے لیے جہنم کے انگارے ہیں اور جنہوں نے نبی پاک ﷺ کی اطاعت کی ہے۔ ان کے لیے جنت کے نظارے ہیں۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی، میں تمہیں قرآن پاک کا ایک اور مقام سنا دوں۔

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۠﴾ (الاحزاب: ٣٦)

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو قرآن پاک کا ایک اور مقام سن لو!

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝﴾

(النساء: ٦٥)

وہ آدمی پکا بے ایمان ہے۔ جس نے اللہ کے رسول ﷺ کے فیصلے کو ٹھکرا دیا۔ وہ آدمی پکا کافر ہے، جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی بات نہ تسلیم کی اور اللہ پاک کی بات تسلیم نہ کی۔

آؤ نا! قرآن پاک کا ایک اور مقام سن لو!

ہمارا تو عقیدہ ہے۔ نبی ﷺ کی بیوی نبی علیہ السلام کی بات نہ مانے تو وہ جنت میں نہیں جا سکتی، نبی علیہ السلام کی بات نبی علیہ السلام کا باپ نہ مانے تو وہ بھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ نبی علیہ السلام کی بات نبی علیہ السلام کا بیٹا نہ مانے تو وہ بھی جنت میں نہیں جائے گا۔

تم نے کہنا ہے، دعویٰ اور دلیل پیش کرو۔ سن لو!

دو نبی علیہم السلام ہیں، ایک جناب نوح علیہ السلام اور دوسرے جناب لوط علیہ السلام ہیں۔ بیویاں انبیاء علیہم السلام کی ہیں، کھاتی انبیاء علیہم السلام کے گھر سے ہیں۔ پہنتی انبیاء علیہم السلام کا ہیں۔ اولاد انبیاء کی پیدا کرتی ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ۝﴾ (التحریم: ١٠)

بیویاں انبیاء کی ہیں۔ اولاد انبیاء علیہم السلام کی پیدا کرتی ہیں۔ کھاتا انبیاء علیہم السلام کا کھاتی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے گھر میں رہتی ہیں۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کا کہنا تسلیم نہیں کیا۔ قرآن کہتا ہے:

﴿قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ﴾ یہ دونوں ہی جہنم میں جائیں گی۔

اس سے اگلی آیت ہے۔ بیوی فرعون کی ہے مگر بات جناب موسیٰ علیہ السلام کی مان لی ہے۔ قرآن کیا کہتا ہے؟

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ (التحریم: ۱۱)

فرعون کہتا ہے۔ آسیہ رضی اللہ عنہا کیا ہوا ہے؟ دیکھو کہیں باغات ہیں۔ کہیں باغیچے ہیں، کہیں بنگلے ہیں، کہیں کوٹھیاں ہیں، کہیں نوکر ہیں، کہیں شاہانہ لباس ہے۔ اے آسیہ رضی اللہ عنہا! تمہیں کیا ہوا ہے؟ ماں جی سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کیا فرماتی ہیں؟ اے فرعون! میں نے تمہارے بنگلوں کو کیا کرنا ہے؟ جن بنگلوں اور کوٹھیوں سے اللہ پاک کے نام کی آوازیں ہی نہیں آتیں۔ میں نے تمہارے بنگلوں کو کیا کرنا ہے؟ جن بنگلوں میں سے اللہ پاک کی احدیت، اللہ پاک کی وحدانیت کے ترانے نہیں گائے جاتے، فرعون غصے میں آ جاتا ہے۔ سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کو برہنہ زمین پر لٹا دیتا ہے، کیل ٹھونک دیتا ہے۔ اللہ اکبر!

بی بی سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا برہنہ ہی پڑی ہیں۔ آسمان کی طرف منہ ہے۔ فرماتی ہیں: اے اللہ! اب تو اخیر ہوگئی ہے۔ آسمان کی طرف منہ ہے، فرماتی ہیں:

﴿اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾

محل بنانا ہے تو اپنے پاس ہی بنائیں۔ اللہ میرا محل بنانا ہے تو اپنے پاس ہی بنائیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: اے آسیہ رضی اللہ عنہا! ابھی تمہاری زبان سے الفاظ پورے نہیں ہوئے اور میں نے تمہارا محل پہلے ہی بنا دیا ہے۔

دیکھ لو! نبی علیہ السلام کی بیوی نہ تسلیم کرے تو وہ جہنم میں جائے گی۔ اگر نبی علیہ السلام کی بات فرعون کی بیوی تسلیم کر لے تو وہ جنت میں جائے گی۔

عقیدہ یا عقیدت:

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی؟ میں تمہاری ملاقات اللہ پاک کے قرآن میں سے ایک اور نبی علیہ السلام سے کروا دوں۔

ان کا نام جناب نوح علیہ السلام ہے۔ سورت کا نام سورۂ ہود ہے۔ اے میرے نوح پیغمبر علیہ السلام! کشتی بنا لیں۔ یا اللہ بن گئی ہے۔ جوڑے بٹھا لیں۔ یا اللہ بٹھانے لگا ہوں۔ فرمایا:

میرے نوح پیغمبر علیہ السلام جوڑے، جوڑے بٹھا لیں مگر اس کشتی میں مشرک نہ بٹھائیں۔ یا اللہ! بات کیا ہے؟ فرمایا: اس لیے کہ تم خنزیر کو بٹھا لو مگر مشرک کو نہ بٹھاؤ۔ یا اللہ! بات کیا ہے؟ خنزیر بڑا پلید ہے۔ فرمایا: مشرک سے کم ہے۔

قرآن سن لو!

﴿قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ﴾ (ھود: ۴۰)

فرمایا: کتا بٹھا لیں، خنزیر بٹھا لیں، مگر مشرک نہ بٹھائیں۔ یا اللہ! بات کیا ہے؟ فرمایا: کوئی خنزیر کسی قبر کا طواف نہیں کرتا، کوئی کتا کسی قبر پر دودھ کی سبیل نہیں لگاتا۔ کتا کتے کو سجدہ نہیں کرتا۔ خنزیر خنزیر کو سجدہ نہیں کرتا۔ مگر یہ مشرک مردوں کو سجدہ کرتا ہے۔ اس لیے مشرک کو نہ بٹھائیں۔ خنزیر کو بٹھا لیں۔

﴿یٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ﴾ (ھود: ۴۲)

فرماتے ہیں: بیٹا آؤ بیٹھ جاؤ۔ بیٹا کیا کہتا ہے؟ ابو جی! میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ یہ حدیث ہے۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ آؤ بیٹھ جاؤ۔

اب حدیث کے مقابلے میں قیاس پیش ہونے لگا ہے۔ قیاس کیا ہے؟

﴿قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَ حَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ﴾ (ھود: ۴۳)

بیٹا کہتا ہے، میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا، پانی کا ریلہ آتا ہے۔ پہاڑ کی چوٹیوں سے ٹکراتا ہے۔ آخر بیٹا تھا۔ اب بیٹے کی محبت نے دل میں جوش مارا، بے ساختہ نبی علیہ السلام کی زبان سے نکلا:

﴿اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ﴾ (ھود: ۴۵)

فرماتے ہیں: اللہ بیٹا میرا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے نبی نوح علیہ السلام! آپ علیہ السلام

عقیدت دیکھتے ہیں اور میں عقیدہ دیکھتا ہوں۔

آج کل بھی کئی عقیدت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ عقیدت میں ڈوب کر نبی پاک ﷺ کی سنت کی مخالفت کیے جا رہے ہیں۔

اللہ پاک فرماتے ہیں: اے میرے نبی نوح علیہ السلام! آپ علیہ السلام عقیدت دیکھتے ہیں اور میں عقیدہ دیکھتا ہوں۔ بات ٹھیک ہے۔ آپ علیہ السلام کہتے ہیں: بیٹا میرا ہے لیکن سن لیں:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ﴾ (هود: ٤٦)

آپ علیہ السلام کہتے ہیں، میرا ہے۔ اس نے آپ علیہ السلام کی بات تسلیم نہیں کی، میں کہتا ہوں، تمہارا نہیں اس کو میں نے آپ علیہ السلام کے اہل میں سے ہی نکال دیا ہے۔

نبی علیہ السلام کی بات نبی علیہ السلام کا بیٹا تسلیم نہ کرے تو اللہ پاک اہل میں سے ہی نکال دیتے ہیں۔

یہ ایک نبی علیہ السلام اور ہیں۔ واقعہ تو تم نے سنا ہے۔

ابا جی!

﴿يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا﴾

(مریم: ٤٢)

ابا جی! جو سنتے ہی نہیں، جو دیکھتے ہی نہیں، آپ کے پنڈارے کھاتے ہی نہیں، ابا جی! پھر یہ آپ کے مشکل کشاء کیسے ہو سکتے ہیں؟ اگلی آیت میں بڑی کام کی بات ہے۔

﴿يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي﴾

(مریم: ٤٣)

فَاتَّبِعْنِي۔ میری اتباع کریں۔ مشرک باپ کیا کہتا ہے؟ اے ابراہیم علیہ السلام بات سن لو!

﴿لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا﴾ (مریم: ٤٦)

اگر تم میرے معبودوں کی توہین کرنے سے باز نہ آئے تو میں تمہیں پتھر مار مار کر رجم کر دوں گا۔ جناب ابراہیم علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ یہ نہیں کہا کہ اچھا ابا جی! نہیں مانتے ہو تو نہ

مانیں۔ بلکہ کیا فرماتے ہیں؟ ابا جی!

﴿قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ﴾ (مریم: ٤٧)

میں اللہ پاک سے آپ کے لیے بخشش ہی مانگوں گا لیکن لوگو بات سننے والی ہے۔

قیامت کا دن ہوگا۔ جناب ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے۔ یا اللہ! میرا باپ جہنم میں جائے گا اور میں جنت میں جاؤں گا۔ فرمایا: آپ علیہ السلام کی عقیدت برحق ہے مگر مجھے عقیدہ کی ضرورت ہے۔ اس نے آپ علیہ السلام کا کہنا نہیں مانا تھا۔ چاہے آپ علیہ السلام کا باپ ہے۔ آج گندے بجو کی شکل بنا کر اسے جہنم رسید کر دوں گا۔

نبی علیہ السلام کی بات نبی علیہ السلام کا بیٹا تسلیم نہ کرے، جنت میں نہیں جائے گا۔ نبی علیہ السلام کا باپ نبی علیہ السلام کی بات تسلیم نہ کرے، جنت میں نہیں جائے گا۔ نبی علیہ السلام کی بات نبی علیہ السلام کی بیوی تسلیم نہ کرے۔ جنت میں نہیں جائے گی۔ نبی ﷺ کی بات نبی ﷺ کا چچا تسلیم نہ کرے۔ جنت میں نہیں جائے گا۔

سردار ابو طالب کو نبی پاک ﷺ سے بہت زیادہ پیار ہے۔ محبت ہے، لیکن دنیا سے جاتے وقت آپ ﷺ فرماتے ہیں:

چچا کان میں ہی کلمہ پڑھ دیں!

ہمارے کئی بے وقوف بھائی کہتے ہیں:

یا رسول اللہ ﷺ مدد!

سنو! اگر نبی پاک ﷺ مشکل کشاء ہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہیں۔ یہ مشکل کشاء پاس کھڑے ہیں۔ ایک فرماتے ہیں: ابا جی کلمہ پڑھ لیں۔ دوسرے فرماتے ہیں: چچا جی کلمہ پڑھ لیں۔ دو مشکل کشاؤں کے پاس سے پکڑ کر سب سے بڑے مشکل کشاء نے جہنم میں پھینک دیا ہے لیکن ان کی مشکل کشائی کام آئی؟

اے میرے چچا! میرے کان میں ہی کلمہ پڑھ لیں۔ چچا کہتا ہے: اے بیٹے مجھے خاندان کی عار قبول نہیں، جہنم کی نار قبول ہے۔ یا اللہ! میرے چچا ہیں۔ فرمایا: میرے

نبی ﷺ چاہے آپ ﷺ کا چچا ہے مگر سن لیں۔ آپ ﷺ کو بڑی محبت ہے۔ عقیدت ہے لیکن قیامت کو، کیونکہ اس نے آپ ﷺ کی بات کو تسلیم نہیں کیا۔ قیامت کو اسے جہنم کی آگ کا جوتا پہناؤں گا۔ جس سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا، جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے۔

نبی ﷺ کی بات نبی ﷺ کا چچا تسلیم نہ کرے، جنت میں نہیں جائے گا، اور اگر نبی ﷺ کی بات نبی ﷺ کا امتی نہ تسلیم کرے، جنت میں نہیں جائے گا۔ ابولہب بڑا خوب صورت ہے۔ حسب اونچا ہے۔ نسب اونچا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کا کہنا تسلیم نہیں کیا۔

جس کی یہ بھائی دلیل دیتے ہیں کہ ابولہب نے بھی نبی پاک ﷺ کا میلاد منایا ہے۔ اس نے لونڈی کو اشارہ کیا تھا۔ جس انگلی سے اس نے اشارہ کیا تھا۔ اس انگلی میں سے اسے دودھ آتا ہے۔ میں نے کہا: بھینس ہے کہ انگلی ہے؟

اچھا مفتی ڈھونڈا ہے؟

اللہ پاک نے فرمایا:

﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ؁﴾ (اللھب: ۱)

حسب اونچا ہے، نسب اونچا ہے، خوب صورت بھی بہت زیادہ ہے۔ نبی پاک ﷺ کا چچا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کا کہنا تسلیم نہیں کیا تو اللہ پاک فرماتے ہیں۔ تم اور تمہاری بیوی دونوں ہی جہنمی ہو۔

دوسری طرف دیکھ لو!

رنگ کالا ہے۔ موٹے موٹے ہونٹ ہیں۔ حبشہ سے چل کر آیا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اے میرے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ! آج رات میں جنت میں گیا تھا، وہاں میں تمہارے جوتوں کی آواز سن کر آیا ہوں۔ میں نے پوچھا، اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کس کے جوتوں کی آواز ہے؟ فرمایا: محبوب ﷺ! یہ آپ ﷺ کا مؤذن ہے۔ جو چلتا مکہ کی گلیوں میں ہے، مگر اس کے جوتوں کی آواز جنت میں آ رہی ہے۔ دیکھو نبی پاک ﷺ کا مشن اپنایا ہے۔ جشن

نہیں منایا۔

او جو لڑ لگیاں سو تر گیاں

اللہ پاک تمہیں بھی نبی پاک ﷺ کے لڑ لگائے۔ آمین

او جو لڑ لگیاں سو تر گیاں
تے پار سلامت گیاں
اس نگر جس چاتی پائی
او گناہ گار نہ رہیاں
او جس نے رو گردانی کیتی
تے کم کیتے من مانی
او کدے نہ پار سلامت گیاں
تے غرق ہویاں وچ پانی
آؤ لوگو ٹکٹ خریدو
کھڑا جہاز محمدی ﷺ
اوئے فر نہ کہنا خبر نہ ہوئی
سنو آواز محمدی ﷺ
او سدھا رستہ سڑک محمدی ﷺ
میں کی کی گل سناواں
آ جاؤ رل جاؤ قرآن حدیثوں
تے رحمت ٹھنڈیاں چھاواں

﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ﴾

صحابیِ رسول ﷺ کا مقام:

میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے۔ آ کر فرماتے ہیں۔ اللہ کے

رسول ﷺ! میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ ﷺ سے کرنا چاہتا ہوں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھے ضرورت نہیں، یہ میرا ایک صحابی جلبیب رضی اللہ عنہ بیٹھا ہے۔ اس سے کر دو۔

سیدنا جلبیب صحابی رضی اللہ عنہ رنگ کے کالے تھے۔ بہت زیادہ کالے تھے۔ غلام تھے، منڈیوں میں بکتے بکتے آئے تھے، نبی پاک ﷺ کو اس سے پیار بہت زیادہ تھا۔ اللہ اکبر دیکھو نبی پاک ﷺ کے لڑ لگنے سے کالے رنگ والوں کو بھی عظمت مل گئی۔

جیہڑے آ بیٹھے نبیوں لا بیٹھے
سارے جگ نوں بُھلی بُھلا بیٹھے
چھری پھیر محبتاں ساریاں تے
ہو کملی والے توں فدا بیٹھے
روم، چین، فارس، حبش چھڈ کے
کلی سوہنے دے بوے تے پا بیٹھے
پسروری اوناں ہور کی لینا اے خدا کولوں
جیہڑے لب حبیب خدا بیٹھے

یہ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں، کام تو الٹ ہو گیا ہے، میں تو نبی پاک ﷺ کے پاس آیا تھا مگر نبی پاک ﷺ نے فرما دیا ہے۔ اسے رشتہ دے دو۔ آگے سے فرماتے ہیں: "أُشَاوِرُ مَعَ بِنْتِي" محبوب ﷺ میں اپنی بیٹی کی ماں سے مشورہ کر سکتا ہوں؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جاؤ کر لو، صحابی رضی اللہ عنہ گھر گئے۔ بیوی سے فرماتے ہیں: اے اللہ والی! اب تو گنگا الٹ ہی چل پڑی ہے۔ ہم تو نبی پاک ﷺ کے پاس گئے تھے مگر نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے، میرے اس جلبیب رضی اللہ عنہ کو رشتہ دے دو۔ بیوی کہتی ہے، بات کوئی عقل کی کرو۔ اتنی پیاری ہماری بیٹی ہے، ہم خاندانی لوگ ہیں۔ وہ منڈیوں میں فروخت ہو کر آیا ہے، ہم اسے رشتہ دیں۔ اس کا اور ہماری بیٹی کا کیا جوڑ ہے؟

یہ بات ساتھ والے کمرے میں اس بیٹی کے کان میں پڑ جاتی ہے۔ جس کے رشتہ کی

بات ہو رہی تھی۔ آ کر اپنی امی سے کہتی ہے:

((اَنْتِ رَدَدْتِ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لا یُضَیِّعُنِیْ)) اے ماں اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی نافرمانی کر رہی ہو اور اللہ کے رسول ﷺ اللہ ذو الجلال کی قسم اے ماں مجھے کبھی ضائع نہیں کریں گے۔

ادھر سے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اے جلبیب رضی اللہ عنہ پتہ تو کرو۔ سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ آ کر دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ صحابی رسول ﷺ باہر دیکھ کر اندر آ جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

سوہنے نے پیجیا اے اک بندہ کالے جئے رنگ دا
رشتہ او ساڈے کولوں بیٹی دا منگدا
تے آٹا نئیوں اودے گھریں اک وی ڈنگ دا
نی کج صلاح دے میرے تائیں
آکھدی عورت سانوں عذر نہ کائی اے
جے پیجیا اے اینوں سچے نبی الٰہی اے
پر رنگ دا کالا اینی بات سنائی اے
ہور کوئی عذر سانوں نا ہیں

بیٹی کیا کہتی ہے؟ اے ماں! اس کے کالے رنگ کو نہ دیکھیں، بلکہ اس کو بھیجنے والے کی طرف دیکھیں۔ اس کو بھیجنے والا کون ہے؟ ان کی طرف دیکھیں۔ کالے کی طرف نہ دیکھیں۔ اے ماں کسی کے رشتہ کا انتخاب اس کی ماں کرتی ہے۔ کسی کا انتخاب اس کا باپ کرتا ہے، کسی کا چچا کرتا ہے۔ کسی کی پھوپھی کرتی ہے۔ اے ماں آپ خوش ہو جائیں۔ آپ کی بیٹی کے رشتہ کا انتخاب کیا ہے تو پوری کائنات کے سردار محمد ﷺ نے کیا ہے۔

بس کر اماں توں ہن جان دے
کالے تے گورے نئیوں کم ایمان دے

اسیں حکم دے بدّے خادم نبی سلطان ﷺ دے
تے کج وی نہ آکھیں ایدے تائیں

اللہ اکبر اللہ، نکاح ہو جاتا ہے۔ ابھی دو تین دن ہی گزرے ہیں۔ ادھر سے آواز آ جاتی ہے۔ میدان جنگ میں آ جاؤ۔ یہ نبی پاک ﷺ کے کالے صحابی سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ اپنی بیوی کو گھر چھوڑ کر میدان جنگ میں چلے جاتے ہیں۔ سات کافر جہنم رسید کر دیتے ہیں۔ خود بھی شہید ہو جاتے ہیں۔ جب غزوہ فتح ہوا، آقا علیہ السلام نے حاضری لگائی۔ ان میں سے سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ نظر نہیں آ رہے ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پتہ کرو۔ جلبیب رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ میدان کارزار میں جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں، سات کفار کی نعشیں پڑی ہیں۔ درمیان میں سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کی میت پڑی ہے۔ جہانوں کے پیر علیہ السلام کو آ کر بتایا۔ میرے مصطفیٰ ﷺ آ کر سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کی میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ اپنے بازوؤں پر اٹھا لیتے ہیں۔ فرماتے کیا ہیں؟ ((هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ)) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو ایک بار فرمایا تھا۔ اے حسین رضی اللہ عنہ! تم مجھ میں سے ہو اور میں محمد ﷺ تم میں سے ہوں۔

مگر جب سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کی باری آئی۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے جلبیب رضی اللہ عنہ! تم مجھ میں سے ہو اور میں محمد ﷺ تم میں سے ہوں۔ تم مجھ میں سے ہو اور میں محمد ﷺ تم میں سے ہوں۔ تم مجھ میں سے ہو اور میں محمد ﷺ تم میں سے ہوں۔

میرے مصطفیٰ ﷺ نے اپنے بازوؤں پر میت کو اٹھایا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، یارو! یہاں ہی اس کی قبر نکال دو۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: محبوب ﷺ زمین پتھریلی ہے۔ قبر نکالتے ہوئے دیر ہو جائے گی۔ آپ ﷺ کہیں تھک نہ جائیں۔ آقا علیہ السلام کی آنکھوں میں سے آنسو داڑھی پر گر رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم! میں جلبیب رضی اللہ عنہ کی میت اٹھاتے ہوئے تھکتا بھی نہیں اور اکتاتا بھی نہیں۔

جب قبر مکمل ہو جاتی ہے، میرے مصطفیٰ ﷺ قبر میں اترتے ہیں۔ اپنے دونوں گھٹنے

ٹیک کر سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کی میت کو لحد میں رکھتے ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں:

اے کالے! آج ہم میں سے نمبر لے گئے ہو۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اے جلبیب رضی اللہ عنہ تمہاری جگہ پر آج کہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتا۔

میں قربان جاؤں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے اونچے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے روتے سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کی میت کو لحد میں اتارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی رضی اللہ عنہ کو دفن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھا اس کے گھر جاتے ہیں۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات نہیں بھولی جو بیٹی نے کی تھی کہ اے ماں! ((اِنْ رَدَدْتِ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) میرے آقا علیہ السلام کو یہ بات بھولی ہی نہیں ہے۔ آقا علیہ السلام نے جا کر دلاسہ دیا ہے۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کے گھر ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

''اے اللہ! اس جلبیب رضی اللہ عنہ کے گھر میں رزق کی فراوانیاں عطا کر دو۔''

مدینہ کی انصار عورتیں کہتی ہیں۔ مدینہ میں جب قحط سالی پڑ جاتی تھی۔ ہم سب سیدنا جلبیب رضی اللہ عنہ کے ہی گھر سے گندم لا کر کھاتے تھے۔ ان کے گھر سے پوری زندگی رزق ختم ہی نہیں ہوا۔ کیوں نہیں ہوا؟

﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران: ٣١)

یہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔

اللہ پاک دتا اے سانوں دین کامل
اینوں ودان کتان دی لوڑ کی اے
ساڈے کول قرآن حدیث جو ہے
پھر ہدایہ لیان دی لوڑ کی اے
فتوے جے کنز قدوری چوں دیکھنے نے

پھر حدیث قرآن دی لوڑ کی اے
جدا دودھ کھلونا نہ ملے یارو
اونوں دہی جمان دی لوڑ کی اے
جدوں پڑھ لیا لا الہ الا اللہ
فر غیراں ول جان دی لوڑ کی اے
کسے چیز دی تھوڑ نئیں جے اودے در اندر
کنڈے غیراں دے کھڑکان دی لوڑ کی اے
جیڑا آپ مانگت اودے کول جا کے
سانوں جھولیاں پھیلان دی لوڑ کی اے
حاضر ناظر حضور ﷺ جے ہن ایتھے
فر اُچی ڈاراں لان دی لوڑ کی اے
نبی پاک ﷺ دے کول بول اُچی
سارے عمل گنوان دی لوڑ کی اے
حاضر ناظر حضور جے ہن جگ اندر
فر پیر ہور پھڑن پھڑان دی لوڑ کی اے
مردہ قبر چوں نئیں جے باہر و بندا
اتے وچھاڑے پان دی لوڑ کی اے
اچھاڑے مردیاں تے پا کے یارو
فر وہابیاں کولوں لوان دی لوڑ کی اے
عملاں بغیر قبر چہ لو کوئی نئیں
اتے دیوے جلان دی لوڑ کی اے
قبر، جنت دوزخ دا گڑھا ہوندا اے

اے فرمان بھلان دی لوڑ کی اے
دوزخ پیاں نوں کسے نئیں جے کھان دینا
اونوں پچھوں کلان دی لوڑ کی اے
جنت وچ کسے نعمت دی تھوڑ کوئی نئیں
اونوں پچھوں مگان دی لوڑ کی اے
جس جنت وچ کھانا جائے پچھوں
اوس جنت وچ جان دی لوڑ کی اے
سوہنا لباس شلوار قمیض ساڈا
اینویں پینٹاں بشٹاں پان دی لوڑ کی اے
عمل پہلیاں تے ہو جائے تے بڑی گل اے
پسروری اینویں نویں مسئلے بنان دی لوڑ کی اے

﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ٥﴾ (آل عمران: ۳۱)

اللہ پاک اپنے مصطفیٰ ﷺ کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



صداقت مسلک اہل حدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ○﴾

حمد و ثنا:

سامعین محترم! ہمہ قسم کی حمد و ثناء، تمام قسم کی تعریفات، تمجیدات، تسبیحات، تہلیلات، اکائی، تنہائی، یکتائی، کبریائی اللہ مالک العلام کے لیے ہے۔

جو پوری کائنات کا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، داتا ہے، گنج بخش ہے، رنج بخش ہے، لجپال ہے، غریب نواز ہے، غوث اعظم ہے۔

کائنات کے ذرے ذرے کا دستگیر ہے۔

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہے۔ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ہے۔

جس کی ذات، صفات، کمالات میں کوئی شریک نہیں، ازل سے اکیلا ہے، ابد تک اکیلا رہے گا۔ قیامت کے دن اس اکیلے حکمران کی حکمرانی ہوگی۔

درود وسلام:

درود وسلام امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، خاتم الانبیاء، صدر العلیٰ، شمس الضحیٰ، مصدر مہر و

وفا، سرچشمہ صبر و رضاء، منبع رشد و ھدیٰ، والئی بطحاء، امام الحرمین، سید الثقلین، امام المرسلین، رحمۃ للعالمین، پوری کائنات کے سردار جناب محمد ﷺ کی ذات اقدس کے لیے ہوں۔

عنوان خطبہ:

صاحبو اور ساتھیو! آج کا یہ مبارک اور مقدس خطبہ جمعہ جس کا عنوان صداقت مسلک اہل حدیث ہے۔

مسلک اہل حدیث:

کائنات میں بڑے بڑے فرقوں نے جنم لیا ہے۔ بڑی بڑی تنظیمیں پیدا ہوئی ہیں۔ بڑے بڑے گروہ پیدا ہوئے ہیں۔ بڑی بڑی جماعتوں نے جنم لیا ہے، لیکن پوری کائنات کے گروہوں اور جماعتوں کو اگر قرآن وحدیث کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھا جائے تو میرا ذہن یہ بات کہتا ہے بلکہ میں یقیناً کہتا ہوں۔ منبر پر بیٹھ کر، قرآن ہاتھ میں پکڑ کر، باوضو یہ بات کہہ رہا ہوں کہ قرآن وحدیث کے اوراق کے ساتھ تم دنیا کے تمام مسلکوں کو چیک کر لو، اگر قرآن وحدیث کے ساتھ مسلک ملے گا تو مسلک اہل حدیث ملے گا۔

سوال یہ ہے کہ تمہیں اہل حدیث کیوں کہتے ہیں؟ کبھی کسی ماں کے لعل نے بریلویوں سے یہ نہیں پوچھا کہ تمہیں بریلوی کیوں کہتے ہیں؟ یا دیوبندیوں سے پوچھا ہو تمہیں دیوبندی کیوں کہتے ہیں؟ یا مرزئیوں سے پوچھا ہو تمہیں مرزائی کیوں کہتے ہیں؟

سوال ہم پر کیا گیا ہے کہ تم اہل حدیث کیوں ہو؟

جب ہم سب مسلمان ہیں۔ ﴿سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ مسلمان ہمارا ذاتی نام ہے۔ اہل حدیث ہمارا صفاتی نام ہے۔

جس طرح آمنہ کے لعل ﷺ کے دو ذاتی نام ہیں۔

ایک محمد ﷺ ہے اور ایک احمد ﷺ ہے۔ باقی آپ ﷺ کے تمام نام صفاتی ہیں۔

بعینہ اسی طرح مسلمان ہم سب مسلمان ہی ہیں۔ مسلم کا معنی کیا ہے؟

﴿إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ٥﴾

(البقرہ:۱۳۱)

فرمایا: فرماں بردار ہو جاؤ۔ مسلمان کہتے ہی اسے ہیں، جو اللہ پاک کے احکام کو ماننے والا ہو اور نبی پاک ﷺ کی حدیث پر عمل کرنے والا ہو۔ وہ مسلمان ہے۔

جو نماز نہیں پڑھتا، وہ کیسے مسلمان ہے؟ جو روزہ نہیں رکھتا وہ کیسے مسلمان ہے؟ جو اسلام کے احکام پر عمل نہیں کرتا وہ تو مسلمان ہی نہیں۔

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))

نماز کو چھوڑ دینا مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ اگر بے نماز کہے کہ میں مسلمان ہوں تو حدیث کہتی ہے، کافر ہے۔ قرآن کہتا ہے، مشرک ہے۔ تو اس لیے مسلمان ہمارا ذاتی نام ہے اور اہل حدیث ہمارا صفاتی نام ہے۔

اس لیے ذرا غور کریں۔

اللہ پاک نے انجیل کے ماننے والوں کو اہل الانجیل کہا ہے۔ قرآن میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ٥﴾ (المائدہ:٤٧)

پتہ یہ چلا کہ انجیل کے ماننے والے اہل انجیل ہیں۔ تورات کے ماننے والے اہل تورات ہیں۔ زبور کے ماننے والے اہل زبور ہیں۔ جنہوں نے انجیل کو مانا ہے۔ قرآن نے انہیں اہل الانجیل کہا ہے۔ یعنی انجیل والے، اہل کا کیا معنی ہے؟ انجیل والے،

اب ذرا غور کرو۔

قرآن میں بے شمار مقامات پر آیا ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍo﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں: ﴿اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ﴾ یہ جو حدیث قرآن ہے۔ ہم نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کی ہے اور اس سے اچھی حدیث کائنات میں کوئی نہیں اور کون سی حدیث ہے؟ فرمایا: ﴿كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ﴾ اس میں ایسی آیات ہیں جو آپس میں متشابہہ ہیں۔ ایسی آیات ہیں جو بار بار دہرائی جانے والی ہیں۔

﴿وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَo﴾

قرآن ہے۔

﴿تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ﴾

اے لوگو جب یہ قرآن، جب یہ حدیث پڑھی جاتی ہے، اس وقت رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایمان والوں کے ایمان بڑھ جاتے ہیں۔ مومنین پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ جب یہ حدیث پڑھی جاتی ہے۔ ﴿ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ فرمایا: جب قرآن پڑھا جاتا ہے۔ ان کے جو دل ہیں، وہ ذکر کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میں شارٹ کٹ بات کرتا جاؤں۔

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے میرے قرآن کے متعلق باتیں کرنے والو آ جاؤ۔

﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَo﴾

اور آگے کیا فرمایا ہے؟ یہ جو تم اپنی زبانوں سے کہتے ہو، کیا تم اس پر ایمان نہیں لائے؟

﴿فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ﴾

سورۂ طور ہے۔ سورت کی آیت نمبر چونتیس ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ میرے قرآن پر شک کرنے والو! میری حدیث پر شک کرنے والو! میری حدیث کے بارے میں بکواس کرنے والو!

﴿فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ﴾

﴿فَلْيَاْتُوْا﴾ لے آوَ۔ ﴿بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ﴾ اس حدیث کے مثل یعنی اس قرآن کی مثل ﴿اِنْ كَانُوْا صَادِقِيْنَ﴾ اگر تم سچے ہو۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو آوَ۔

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ٥﴾

کیا تمہیں کافی نہیں کہ تم اس حدیث پر ایمان لے آوَ، کیا تمہیں قرآن کافی نہیں؟ تمہیں حدیث کافی نہیں؟ اس حدیث کے ساتھ کی کوئی حدیث لاوَ۔ ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ﴾ سب سے اچھی حدیث یہی ہے۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل کرتا ہے۔ میں تمہیں ایک اور مقام سنا دوں۔

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ٥﴾

کیا تم اس حدیث یعنی قرآن کو سن کر تعجب کرتے ہو۔ اس حدیث کو سن کر تعجب کرتے ہو۔

قرآن کا ایک اور مقام سن لو!

﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا٥﴾

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی، تو میرا دل کرتا ہے، میں تمہیں قرآن پاک میں سے ایک اور مقام سنا دوں۔

اس سورت کا نام سورۂ تحریم ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا﴾

نبی پاک ﷺ نے اپنی ازواج سے پوشیدہ بات کی ہے۔ اللہ پاک نے حدیث کہہ دیا ہے۔ پوشیدہ طور پر نبی پاک ﷺ نے اپنی بعض بیویوں سے کوئی بات کی ہے۔ حدیث نبی

پاک ﷺ کی بات بھی حدیث ہے۔قرآن بھی حدیث ہے۔

نہیں سمجھ آئی؟

((اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ خَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ))

اے دنیا کے لوگو! قرآن بھی حدیث ہے اور نبی پاک ﷺ کا فرمان بھی حدیث ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی ہر بات کو لکھتے جا رہے ہیں۔ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم نبی پاک ﷺ کی تمام باتیں ہی لکھ رہے ہو۔ نبی پاک ﷺ بعض اوقات غصے میں بھی ہوتے ہیں، بعض اوقات نبی پاک ﷺ کی زبان سے ایسی بات بھی نکل جاتی ہے۔تم نبی پاک ﷺ کی ہر بات نہ لکھا کرو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے مصطفیٰ ﷺ سے پوچھا، محبوب ﷺ مجھے آپ ﷺ کے صحابہ نے یہ بات کہی ہے۔آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اے میرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم ہر بات ہی لکھا کرو۔محمد ﷺ کی زبان سے حق کے علاوہ کچھ نکلتا ہی نہیں، ہر ایک بات لکھا کرو۔ میری زبان سے حق اور سچ کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔

اس لیے اہل حدیث کہتے ہیں:

اتنے پہاڑ پختہ نہیں جتنی نبی پاک ﷺ کی زبان پختہ ہے۔

اتنے ندی نالے پختہ نہیں جتنی میرے مصطفیٰ ﷺ کی زبان پختہ ہے۔

اتنے سمندر اور دریا پختہ نہیں جتنی نبی پاک ﷺ کی زبان پختہ ہے۔

چاند اور ستارے اتنے پختہ نہیں، جتنی میرے محمد ﷺ کی زبان پختہ ہے۔کائنات کا نظام اتنا پختہ نہیں جتنی میرے محمد ﷺ کی زبان پختہ ہے۔تم نے کہنا ہے، بہت بڑا دعویٰ کرتا ہے۔اس کی دلیل پیش کرو۔

ایک وقت آئے گا، آسمان ٹوٹ جائے گا۔ ایک وقت آئے گا۔ چاند بے نور ہو جائے گا۔ ایک وقت آئے گا، سورج بے نور ہو جائے گا۔ ایک وقت آئے گا، دریا، سمندر، ندی نالے یہ خشک ہو جائیں گے۔

ایک وقت آئے گا۔ پہاڑ اون کی طرح اڑیں گے۔

پھر تسلیم کرو۔

نبی پاک ﷺ کی نبوت برحق ہے۔ آقا علیہ السلام کی شریعت اور حدیث قیامت تک ہے۔

کوئی دنیا کی طاقت نبی پاک ﷺ کی حدیث کو چیلنج نہیں کر سکتی کیونکہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی زبان سے حق کے سوا کچھ نکلتا ہی نہیں اور تمہیں آج ایک نکتہ کی بات بتا دوں۔

چار مقامات پر قرآن کریم میں میرے مصطفیٰ ﷺ کا نام آیا ہے۔ اور اللہ پاک نے چار گروہ کا رد کیا ہے۔

آیات تو تم نے پہلے سنی اور پڑھی ہی ہوں گی۔ قرآن سن لو! پہلے مقام پر فرمایا ہے:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ٥﴾ (آل عمران:١٤٤)

یہاں کس کا رد ہوا ہے؟

جو کہتے ہیں، نبی پاک ﷺ زندہ ہیں۔

ایک یہاں ملتان کا ملاں ہے۔ اس کا نام سعید کاظمی ہے۔ اس نے اپنی کتاب میں بکواس کی ہے۔ جب جہانوں کے پیر علیہ السلام کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دفن کرنے کے لیے لے جا رہے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے آنکھیں کھولی تھیں۔

((اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ))

قرآن نے فرمایا ہے۔ ﴿اَفَاۡئِنْ مَّاتَ﴾ جو یات حیات کہتے ہیں، ان کا رد ہو گیا۔
جنہوں نے کہا، نبی پاک ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔ یہ تم نہیں جانتے کہ کیوں کہا ہے؟ یہاں سے تو دکان داری چمکنی ہے۔ آج کہیں گے، نبی پاک ﷺ زندہ ہیں۔ کل کو کہیں گے۔ علی ہجویری رحمہ اللہ بھی زندہ ہے، کل کو کہیں گے، اولیاء بھی زندہ ہیں۔

یہ اس ایک فرقہ کا رد ہے۔

دوسرا مقام نوٹ کریں:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب : ٤٤)

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کا رد ہو گیا ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ((وَخُتِمَ النَّبِيُّوْنَ)) میں ختم نبوت کا آخری اسٹیشن بن کر آیا ہوں۔ مجھ سے آگے ختم نبوت کی گاڑی نہیں چلے گی۔

جتنے انبیاء علیہم السلام آئے ہیں۔ ان کو نبوت کا تاج پہنایا گیا ہے۔

جب آمنہ کے لعل ﷺ کی باری آئی، اللہ پاک نے دو تاج پہنائے ہیں۔

ایک نبوت کا پہنایا ہے، ایک ختم نبوت کا پہنایا ہے۔

تیسرا مقام نوٹ کرو۔

﴿بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ﴾ (محمد:۲)

جو بھی نبی ﷺ پر نازل ہوا ہے، جس وقت بھی نازل ہوا ہے، جب بھی نازل ہوا ہے۔ جو بھی نازل ہوا ہے۔ وہ حق ہے۔ کیوں؟ ﴿اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ﴾ فرمایا: یہی نازل ہوا ہے۔ ﴿بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾

جب یہ آیت آئی ہے تو پھر تمہاری کنز قدوری کا رد ہو گیا ہے۔ شرح ہدایہ کا رد ہو گیا ہے۔ کنز الدقائق کا رد ہو گیا ہے۔ فقہ حنفی کا رد ہو گیا ہے۔ فقہ حنبلی کا رد ہو گیا ہے۔ فقہ جعفریہ کا رد ہو گیا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ﴾ (محمد:۲)

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو میری زبان سے نکلتا ہے، وہ حق ہے، وہ سچ ہے۔

چوتھا مقام نوٹ کرو، میں شارٹ کٹ بات کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہوں۔ ذرا غور کرو۔ وقت بہت کم ہوتا ہے اور مضمون لمبا ہوتا ہے۔ غور کرو۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح:۲۹)

یہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آیا ہے، تو جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں نکالتے ہیں، ان کا رد کر دیا ہے۔

آگے بھی سن لو!

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے انسان جب تم نے قبر میں جانا ہے۔

تب بھی میں کافی ہوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی کافی ہے۔

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾ میں انسان کے لیے رب کافی ہوں۔

اب دوسرا مقام سن لو!

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾

فرمایا: لوگو میری توحید بھی کافی ہے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی کافی ہے۔

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ (البقرہ:۲۰۸)

فرمایا: لوگو! اسلام کافی ہے۔ آگے پیچھے جانے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔

آؤ ذرا غور کرو۔ میں تمہیں حوالے دیتا جاؤں۔

یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے۔ ''شرف اصحاب الحدیث'' یہ جو کتاب ہے، اس کے مؤرخ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت رحمہ اللہ ہیں۔ الخطیب بغدادی کی کتاب ہے۔ یہ ساری عربی

میں ہے۔

اس میں جہانوں کے پیر علیہ السلام کی احادیث نقل کی ہیں۔ اللہ پاک کی قسم ہے۔ اس کا نام ہی شرف اصحاب الحدیث ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے دنیا کے لوگو!

((اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِفْتَرَقَتْ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ اُمَّتِیْ تَفْتَرِقُ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً))

فرمایا: میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ بنی اسرائیل کے بہتر فرقے تھے۔ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ فرمایا: ((کُلُّهُمْ فِی النَّارِ)) تمام کے تمام جہنمی ہوں گے۔ ((اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً)) ایک ہی فرقہ اور ایک ہی جو جماعت ہے۔ وہ جنت میں جائے گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ((مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ))

اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس وقت بہت زیادہ تو ہوں گے۔ ہر کوئی کہے گا، ہم حق پر ہیں۔ قبروں کے پجاری بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ قبروں کو پوجنے والے بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ قبروں پر جبین نیاز جھکانے والے بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ حنفی اور شافعی بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ مالکی اور حنبلی بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی حدیث میں بدعات کی ملاوٹ کرنے والے بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ شرک کرنے والے بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ رضا خانی بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ مرزا غلام احمد کو ماننے والے بھی کہیں گے، ہم حق پر ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ﷺ! ((قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ)) آپ ﷺ بتا دیں کہ حق پر کون ہوں گے؟ وہ کون ہیں جو جنت میں جائیں گے؟

جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے، صرف ایک ہی جماعت جنت میں جائے گی۔ باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ ان کی نشانی کیا ہو گی؟

فرمایا:

((قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ))

جس میں میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

اب ذرا غور کریں، لڑائی، جھگڑا نہیں، کوئی دنگا فساد نہیں،

کیا سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو پکا بنایا ہے؟

کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر چادر ڈالی تھی؟

کیا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو چونا گچ بنایا ہے؟

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کوئی مزار بنایا ہے؟

کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرس مولود یا کونڈے، ساتویں، چالیسویں کیے ہیں؟

کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حنفی کہلوایا ہے؟

کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے مالکی کہلوایا ہے؟

کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حنبلی کہلوایا ہے؟

((قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ))

رب کبریا کی قسم ہے، آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم سے، سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے، سیدنا طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما سے، سیدنا سعد وسعید رضی اللہ عنہما سے، یہ عرس مولود، کونڈے، چالیسویں تم ثابت کر دو۔ میں آج لاہور کے تمام مولویوں کا چالیسواں کرنے کو تیار ہوں۔

کوئی دنیا کی طاقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بدعات اور خرافات ثابت نہیں کر سکتی۔

اگر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کسی قبر کو پکا نہیں کیا تو اہل حدیثوں نے بھی نہیں کیا۔ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرس نہیں کروایا تو اہل حدیث بھی نہیں کرواتے۔ اگر کسی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ نے قل، چالیسواں نہیں کیا تو ہم بھی نہیں کرتے۔

جاؤ کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ثابت کرو۔ کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت کرو۔

((قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِیْ))

کوئی جھگڑا نہیں، آؤ میں تمہیں ایک اور صحیح روایت سناؤں۔

تم کہتے ہو، اہل حدیث کب کے ہیں؟ سنو!

ایک بہت بڑے تابعی گزرے ہیں۔

جن کا نام محمد بن عبداللہ بن بشر رحمہ اللہ ہے۔ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ فِي الْمَنَامِ))

جہانوں کے پیر علیہ السلام کو میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ یہ بہت بڑے تابعی ہیں۔ یہ کتاب شرف اصحاب الحدیث میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کا صفحہ نمبر پینسٹھ ہے۔

جا کر کسی مولوی کو دکھاؤ۔ مولوی سے پوچھو حدیث اور روایت بھی صحیح ہے۔ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟ ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ)) میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت شیطان نہیں بن سکتا۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہے، اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا ہے۔

یہ محمد بن عبداللہ بن بشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا:

"فَقُلْتُ مَنِ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ مِنْ ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِيْنَ فِرْقَةٍ))

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا، تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ ایک گروہ جنت میں جائے گا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سا گروہ ہے؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: "أَنْتُمْ يَا أَصْحَابَ الْحَدِيْثِ" فرمایا: عبداللہ! وہ تم اہل حدیث ہو۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! تہتر فرقوں میں سے کون سا فرقہ ناجی ہے؟ فرمایا: اہل حدیث ہے۔

غنیۃ الطالبین اٹھاؤ۔ پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب جس کو تم نے سینے سے لگایا ہوا ہے۔ پیر ہمارا ہے۔ سینے سے انہوں نے لگایا ہوا ہے۔ کوئی اپنے گھرانے میں سے تو کوئی ولی تو دکھاؤ۔

تم کہتے ہو، اہل حدیث میں ولی کوئی نہیں، میں منبر رسول ﷺ پر بیٹھا ہوں۔ میرے یزدانی شہید رحمہ اللہ ایڈ کوٹہ میں تقریر کرنے کے لیے گئے۔ اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔ علاقہ کا ایک بہت بڑا چوہدری ہے، بہت بڑا ڈیرہ دار ہے۔ جب وہ یزدانی رحمہ اللہ کو اسٹیج پر بیٹھے دیکھتا ہے، اٹھ کر کہتا ہے، مولانا میں آج کے بعد اہل حدیث ہوں۔

میرے تو بزرگوں کو دیکھ کر ہی لوگ اہل حدیث ہو جاتے تھے۔

اہل عمل اہل حدیث:

مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ اس بات کو لکھنے والے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ ہیں۔ ان کا آپریشن ہونا تھا، انہوں نے کہا، آپ رحمہ اللہ امرتسر آجائیں۔ اس وقت پاکستان میں بڑے ہوسپٹل نہیں تھے۔ امرتسر چلے گئے، کلوروفارم جس سے بے ہوش کیا جاتا ہے۔ وہ سنگھانے لگے تو مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کیا کرنے لگے ہو؟ ڈاکٹر کہتا ہے، یہ آپ رحمہ اللہ کو سنگھا کر بے ہوش کرنے لگا ہوں۔ آپ رحمہ اللہ کا آپریشن جو کرنا ہے۔ فرمایا: ایک منٹ ٹھہر جاؤ۔ میں نے نبی پاک ﷺ کی حدیث پڑھی ہے۔ اس وقت تک سونا نہیں، جب تک سورۂ ملک نہ پڑھ لو۔

مولانا رحمہ اللہ نے اس طرح اپنی دائیں ہتھیلی پر اپنا سر رکھا۔ ڈاکٹر ہندو تھا۔ اس نے سوچا ، چلو کوئی دو چار منتر ہی ہوں گے۔ پڑھ لیں۔ مولانا رحمہ اللہ نے سورۂ ملک شروع کر دی۔ ڈاکٹر انتظار کرتا رہا، جب دیکھا کہ یہ تو ختم ہی نہیں ہو رہی اس نے کلوروفارم سنگھا دی۔ ڈاکٹر آپریشن کر رہا ہے۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ بے ہوشی میں بھی سورۂ ملک پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت تک زبان نے حرکت کرنا بند نہیں کیا جب تک سورۂ ملک ختم نہیں ہو گئی۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے وہ ہندو ڈاکٹر کہنے لگا، مجھے آپ رحمہ اللہ کے مذہب کا

زیادہ پتہ تو نہیں لیکن یہ انسان جو کلام پڑھتا ہوا سو گیا ہے۔ اگر اسی حالت میں انہیں موت آ گئی تو قیامت کو بھی یہ یہی کلام پڑھتے ہوئے ہی اٹھیں گے۔

کوئی لے کر تو آؤ، کوئی دکھاؤ، کوئی پیش تو کرو۔ رب کبریا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ جاؤ میرا پیغام گھر گھر پہنچاؤ۔ دنیائے کائنات کا کوئی ملاں لاؤ۔

اس ایریے میں بڑے بڑے پہلوان ہیں۔ بڑے بڑے نام ور پہلوان ہیں۔ میں نام نہیں لیتا کیونکہ میں نے وضو نہیں کیا، میں نام لینا مناسب نہیں سمجھتا۔ بڑے بڑے ڈرامے باز، بڑے بڑے پان خور، بڑے بڑے پگڑیوں والے، بڑے بڑے کلغیاں والے بڑے بڑے موجود ہیں۔

جاؤ رب کبریا کی قسم ہے، اہل حدیث کی کوئی ایک ہی حدیث پیش کرو۔ جس کو اہل حدیث نہیں مانتا، آج کے بعد مسلک بھی چھوڑا، منبر بھی چھوڑا، مصلہ بھی چھوڑا۔ کوئی ایک حدیث پیش کرو، جس کو اہل حدیث نہ مانتا ہو۔ حدیث ہو اور اہل حدیث نہ مانتا ہو۔

لوگو! اہل حدیث دنیائے کائنات میں واحد ایک ایسی جماعت ہے۔ جو قیامت تک حق پر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔

میں جہانوں کے پیر علیہ السلام کی حدیث بیان کرنے لگا ہوں۔ سن لو!

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ))

دنیا کے لوگو! ایک ایسی جماعت ہے جو حق پر رہے گی۔

((لَا يَضُرُّ مَنْ خَذَلَهُمْ))

کوئی دنیا کی طاقت اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

((حَتّٰى تَكُوْنَ السَّاعَةُ))

قیامت آ جائے گی۔

کوئی چاند پر تھوکتا ہے تو اس کا تھوک چاند پر نہیں گرتا، خود پر ہی گرتا ہے۔ فرمایا: ایک

جماعت حق پر رہے گی۔ وہ کون سی جماعت ہے؟ دھیان سے سنو! میں کیوں نہ کہہ دوں۔

حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ بہت بڑے تابعی گزرے ہیں۔ وہ کیا فرماتے ہیں؟ جن کے متعلق جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ایک جماعت ایسی ہے جو حق پر لڑتی رہے گی۔ قیامت قائم ہو جائے گی۔ وہ جماعت کون سی ہے؟ یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اِنْ لَّمْ يَكُنْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِىْ مَنْ هُمْ"

وہ اہل حدیث ہیں، میں نہیں جانتا، وہ اہل حدیث کے علاوہ ہوں۔ جنہوں نے حق پر لڑنا ہے۔ وہ اہل حدیث ہیں۔ یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

اب آگے سن لو!

سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟ فرماتے ہیں: جو حق پر جماعت ہو گی۔ وہ کون سی ہے؟ "هُوَ عِنْدِى اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ" میرے نزدیک اہل حدیث ہیں۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی؟

اے حنبلی کہلوانے والو! امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ماننے والو!

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِىْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ"

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟

"اِنْ لَّمْ يَكُنْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِىْ مَنْ هُمْ"

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جو جماعت حق اور سچ پر مبنی ہے۔ وہ اہل حدیث ہیں، اگر وہ نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون لوگ ہیں؟

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل کرتا ہے۔ میں تمہیں ایک اور امام کا قول سنا دوں۔ یہ کون ہیں؟

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ جو حضرت امام بخاری کے استاد ہیں۔ ان سے کسی پوچھنے والے نے پوچھا، حضرت وہ جو حق پر جماعت ہے، وہ کون سی ہے؟ علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ" وہ اہل حدیث ہیں۔ فرمایا: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِىْ"

وہ میری امت میں سے کون سی جماعت ہے؟ اب حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟

"فَقَالَ الْبُخَارِيُّ يَعْنِيْ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ" حضرت امام بخاری رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں، وہ اہل حدیث ہے۔

جتنے امام گزرے ہیں، فرماتے ہیں، اہل حدیث ہیں۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی، تو میرا دل کرتا ہے۔ میں تمہیں ایک اور جگہ سے سنا دوں تا کہ تمہاری تسلی ہو جائے، سن لو!

جہانوں کے پیر علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں۔ ایک آنے والا آتا ہے۔ یہ کون ہیں؟ یہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس طرح جس نوجوان سے ملتے ہیں، فرماتے ہیں، مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ وہ کہتا ہے، کس بات کی مبارکباد دیتے ہیں؟ کہ جہانوں کے پیر علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہ کو اہل حدیث کہا ہے۔ اس لیے مبارک دیتے ہیں۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟ میں نے ایک دن دیکھا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی سننے والوں نے سنا ہے۔ فرماتے ہیں:

"اِذَا رَأَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ"

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب میں کسی اہل حدیث کو دیکھتا ہوں۔ "فَكَأَنِّيْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ حَيًّا"

جب میں کسی اہل حدیث کو دیکھتا ہوں تو میں اس کے عمل کو دیکھتا ہوں تو میں کہتا ہوں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ابھی زندہ ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی اہل حدیث ہی عمل کرتا ہے کہ کوئی اور بھی ہے؟ سن لو!

پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ فرقہ ناجیہ کون ہے؟ اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں۔

"اَلْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ لَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَّاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ"

فرمایا: لوگو فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت ہے۔ اہل سنت اصل میں کون ہیں؟ ان کا نام صرف ایک ہی ہے اور وہ اہل حدیث ہے۔

حضرت پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((واعلم ان لا هل بدع علامات يعرفون بما فعلىٰ باهل البدعة وكيعت فى اهل الصبر وعلى امانة الذناكت تحية هم اهل العسربا لمشوى ويريدون ابدال الاسحار"

پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، دنیا کے لوگو! اہل بدعت کی نشانیاں تو اور بھی بہت زیادہ ہیں لیکن سب سے بڑی بدعتی کی نشانی کیا ہے؟ وہ اہل حدیث کو برا کہے گا۔ یہ سب سے بڑی بدعتی کی نشانی ہے۔ بدعتی اہل حدیث کو برا کہے گا۔

اہل حدیثو! اللہ پاک کا شکر کرو۔ تمہاری نسبت قرآن کی طرف ہے۔ حدیث کی طرف ہے۔

حنفی کہلانے والو! جاؤ تاریخ کی کتب اٹھاؤ۔ تاریخ میں بائیس ابوحنیفہ ہیں۔ جن کے نام نعمان بن ثابت رحمہ اللہ ہیں۔ مجھے بتاؤ کس ابوحنیفہ کے مقلد ہو؟

ۃ سے حنیفہ ہے۔ ایک حنفی بڑا چالاک تھا۔ اس سے بات ہوگئی، میں جلسے پر گیا تھا۔ وہاں وہ حنفی مولوی بھی آ گیا۔ میں نے کہا، تم حنفی کیوں کہلواتے ہو؟ کہنے لگا، جناب قرآن میں آیا ہے۔ ﴿حَنِيفًا﴾ میں نے کہا، کیسے؟ کہنے لگا: ﴿إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾ میں نے کہا، جناب وہ الف سے حَنِيفًا ہے۔ ۃ سے حَنِيفَةً نہیں۔ جس کو تم مانتے ہو۔ یہ ی سے حَنِيفَةً ہے۔ کہنے لگا ۃ سے بھی ہے۔ میں نے کہا، اگر باپ کے ہو تو پورے تیس پاروں میں سے نکال کر دکھاؤ۔

میں نے کہا جو الف سے حنیفا ہوتا ہے اس کا معنی یکجا ہوتا ہے۔ جو ۃ سے حنیفہ ہوتا ہے، اس کا معنی دوات ہے۔ جس میں سے سیاہی لے کر لکھتے ہیں۔

بات کی سمجھ آ رہی ہے کہ نہیں؟

حنیفہ تو ایک عورت کا نام ہے، شرم کرو، عورت کے نام پر مسلک نہیں چلایا کرتے۔ جن کے مذہب ہی عورت کے نام پر ہوں، انہوں نے مردوں سے کیا بات کرنی ہے؟

اب تم نے کہنا ہے۔ نام تو نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تھا۔ پھر ابو حنیفہ کیوں رکھا؟ ابو حنیفہ کنیت ہے۔ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے پاس چار عورتیں آئیں، آ کر کہنے لگیں ہمارا ایک مسئلہ ہے۔ ایک خاوند چار بیویاں کر سکتا ہے تو ایک عورت چار خاوند کیوں نہیں کر سکتی؟

نعمان بن ثابت رحمہ اللہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا: کل آنا بتا دوں گا۔

گھر آئے تو بیٹی تھی، جس کا نام حنیفہ تھا۔ اس نے اپنے ابو کا چہرہ متغیر دیکھا تو کہنے لگی۔ ابا جی پریشان کیوں ہیں؟ فرمایا: بیٹی یہ مسئلہ پیش آیا ہے۔ کہنے لگی، ایک شرط پر میں آپ رحمہ اللہ کا مسئلہ حل کر دوں گی مگر اپنی کنیت میرے نام سے رکھ لیں۔ آپ رحمہ اللہ اپنے نام کے ساتھ میری کنیت ابو حنیفہ رکھ لیں۔

عورتیں آئیں، فرمایا: دودھ لے کر آؤ۔ ایک گائے کا دودھ ہو۔ ایک بھینس کا دودھ ہو، بکری کا دودھ ہو، اسی طرح اونٹنی کا دودھ ہو۔ ان تمام دودھ کو اس نے ایک برتن میں مکس کر دیا۔ وہ کہنے لگی، اب تم اپنا اپنا دودھ الگ کر لو۔ عورتیں کہنے لگیں، یہ کیسے ہو گا؟ یہ حنیفہ کہنے لگی تو پھر مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

ایک عورت اگر چار خاوند کرے گی، اس کے بچے کا پتہ نہیں چلے گا کہ وہ کس کا ہے؟ اگر ایک مرد چار بیویاں کرے گا۔ اس کے گھر جتنی اولاد ہو گی، پتہ ہو گا کہ ایک ہی مرد کی اولاد ہے اس مسئلہ کی وجہ سے انہوں نے کنیت ابو حنیفہ رکھی۔

یاروں نے مسلک حنیفہ رکھ لیا۔ عورت کے نام پر مسلک رکھا۔

ماشا اللہ بات تو ہوئی۔

میں کسی کو کوئی گالی نہیں دیتا۔ آ جاؤ، اہل حدیث ایسی جماعت ہے۔ پھر انہوں نے مذہب بھی اس کے نام پر بنایا ہے، جن کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب بھی کوئی نہیں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ذاتی قلم سے لکھی کوئی کتاب تو دکھاؤ۔

ہم کہتے ہیں، قرآن وحدیث کو تسلیم کرو، کیوں؟

﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ﴾ اللہ پاک کی اطاعت کرو۔ قرآن اللہ پاک کی کتاب ہے۔

﴿وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ مطلب نبی پاک ﷺ کی حدیث کو اپناؤ۔ قرآن وحدیث کو اپناؤ۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کون سی کتاب ہے؟ دکھاؤ! فقہ میں کوئی کتاب دکھاؤ۔ عقائد میں فقہ اکبر کے نام سے پچیس، چھبیس، ستائیس صفحہ کی چھوٹی سی کتاب ہے، جو منسوب کی جاتی ہے، فقہ میں کوئی بھی کتاب نہیں۔

ہم نے کنز الدقائق پڑھی، فقہ اکبر پڑھی۔ ہدایہ پڑھی، کنز قدروی پڑھی، کنز کی شرح پڑھی۔ فتاویٰ عالمگیری پڑھی۔ فتاویٰ قاضی خان پڑھا۔ ان کے ستر فی صد مسائل پر یہ بات درج ہے کہ امام ابو یوسف محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ستر فیصد مسائل میں دونوں شاگردوں کا مسلک اور ہے۔ امام حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اور ہے۔ اور فتویٰ امام ابویوسف محمد الشیبانی رحمہ اللہ کے نام پر ہے۔ مسلک تمہارا مسلک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نام پر ہے اور فتویٰ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں کے نام پر ہے۔

کوئی بات کرنے والی کرو۔ محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ کا مسلک اور ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مسلک اور ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اور ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھے، اس کے منہ میں آگ۔

محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک نہ پڑھنے والے سے پڑھنے والا بہتر ہے۔

اب کس کی بات مانو گے؟

ایک کہتا ہے، اگر دو انسانوں کے جسم سے خون نکل رہا ہے۔ ایک کہتا ہے، وضو ہو گیا۔ دوسرا کہتا ہے، وضو نہیں ہوا۔

کس کی مانو گے؟ دو انسانوں کے جسم سے خون جاری ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ

فرماتے ہیں، وضو نہیں ہوا۔ محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، وضو ہو گیا۔

اب بتاؤ کس کی مانو گے؟

کہتے ہیں، یہ دونوں ہی ٹھیک ہیں۔ میں نے کہا، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم دن کو بھی کہیں کہ ٹھیک ہے۔ رات کو بھی کہیں ٹھیک ہے۔ ہمیں تو پھر کسی پاگل خانے میں جمع کروا دو تا کہ جب تک ہماری عقل قائم ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ دن بھی ٹھیک ہے اور رات بھی ٹھیک ہے۔ ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ دودھ بھی ٹھیک ہے اور پانی بھی ٹھیک ہے۔

سبحان اللہ! کیسا مسلک ہے؟ اللہ میری توبہ فقہ میں اتنا گند ہے۔ مجھے منبر اجازت نہیں دیتا کہ میں یہاں پیش کروں۔ لیکن نبی پاک ﷺ کی سنت کو اپنانے والے اہل حدیث ہیں۔

فقہ کہتی ہے، اگر ایک آدمی طلاق دے بیٹھتا ہے تو حلالہ کرواؤ۔

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَلِلَ وَالْمُحَلَّلَهٗ))

آقا علیہ السلام نے حلالہ کرنے اور کروانے والے پر لعنت کی ہے۔

ان دونوں پر رسول اللہ ﷺ کی لعنت ہے۔

ایک آدمی مجلس میں تین طلاقیں دے بیٹھا ہے۔ فقہ حنفی کہتی ہے، طلاق ہو گئی یعنی تینوں ہو گئیں۔ حدیث کہتی ہے، طلاق ایک ہوئی۔ تین نہیں ہوتیں، رجوع ہو سکتا ہے۔

ہمارا شکر ادا کرو۔ ہم تمہارے اجڑے گھر آباد کرتے ہیں، جب ایسا وقت آتا ہے، پھر بھاگتے ہیں کہ اس مسئلہ کا حل اہل حدیث سے ہی ملے گا۔

ایک خاوند اور بیوی مولوی کے پاس چلے گئے۔ مولوی نے مشورہ دیا، حلالہ کرواؤ۔ عورت عقل مند تھی، کہتی ہے، مولوی صاحب طلاق کس نے دی ہے؟ اس نے کہا، تمہارے خاوند نے ہی دی ہے۔ عورت کہنے لگی، پاگل پھر اسے کہو، حلالہ کروائے۔ میرا کیوں کرواتے ہو؟

یہ مسلک ہے؟ جاؤ، رب کبریا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ اگر اہل حدیث تمہیں فتویٰ نہ دے تو تم اپنا گھر آباد کر کے دکھاؤ۔ ہمارے شیخ الحدیث بھی اب بہت عقل مند ہیں۔ وہ کہتے ہیں، پہلے اہل حدیث ہو جاؤ۔ فتویٰ ہم بعد میں دیں گے۔

غور کرو۔ سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تین طلاقیں دے دیں۔ "فِیْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ" ایک ہی مجلس ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، کیا ہوا ہے؟ سیدنا رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مارا گیا ہوں، تین طلاقیں کہہ بیٹھا ہوں۔ فرمایا: "لَا حَرَجَ" کوئی حرج نہیں۔ "فَارْجِعْهَا)) جا کر رجوع کرلو۔

پھر میں کیوں نہ کہہ دوں۔

آقا علیہ السلام دیاں جنے اپنایاں سنتاں
جنتاں چہ او آقا علیہ السلام دے نال ہون گے
ساتھ جنوں آقا علیہ السلام دا نصیب ہو گیا
بڑا اوہدا رتبہ باکمال ہووے گا
آقا علیہ السلام سواری تے سوار ہون گے
نال نال مدنی دے یار ہون گے
ہتھ وچ سواری دی مہار پھڑ کے
اگے اگے چلدا بلال رضی اللہ عنہ ہووے گا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دی اطاعت وچ نجات سب دی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دی اطاعت اطاعت رب دی
جنے اے قرآن دا اصول منیا
اللہ پاک راضی اوہدے نال ہووے گا
آقا علیہ السلام دیاں جنے اپنایاں سنتاں
جنتاں چہ آقا علیہ السلام دے او نال ہووے گا
جدوں رب نفسی دے پکارے ہون گے
تھاؤں تھائیں کمھدے اے سارے ہون گے

رب دے پیارے لاڈلے حبیب ﷺ نوں
امت دا اوددوں وی خیال ہووے گا

اب آگے ایک شعر سن لو اور بات ختم کروں۔

سب آجاؤ!

سنت رسول ﷺ نال پیار کر لیے
پیار نال سینہ ٹھنڈا کر لیے
کوثراں دا جام تینوں ملے چین نوں
پلان والا آمنہ دا لعل ﷺ ہووے گا

پینا ہے؟ انشاء اللہ پئیں گے۔

اس لیے میرے بھائیو! ذرا غور کرو۔ پھر میں کیوں نہ کہہ دوں۔

نبی ﷺ دیاں جیڑا اپناوے سنتاں
پیار نال سکھے تے سکھاوے سنتاں
سینے نال نبی ﷺ دیاں لاوے سنتاں
جنتاں دے وچ او مالا مال ہووے گا
بدعتاں نوں جنے کولوں کڈ چھڈیاں
سنتاں رسول ﷺ دیاں چھڈ چھڈیاں
بدعتی نوں اگے بڑی مار پوے گی
حشر دے دیہاڑے برا حال ہووے گا

اس لیے میرے بھائیو آجاؤ۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مان لیں۔ اس پر عمل کر لیں۔ انشاء اللہ پھر دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



فضائلِ قربانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ○﴾ (الکوثر:۱-۳)

﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ○﴾

''اے میرے پیارے محبوب پیغمبر محمد ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا فرما دیا ہے۔''،''ہم نے آپ ﷺ کو خیر کثیر عطا فرما دی ہے۔''

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ○﴾

''اے میرے محبوب ﷺ! نماز بھی پڑھیں اور قربانی بھی کریں۔''

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ○﴾

''بے شک آپ ﷺ کا دشمن ہی دم کٹا ہے۔''

سامعین محترم!

اپنے لہو سے روشن کر دیں گلیاں اس ویرانے کی
اگرچہ تنگ رہی شہر وفا جانے یا نہ جانے
ایک ہی جان تھی وہ بھی دے دی تیری گلیوں میں
محبت والے خود ہی لکھیں گے کہانی اس افسانے کی
اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
افسانوں میں کھو جاؤ گے، خاک ہو جاؤ گے

اپنے پرچم کا رنگ بھلا مت دینا
سُرخ شعلوں سے کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو تصادم سے بچو
بھیڑ میں سست چلو گے تو کچل جاؤ گے
ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

حمد وثناء:

سامعین محترم! ہمہ قسم کی حمد و ثناء، تمام قسم کی تعریفات، تمجیدات، تسبیحات، تہلیلات، اکائی، تنہائی، یکتائی، کبریائی اللہ مالک العلام کے لیے ہے۔

جو پوری کائنات کا خالق، مالک، رازق، داتا، گنج بخش، رنج بخش، لجپال، غریب نواز، غوث اعظم، رزق عطا کرنے والا، اولادیں دینے والا، مشکلات کو حل کرنے والا، امتحانات اور آزمائش کو آسان کرنے والا اور کائنات کے ذرے ذرے کا دستگیر ہے۔

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہے۔ جس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں، نہ اس کا یوم ولادت اور نہ اس کا یوم وفات ہے۔

ازل سے اکیلا ہے، ابد تک اکیلا رہے گا۔ قیامت کے دن اس اکیلے رب کی بادشاہی اور حکمرانی ہوگی۔

درود وسلام:

درود وسلام امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، خاتم الانبیاء، صدر العلیٰ، شمس الضحیٰ، مصدر مہر و وفا، سرچشمہ صبر و رضاء، منبع رشد و ھدیٰ، والئی بطحاء، امام القبلتین، جد الحسن والحسین، امام المرسلین، رحمۃ للعالمین، پوری کائنات کے سردار، میرے اور تمہارے دلوں کی بہار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے ہوں۔

صاحبو اور ساتھیو! آج کا یہ مقدس جمعہ جس کا موضوع فضائل قربانی ہے۔ موجودہ ایام کے حوالے سے میں اس موضوع کو تمہارے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

تعریف قربانی:

کائنات میں ہر چیز کو مقام ملتا ہے تو قربانی دینے سے ہی ملا کرتا ہے۔ کوئی بھی چیز ہے۔ مثلاً لکڑی ہے۔ لکڑی کو چیر دیا جاتا ہے۔ اس کا فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔ دروازے اور کھڑکیاں تیار کی جاتی ہیں۔ یعنی لکڑی ہمارے لیے قربانی دے رہی ہے۔ لکڑی کو قربانی دینے کے بعد مقام ملتا ہے کہ دروازہ ایک بہت ہی اہم چیز ہے۔ جس گھر کا دروازہ نہ ہو۔ وہ گھر بالکل بے کار ہوتا ہے۔ گھر خوب صورت اور پیارا تب ہی لگتا ہے۔ جب دروازہ لگا ہو۔ کھڑکی لگی ہو۔

اسی طرح کائنات کی جتنی نعمتیں ہیں۔ وہ نعمتیں انسان کے لیے قربانی دیتی ہیں۔ ہر چیز تمہارے لیے اور تم اللہ پاک کے لیے ہو۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، میں نے پوری کائنات تمہارے لیے بنائی ہے اور تمہیں میں نے اپنے لیے بنایا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرو اور قرآن کے اسلوب بیان کی طرف غور کریں۔

قربانی کا لفظ قرب میں سے ہے۔ جو انسان قربانی دیتا ہے، اس کو اللہ پاک کا قرب ملتا ہے۔

(۱) ایک قربانی گھر بار کو چھوڑنے کی ہے۔

(۲) ایک قربانی مال کی ہے۔

(۳) تیسری قربانی جان کی ہے۔

جو انسان ہجرت کرتا ہے۔ اللہ پاک کی رضا کے لیے اپنا وطن اور علاقہ چھوڑتا ہے۔ کسی دوسرے علاقہ میں جاتا ہے۔ جس طرح آمنہ کے لعل علیہ السلام مکہ چھوڑ کر مدینہ آئے۔ اس کو بھی قربانی کہا جاتا ہے۔ یہ قربانی گھر بار چھوڑنے کی ہے۔

دوسری قربانی مال کی ہے۔ جو انشاء اللہ ہم نے بڑی عید عید الاضحیٰ پر دینی ہے۔

تیسری قربانی ہماری جان کی ہے۔ جب شہید اللہ پاک کے راستے میں اپنا گلا کٹوا کر اپنی جان کی قربانی دیتا ہے۔

یہ تین قربانیاں ہیں لیکن میں آج اس خطبہ جمعہ میں فضیلت قربانی کہ ہم قربانی دیں گے تو ہمیں کیا ملے گا اور اس کی عظمت اور مقام کیا ہے؟ آیا کہ یہ قربانی شروع سے ہی چلتی آ رہی ہے۔

یارو! میں ایک مثال دیتا ہوں۔ یہ جو سرمہ ہے۔ اس کو پہلے چٹو میں پیسا جاتا ہے۔ جب یہ اچھی طرح باریک ہوتا ہے تو پھر یہ آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے۔ سرمہ نے پہلے چٹو میں قربانی دی ہے۔ پھر اسے آنکھ میں ڈالنے کا مقام ملا ہے

اب اگر یہ ٹوپی ہے۔ پہلے اس ٹوپی کی لیریں تھیں۔ اس کے ٹکڑے تھے۔ پھر اس کو سلائی کرنے والے نے سلائی کیا۔ پھر ٹوپی سر پر آئی۔ اسی طرح بعینہٖ جس طرح یہ چیزیں ﴿اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝﴾ تنگی کے بعد آسانی آ جاتی ہے۔

کمہار مٹی لا کر پھر اس کو بنا کر گھڑا بناتا ہے۔ اے انسان! تمہاری مثال بھی بعینہٖ اسی طرح ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، تمہیں بھی میں نے اپنے ہاتھوں سے گن گن کر بنایا ہے۔

وہ گھڑا کچھ دن بعد آگ میں پکنے کے بعد بازار میں آ گیا۔

کچھ عورتیں آ جاتی ہیں۔ وہ آ کر اس گھڑے کو ٹٹولتی ہیں کہ یہ گھڑا کچا ہے کہ پکا ہے۔ گھڑے نے آگ میں تپ کر قربانی دی ہے تو عورتوں کے چیک کرنے میں پاس ہوا ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں، اے انسان! اپنی مثال بھی دیکھ لو!

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ﴾ (المومن:٦٧)

اللہ پاک فرماتے ہیں، تمہیں میں نے مٹی سے بنایا ہے۔

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ

﴿فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَO﴾ (المومنون: ١٢-١٤)

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے انسان میں نے تمہارے وجود کی مٹی کو اپنے ہاتھوں سے گوندھ گوندھ کر بنایا ہے۔ جب تمہارے وجود کا گھڑا تیار ہو گیا۔ تم دنیا پر آ گئے۔ اب دنیا کے بازار میں تم آئے ہو اور اللہ پاک فرماتے ہیں، میں تمہیں خود ہی چیک کر لیتا ہوں۔

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَO﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں، میں نے تمہیں کہیں مال کی کمی کر کے چیک کیا، کہیں جان کی کمی دے کر چیک کیا۔ کہیں میں نے تمہارے جوان بچوں کو چھین کر تمہیں کائنات میں آزمایا ہے۔ کہیں میں تمہیں کائنات میں بھوک دے کر آزماتا ہوں۔ میں تمہیں آزماتا ہوں، اگر تم میری آزمائش میں کامیاب ہو جاتے ہو۔ جب تم پاس ہو گئے۔

تم مال کی قربانی بھی دیتے ہو۔ جب کوئی مصیبت آئے تو پھر بھی پڑھتے ہو۔

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَO﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ساری قربانیاں دے دی ہیں۔ مال، جان، پھلوں کی تمام قربانیاں دیں اور میں تم سے لے کر تمہیں چیک کرتا رہا۔ تم نے ہر چیز کی قربانی دینے کے بعد ﴿اِنَّا لِلّٰهِ﴾ پڑھا اور میں آسمان سے کہتا ہوں۔ ہر چیز میرے لیے قربان کرنے والے میرا اعلان بھی سن لو:

﴿اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ عورت نے گھڑا چیک کر کے اٹھا لیا اور میں نے تمہیں چیک کر کے اپنی رحمت میں چھپا لیا۔

قربانی دینے کے بعد کیا مقام ملتا ہے؟

ٹوپی عاجز سیون ویلے تے ہوندی اے لیراں لیراں
اوئے سر اوپر آ کر مقام بناوے پیر فقیر امیراں

عاجز سرمہ رگڑے سہہ سہہ ہووے درد رجانا
جس گھر کسے چاتی نہ پائی تے اس گھر کرے ٹھکانا
اوئے عاجز مہندی دکھ پئی سہندی تے تلیاں تے چڑھ بہندی
اوئے تن من چیر چرا کر کنگھی تے جا زلفاں وچ ویندی

اللہ پاک فرماتے ہیں، دیکھ لو دنیا میں چیزیں قربانیاں دیں۔ کپڑا قربانی دیتا ہے تو ٹوپی بن کر سر پر آ جاتا ہے۔ سرمہ چٹو میں قربانی دیتا ہے تو اس قیمتی آنکھ میں آ جاتا ہے۔ کنگھی تن من چرا دیتی ہے۔ پھر زلفوں میں آ جاتی ہے۔ مہندی کو پیس دیا جاتا ہے تو وہ ہتھیلیوں پر بیٹھ جاتی ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اگر تم میرے لیے قربانی دو گے تو پھر میں تمہیں کیا دوں گا؟

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۝﴾ (الصف:١٠)

سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ پاک تمہیں جہنم کی آگ سے آزاد کر دیں گے۔

اس تجارت کی شقیں کیا ہیں، آؤ قرآن سن لو!

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اس تجارت کی پہلی شق یہ ہے۔

﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ۔

﴿وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

اللہ پاک کے راستے میں جہاد کرو۔

﴿بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ﴾

اپنے مال اور اپنی جانوں کے ساتھ۔

﴿ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝﴾

یا اللہ! جب ہم جان بھی دے دیں گے۔ تیرے راستے میں مال بھی دے دیں گے۔

تیرے راستے میں اولاد بھی دے دیں گے۔ یا اللہ! پھر اس عوض میں ہمیں کیا دیں گے؟

فرمایا: لوگو سن لو!

اللہ پاک کا پہلا انعام کیا ہے؟ فرمایا: جہنم سے تمہیں آزادی دے دوں گا۔

دوسرا انعام کیا ہے۔ ﴿يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ پھر میں تمہارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، اگر تم مال کی قربانی دو گے تو تمہارا اخلاص ہوگا۔ نیت خالص ہوگی۔ دکھلاوا مقصود نہیں ہوگا۔ میری ذات سے شرک نہیں کرو گے۔ نماز نہیں چھوڑو گے۔ پھر قربانی کے عوض میں یہاں میں ایک حدیث بھی فٹ کر دوں۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوچھتے ہیں۔ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! بتائیں قربانی کیا ہے؟ فرمایا: ﴿سُنَّةُ أَبِيكَ إِبْرَاهِيمَ﴾ یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! اس قربانی کے عوض میں کیا ملتا ہے؟ فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ پاک ایک ایک بال کے عوض میں ایک ایک نیکی عطا فرما دیتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو اون ہی زیادہ بڑی ہوتی ہے۔ اس کے بالوں کا شمار ہی کوئی نہیں، فرمایا: اللہ پاک کی رحمتوں کا بھی کوئی شمار نہیں، اس کی رحمتوں کا سمندر بھی بے کنارہ ہے۔

ذرا غور کرو۔

اللہ پاک گناہ معاف فرما دیں گے اور دوسری بات کیا ہے؟

﴿وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں، لوگو! قربانیاں تم دو۔ میں تمہیں جنت دے دوں گا۔

جنت کا معنی کیا ہے؟ جنت اسے کہا جاتا ہے۔ جسے باغات نے ڈھانپا ہو۔ اس کو عربی میں جنت کہا جاتا ہے۔ اس میں سے ہی جنون ہے۔ اس میں سے ہی جنین ہے۔ اس میں سے ہی جن ہے۔ جن کا معنی جب رات چھا جائے۔ اس کو عربی میں جن کہا جاتا ہے۔ جنون

اسے کہا جاتا ہے، جس کی عقل پر پردے پڑ جائیں۔ جنین کسے کہتے ہیں؟ بچے کو عربی میں جنین کہا جاتا ہے کہ پیٹ میں پردے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ پردوں میں بچہ چھپا ہوتا ہے۔ اس لیے اسے جنین کہا جاتا ہے اور جنت کو جنت اس لیے کہا جاتا ہے۔ اس جنت کو جنت کے باغات نے چھپایا ہے۔

کہیں دودھ کی نہریں ہیں، کہیں شراب کی نہریں ہیں۔ کہیں پانی کی نہریں ہیں، کہیں ستر ستر حوریں ہیں۔ قیامت کے دن اللہ پاک قربانی دینے والوں کو جنت عطا کریں گے۔

دوسرا مقام بھی سن لو!

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں، میں نے مومنین سے سودا کر لیا ہے۔

﴿أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ﴾

''ان کی جانوں اور مالوں کے عوض میں۔''

یا اللہ! کیا سودا کر لیا ہے؟ فرمایا:

﴿بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾

مال یہ دیں گے اور جنت میں دے دوں گا۔ جان کی قربانی تم دو گے۔ جنت اللہ پاک دے دیں گے۔ مال تم دو گے۔ جنت اللہ پاک سے مل جائے گی۔

دیکھ لو! اگر سرمہ کو پیس دیا جاتا ہے۔ اس کو مقام آنکھ مل جاتا ہے۔ ٹوپی کو سلائی کیا جاتا ہے۔ اسے مقام سر مل جاتا ہے کنگھی کو چیر دیا جاتا ہے۔ اس کو مقام زلفیں مل جاتی ہیں۔

اے انسان! اگر تم مال کی قربانی دو گے۔ تمہیں مقام اللہ پاک کی جنت مل جائے گی۔ اللہ پاک کی جنت کے انعامات مل جائیں گے۔ کہیں حوریں مل جائیں گی۔

پھر قیامت کا دن ہوگا۔ تم جنت کے دروازوں پر جاؤ گے۔ مال کی قربانی دینے والو! جان کی قربانی دینے والو! وطن اور گھر بار کی قربانی دینے والو! اللہ پاک کے حبیب جناب

محمد ﷺ فرماتے ہیں، جب قربانیاں دینے والے جنت کے دروازوں پر جائیں گے۔ آگے فرشتے کھڑے ہیں، وہ کہتے ہیں:

﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۝﴾

فرشتے سلام کہہ رہے ہیں۔

شرائط قربانی:

آج قربانی خریدتے وقت جانور پیارا لیا کرو۔ قربانی اللہ پاک کی رضا کے لیے دیا کرو۔

فرمایا:

﴿وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾

جب تم خالص اللہ پاک کی رضا کے لیے ہر عمل کرو گے۔

میں کہتا ہوں۔

قربانی دو تو اللہ پاک کی رضا کے لیے......

نماز پڑھو تو اللہ پاک کی رضا کے لیے......

حج کرو تو اللہ پاک کی رضا کے لیے......

عمرہ کرو تو اللہ پاک کی رضا کے لیے......

قاری قرآن پڑھے تو اللہ پاک کی رضا کے لیے......

مجاہد جہاد کرے تو اللہ پاک کی رضا کے لیے......

سخی سخاوت کرے تو اللہ پاک کی رضا کے لیے......

آسمان سے آواز آتی ہے۔

تمہارا ہر عمل میرے لیے......

اب میری جنت تمہارے لیے......

ان شاء اللہ ہمیں جنت ملے گی۔

قربانی تم دو، جنت اللہ پاک دیں گے۔ مقام قیامت کو ملے گا۔ پھر جب جنت میں جاؤ گے۔

جنت میں انعامات:

قد جناب آدم علیہ السلام جتنا ہوگا۔ نوے فٹ ہوگا۔

حسن جناب یوسف علیہ السلام کا ہوگا۔

جوانی جناب عیسیٰ علیہ السلام کی ہوگی۔ تینتیس سالہ جوانی ہوگی۔

آواز جناب داؤد علیہ السلام کی ہوگی۔

زبان آمنہ کے لعل علیہ السلام کی ہوگی۔

پھر کیا ملے گا؟ سن لو! آج قربانیوں کے عوض میں اللہ پاک جنت کا سودا کر رہے ہیں۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو سن لو!

ایک عورت جہانوں کے پیر علیہ السلام کے پاس آتی ہے۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چندہ کا اعلان کیا ہے۔ اس عورت نے دودھ پیتے بچے کو اٹھایا ہے اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آجاتی ہے۔ کہتی ہے، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بچے کو قبول فرمالیں۔ فرمایا: بی بی! اس بچے کو کیا کریں گے؟ فرماتی ہیں، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتہ ہے۔ یہ بچہ جنگ کے قابل نہیں، اس بچے میں جرأت اور طاقت نہیں مگر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لیے اس بچے کو لے کر آئی ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کفار کے تیر آئیں تو میرے بچے کو اٹھا کر آگے کر دیجئے گا۔

دیکھو یہاں اولاد کی قربانیاں دی جا رہی ہیں۔

دیکھ لو!

جنگ میں ایک طرف باپ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسری طرف بیٹا عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ ہے۔ بیٹا کہتا ہے، ابا جی! آپ رضی اللہ عنہ میری تلوار کے نیچے کئی بار آئے تھے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو باپ سمجھ کر معاف کر دیا تھا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اے میرے بیٹے! تم تو مجھے باپ سمجھ کر معاف کرتے رہے ہو۔ اگر تم میری تلوار کے نیچے آجاتے تو میں نے تمہیں نبی

پاک ﷺ کا دشمن سمجھ کر تمہارا سر تن سے جدا کر دینا تھا۔

اس کو قربانی کہا جاتا ہے۔

آج میں اور تم اللہ پاک کے راستے میں بکرا، بچھڑا ذبح کرتے وقت اکساتے ہیں۔ قربانی دینے کی باری آئی تو ہم کہتے ہیں۔ حالات بہت ہی خراب ہیں یا قربانی دینے کی باری آئی تو برا سا کمزور جانور لا کر ذبح کر دیا۔ بس گوشت کھانے کا طریقہ سیکھ لیا ہے۔ تاکہ لوگ مجھے یہ نہ کہیں کہ یہ اتنا مالدار ہے مگر اس نے قربانی نہیں کی۔

میرے بھائی! یہاں تقویٰ ہوگا۔

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى﴾

مجھے تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں چاہیے۔ تمہاری قربانیوں کا خون نہیں چاہیے۔ مجھے تو تمہارے دلوں کا تقویٰ چاہیے۔

گرین ٹاؤن کے باسیو! جب دل میں تقویٰ آئے گا۔ اللہ پاک چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی قبول فرمالیں گے۔ اگر تقویٰ نکل گیا، احد پہاڑ جتنے بھی اعمال کرو گے تو اللہ پاک کبھی قبول ہی نہیں فرمائیں گے۔

اس عورت نے اپنا بچہ پیش کیا ہے۔

جنگ تبوک تیاری کیتی پاک رسول ﷺ الٰہی
اکو مائی دا اکو بیٹا تے پاس رسول ﷺ لیائی

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

نہ کر بی بی ایڈی دلیری

بی بی کہتی ہے۔ میرے پاس تو یہی ہے۔

رکھو خدمت اندر اس نوں بی بی نے عرض سنایا
ایہو جے مال خزانہ میرا میں چولی تیری پایا

اللہ پاک فرماتے ہیں، مال مجھے دے دو۔ جنت میں دے دوں گا۔

آج تو ہم مساجد میں پیسے دینے سے ویسے ہی شرماتے ہیں۔

لیکن اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ﴿بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾

وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے
اوتھے رحمتاں دے چلدے فوارے ہون گے
وَدو وَد نعمتاں . تے لہراں بہراں ہونیاں
پانی، شراب، شہد دیاں نہراں ہونیاں
موجاں لیندے اوتھے رب دے پیارے ہون گے
وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے
جنتی کھاندے اوتھے ون تے سونے پھل ہون گے
سونے چاندی دیاں اٹاں دے محل ہون گے
کستوری نال لگے وچ گارے ہون گے
وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے
بھجی ہوئی مچھی دی مہمانی ہووے گی
سدا رہن والی اوتھے جوانی ہووے گی
ذائقے مچھی دے لذیذ تے کرارے ہون گے
وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے
داڑھی مُچھ کولوں شکل بے نیاز ہووے گی
حسن نبی یوسف علیہ السلام دا داؤد علیہ السلام والی آواز ہووے گی
تیتی سالہ دے جوان اوتھے سارے ہون گے
وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے

بات سننے والی ہے۔ لاکھوں من سونا ہو۔ اس بات کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

کڈا سوہنا سماں اُو پُر بہار ہووے گا
جدوں سوہنے اللہ دا دیدار ہووے گا
موجاں لیندے اوتھے رب دے پیارے ہون گے
وچ جنتاں دے عجب نظارے ہون گے

مال دو گے۔ جنت مل جائے گی۔ جان دو گے۔ جنت مل جائے گی۔ آج تم قربانی نہیں دیتے۔

سخاوت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ:

آؤ میں تمہاری ملاقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کروا دوں۔ ایک ہزار اونٹ آتا ہے۔ مدینہ کی سرزمین میں ایک ہزار اونٹوں کی قطاریں لگی آرہی ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور ہے۔

مدینہ کے تاجر آ جاتے ہیں۔ اے عثمان رضی اللہ عنہ یہ اونٹ ہمیں دے دو۔ عثمان رضی اللہ عنہ تمہیں ہم گیارہ گنا منافع دے دیں گے۔ اونٹ ہمیں دے دو۔ فرمایا: نہیں نہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ بارہ گنا منافع لے لیں۔ اونٹ ہمیں دے دیں۔ فرمایا: نہیں نہیں، فرمایا: اے مدینہ کے تاجرو میرا ایک ایسے تاجر سے سودا ہو گیا ہے۔ وہ کہتا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ اونٹ مجھے دے دو۔ میں ستر گنا منافع دے دوں گا۔ مدینہ کے لوگوں میں کھڑے ہو کر ایک ہزار اونٹ تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رات کو خواب آتا ہے۔ جہانوں کے پیر علیہ السلام ملتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کا جبہ پہنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہیں۔ سرخ رنگ کے گھوڑے پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے تسمے نور کے ہیں۔ میں نے کہا، آقا علیہ السلام آج کس طرف تیار ہو کر آ رہے ہیں، فرمایا: اے میرے عبداللہ رضی اللہ عنہ! ایک ہزار اونٹ کی قربانی اللہ پاک کے راستے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دی ہے۔ آج سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی جنت کی حور سے ہو رہی ہے۔ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں۔

آؤ نہ میرے بھائی! اگر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اللہ پاک کے راستے میں دیتے ہیں تو نیت خالص ہے۔

آج تم نے بکرا دینا ہے۔ بچھڑا دینا ہے۔ اونٹ دینا ہے۔ گائے دینی ہے، جو بھی جانور دینا ہے، لیکن نیت خالص رکھ کر دینا۔ تمہارے دل میں تقویٰ ہونا چاہیے۔ دوسری بات تمہاری روزی حلال کی ہونی چاہیے۔ حرام کی روزی سے اللہ پاک کے ہاں کوئی بھی عبادت قبول نہیں۔ اگر حرام کا لقمہ تمہارے اندر چلا جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، چالیس دن کی عبادت ویسے ہی صاف ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک چالیس دن کی عبادت قبول نہیں کرتے۔

قربانی کی شرائط:

۱۔ قربانی کی پہلی شرط اخلاص ہے، تقویٰ ہے۔

۲۔ دوسری شرط رزق حلال ہو۔

۳۔ تیسری شرط قربانی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔

جس طرح کا جانور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس طرح کا جانور خریدیں۔

سنت قربانی:

یہ دیکھ لو!

ایک باپ اور بیٹے کی نیت کتنی خالص ہے؟

جناب ابراہیم علیہ السلام کی عمر نوے سال ہے۔ فرماتے ہیں:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝﴾

اللہ نیک بیٹا عطا فرما دیں۔

جناب اسماعیل علیہ السلام نوے سال کی عمر میں مل گئے۔ باپ کیا کہتا ہے؟

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۝﴾

جناب ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں، بیٹا میں خواب میں تمہیں اللہ پاک کے راستے میں ذبح کر رہا ہوں۔

نبی علیہ السلام کا خواب بھی اللہ پاک کی وحی ہوا کرتا ہے۔

قربانی کی فضیلت دیکھ لو کتنی ہے؟

میرے اسلاف نے قربانیاں دیں تو اسلام ہم تک پہنچا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قربانیاں دیں تو دین ہم تک پہنچا ہے۔

اب ہم قربانی پیش کریں گے، اللہ پاک ہم سے مال کی قربانی تو مانگ رہے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ دنیا سے فوت ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشانی بہت زیادہ ہے۔ منافقین نے گلی کوچوں پر کھڑے ہو کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو طعنے دیے۔ اللہ پاک نے فرمایا: یہ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل ختم ہو گئی ہے۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اب دو کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کر دیں اور قیامت کی دیواروں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو روشن میں کر دوں گا۔

وہ کون سے دو کام ہیں؟

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ٥﴾ نماز بھی پڑھیں اور قربانی بھی کریں۔

جو انسان نماز پڑھتا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ جتنا میرے آگے جھکو گے، میں دنیا کی نظروں میں تمہیں اتنا ہی بلند کر دوں گا۔ دوسری بات کیا ہے؟ ﴿وَانْحَرْ﴾ قربانی بھی کریں۔ فرمایا: محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پھر قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں رہے گا۔ قیامت تک ہی نہیں بلکہ قبر کی لحد ... بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے ہوں گے۔ مٹی کے نیچے بھی پوچھنے والا پوچھے گا۔

((مَنْ رَّبُّكَ)) تمہارا رب کون ہے؟

((مَنْ نَّبِيُّكَ)) تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے؟

پھر بچہ دنیا پر آتا ہے۔

دائیں کان میں اذان ہوتی ہے۔ بائیں میں تکبیر ہوتی ہے۔

قبر کی لحد میں بھی آپ ﷺ کا ذکر ہے۔ ماں کی گود میں بھی آپ ﷺ کا ذکر ہے۔

محبوب ﷺ قربانی آپ ﷺ کریں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، نبی پاک ﷺ پھر مدینہ میں دس سال رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے گھروں میں چالیس چالیس دن چولہوں میں آگ نہیں جلتی تھی لیکن جب قربانی کا وقت آتا تھا۔ نبی پاک ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ قربانیاں ذبح کرتے تھے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جس کو اللہ پاک نے توفیق دی ہے مگر وہ قربانی نہیں کرتا، مالی حیثیت ٹھیک ہے مگر قربانی نہیں کرتا۔ اسے پھر چاہے وہ ہمارے عید گاہ میں نماز بھی نہ پڑھنے آئے۔

میرے بھائی! میرے مصطفیٰ ﷺ نے اتنی سختی فرمائی ہے۔

آج ہم شادی بیاہ پر پٹاخے پچاس پچاس ہزار کے چلا دیتے ہیں، مگر قربانی دینے کی باری آتی ہے تو سادہ سا جانور لا کر اسے ذبح کر دیا۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جہانوں کے پیر علیہ السلام نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا۔ فرمایا: علی رضی اللہ عنہ! جب قربانی کا جانور خریدو۔ اس کی آنکھ اور کان اچھی طرح چیک کرو۔ وہ بہرا بھی نہ ہو اور آنکھوں سے کانا بھی نہ ہو۔ کان گلائی میں کٹا بھی نہ ہو۔ سیدھا بھی نہ کٹا ہو، پیچھے سے بھی نہ کٹا ہو۔ یہ تمام چیزیں دیکھ کر قربانی کا جانور خریدا کرو۔

میرے بھائیو! اللہ پاک بے عیب جانور پسند کرتے ہیں۔

اللہ پاک پھر تمہارا چہرہ بھی بے عیب پسند کرتے ہیں۔

یہ نہ ہو چہرے پر استرا پھرا ہو۔ پھر قربانی کا جانور پکڑے انسان اچھا لگتا ہے؟ اللہ پاک بے عیب زندگی پسند کرتے ہیں۔ جس طرح کہ اللہ پاک بے عیب جانور پسند کرتے ہیں۔

جناب ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ بیٹا مجھے خواب آیا ہے۔ میں تمہیں اللہ پاک کے راستے میں ذبح کر رہا ہوں۔ بیٹا آگے سے کیا کہتا ہے؟ ﴿يَآ أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ﴾ ابا جی

جس طرح اللہ پاک نے فرمایا ہے۔ اسی طرح کر گزریں۔
اولاد دے تو اللہ پاک اس طرح کی دے آمین۔
فرماتے ہیں:
﴿يَآأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾
ابا جی کر گزریں میں صابرین میں سے ہوں۔
جناب ابراہیم علیہ السلام نے ایک رسی پکڑی ہے۔ ایک چھری پکڑی ہے۔ مکہ سے چل پڑتے ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو بھی نہیں بتایا۔ فرمایا: اے ہاجرہ رضی اللہ عنہا بیٹے کو سرمہ ڈال دو۔ کنگھی کر دو۔ اکلوتے بیٹے کو انگلی سے لگا کر جناب ابراہیم علیہ السلام چل پڑتے ہیں۔
آزمائشیں تو پہلے بھی بہت زیادہ آئی ہیں۔ کہیں آگ میں پھینکے گئے۔ بہت بڑی آزمائش ہے۔ اپنے بیوی بچے کو جنگل بیابان میں چھوڑ آئے۔ بہت بڑی آزمائش ہے۔ لیکن یہ جو آزمائش ہے، یہ سب سے بڑا امتحان ہے کہ بڑھاپے میں تمہیں ایک لاٹھی دی ہے۔ اس لاٹھی کو بھی میرے راستے میں دے دیں۔
جناب ابراہیم علیہ السلام بیٹے کو لے کر چل پڑتے ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بتایا۔ پیچھے سے شیطان آ جاتا ہے۔ کہتا ہے، اے ہاجرہ رضی اللہ عنہا پتہ ہے، ابراہیم علیہ السلام کہاں گئے ہیں؟ فرمایا: کہاں گئے ہیں؟ کہتا ہے وہ تمہارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے گئے ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کوئی عقل والی بات کرو، کبھی باپ نے بھی بیٹوں کو ذبح کیا ہے؟ شیطان کہتا ہے، انہیں اللہ پاک نے یہ حکم فرمایا ہے۔
سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے آگے سے جو جواب دیا ہے۔ کمال کر دی ہے، فرماتی ہیں:
اک بیٹے دی جگہ جے کر ہوون لکھ ہزاراں
میں او وی حکم الٰہی کارن تے اک اک کر کے واراں
میرا تو یہ ایک بیٹا ہے۔ ہزاروں بھی ہوں تو میں اللہ پاک کے راستے میں قربان کر دوں۔
شیطان جناب اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ کہتا ہے، اپنے باپ سے بازو چھڑوا

کر بھاگ جاؤ۔ جناب اسماعیل علیہ السلام کے جواب سے بھی یہ مایوس ہو جاتا ہے۔

جہاں جمرہ اولیٰ ہے، شیطان وہاں جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے آتا ہے، کہتا ہے۔ اے ابراہیم علیہ السلام کیا ہو گیا ہے؟ اللہ پاک نے تمہیں بڑھاپے میں بیٹا دیا ہے۔ تم اسے بھی ذبح کرنے لگے ہو۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریاں ماریں۔ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھ کر سات کنکریاں ماریں۔ یہ شیطان بھاگ جاتا ہے۔ جمرہ وسطیٰ پر آتا ہے۔ پھر سات کنکریاں ماریں، پھر شیطان جمرہ اُخریٰ پر آتا ہے۔ پھر سات کنکریاں ماریں۔

آسمان سے آواز آتی ہے، میرے خلیل علیہ السلام اکیس کنکریاں آپ علیہ السلام نے ماری ہیں، میں نے قیامت تک آپ علیہ السلام کی ان اکیس کنکریوں کو حج کا حصہ بنا دیا ہے۔

تفسیر مظہری میں مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، اس طرح باپ اور بیٹا کھڑے ہیں۔ ان آیات کی تفسیر میں لکھتے لکھتے فرماتے ہیں، بیٹا کہتا ہے: ابا جی! آپ علیہ السلام کی عمر زیادہ ہے، یہ نہ ہو آپ سے چھری نہ چل سکے۔ اس لیے پہلے چھری کو تیز کر لیں۔ بیٹا پاس کھڑا ہے۔ جناب ابراہیم علیہ السلام پتھر پر چھری کو تیز کر رہے ہیں۔

جدوں چھری نوں تیز کیتا پتھر دی سان تے
تھر تھر کمب دے سی فرشتے آسمان تے
کنویں چھری پھیرو باپ پت دی جان تے
ترس آوے گا بھلا کہ ناہیں

یا اللہ! یہ کیا کروانے لگے ہیں؟ جناب ابراہیم علیہ السلام کو علم غیب نہیں، اگر علم غیب تھا، پھر یہ امتحان کیسا؟ بات کی سمجھ آ رہی ہے؟ نہ جناب اسماعیل علیہ السلام کو پتہ ہے۔ نہ جناب ابراہیم علیہ السلام کو پتہ ہے۔

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو منہ کے بل لٹا لیا ہے۔ دنیا کا نظام تھم جاتا ہے۔ جناب اسماعیل علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

پہلی وصیت اسماعیل علیہ السلام فرمائی
چھری نوں تیز کر لو خلیل الہٰی
تسی کمزور متاں وڈے نہ کائی
ہووے تکلیف میرے تائیں
دوجی وصیت بنو لتاں باہاں بھی میریاں
ذبح دے ویلے تڑپاں چار چوفیریاں
خون نہ پئے جائے اتے چادراں تیریاں
ہوواں بے ادباں وچوں ناہیں
تیجی وصیت تہاڈی عمر وڈیڑھی اے
تہاڈے ہتھیں ہن موت آونی میری اے
صبر کجمایو رکھیو وڈی دلیری اے
صبر بغیر چارا ناہیں
چوتھی وصیت حضرت کرم کماویو
لہو بنا کرتا میری ماں نوں پچاولو
صبر کماوے اے نصیحت فرماویو
صبر بغیر چارا ناہیں

ابا جی میرا یہ کرتا لہو سے بھرا ہوا میری ماں کو دے دیجئے گا۔ ساتھ فرمایئے گا، صبر کرو۔

عورتوں کے دل چھوٹے ہوتے ہیں۔

پنجویں وصیت حضرت بُھل نہ جاوناں
میرا سلام میری ماں نوں پہنچاونا
آن کے چھیتی ٹر چلیا پراونا
خدمت دا موقع ملیا ناہیں

چھٹی وصیت میرے ہانی میرے نال سن کھیلدے
پھر دے ساں کٹھے جویں پھل نے رَویل دے
آن گے گھر ساڈے پیلدے پیلدے
تکلیف ہووے گی اماں تائیں
ستویں وصیت پچھن بچہ کتھے گوایا ای
آکھیو میں او دے کول چھڈ آیا ای
جو تیتھوں تے میتھوں چنگا رکھے گا سایہ ای
ضائع کرے گا ہر گز ناہیں

جناب اسماعیل علیہ السلام کو منہ کے بل لٹایا ہے۔ جناب اسماعیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ابا جی! اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں۔ کہیں باپ کی محبت جوش میں نہ آجائے۔ کہیں اللہ پاک کی محبت میں رکاوٹ نہ پیدا ہو جائے۔

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی، چھری چلانا شروع کر دی ہے۔ چھری کی فطرت کاٹنا ہے۔ آگ کی فطرت جلانا ہے۔ پانی کی فطرت ڈبونا ہے۔ جب فطرت کے مقابلے میں اللہ پاک کی قدرت آجاتی ہے۔ پھر فطرت ناکام ہو جاتی ہے۔

فرمایا: اے چھری تمہاری فطرت تو کاٹنا ہے۔ مگر آج کاٹنا نہیں، جناب ابراہیم علیہ السلام زور سے چھری چلا رہے ہیں۔ چھری نہیں چلتی، فرماتے ہیں، اے چھری کیوں نہیں چلتی ہو؟ چھری کہتی ہے، خلیل میں آپ علیہ السلام کی مانوں کہ رب جلیل کی مانوں؟ میرا کام کاٹنا ہے لیکن مجھے رب ذوالجلال نے منع فرما دیا ہے جو جلیل چاہے وہ ہوتا ہے۔ جو خلیل چاہے وہ نہیں ہوتا۔ یا اللہ! منع کیوں کیا ہے؟ فرمایا: اے چھری تم نے اس لیے نہیں کاٹا کیونکہ میں نے ان کی پشت سے آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمانا ہے۔ چھری نے نہیں کاٹا۔

چالیس سالوں سے ایک دنبہ جنت میں چر رہا تھا۔ فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام جلدی لے جاؤ۔ جا کر جناب اسماعیل علیہ السلام کو اٹھا کر یہ دنبہ نیچے کر دینا اور پتہ بھی نہ چلے۔ جناب

جبرائیل علیہ السلام نے آ کر نیچے دنبہ لٹا دیا۔

اب مجھے بتاؤ۔ چالیس سالوں کا دنبہ دوندا تھا کہ کھیرا تھا؟

دوندا تھا جو چالیس سالوں سے جنت میں چر رہا تھا۔ یہ کون سا دنبہ ہے؟ جو جناب آدم علیہ السلام کے بیٹے کا قبول ہوا تھا۔ یہ وہی دنبہ ہے۔

جناب جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔ جناب اسماعیل علیہ السلام کو نیچے سے نکال دیا اور اس دنبے کو لٹا دیا۔ چھری چل جاتی ہے، خلیل علیہ السلام مسکرا پڑتے ہیں۔ یا اللہ! تیرا شکر ہے۔

جب آنکھوں سے پٹی اتاری تو دنبہ ذبح ہوا پڑا ہے۔ آسمان سے آواز آتی ہے۔ ﴿فَلَمَّا اَسْلَمَا﴾ وہ جو کئی سال پہلے فرمایا تھا۔

﴿اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝﴾

اس وقت فرمایا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام فرماں بردار ہو جائیں، فرمایا: یا اللہ میں فرماں بردار ہو گیا ہوں۔ فرمایا، یا اللہ! میں نے آگ میں چھلانگ لگا دی ہے۔ فرمایا: ابھی بھی نہیں، یا اللہ! میں بیوی اور بچے کو جنگل میں چھوڑ آیا۔ ابھی بھی فرماں بردار نہیں ہوں؟ فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نہیں، عرش کے بادشاہ اپنا علاقہ ہی چھوڑ دیا ہے۔ ابھی فرماں بردار نہیں ہوں؟ فرمایا: نہیں نہیں اور جب بچے کی گردن پر چھری رکھی۔ اوپر سے آواز آتی ہے۔ ﴿فَلَمَّا اَسْلَمَا﴾ دیکھو کہاں جا کر کڑیاں ملی ہیں۔

ساری زندگی امتحانات میں گزری ہے لیکن اللہ پاک نے جواب نہیں دیا۔ جب بیٹے کی گردن پر چھری چلائی ہے۔ پھر اللہ پاک نے آسمان سے فرما ہی دیا۔

﴿فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۝ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ۝﴾ (الصافات:۱۰۳۔۱۰۷)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



شانِ اولیاء رحمہم اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ○﴾ (یونس: ٦٢، ٦٣)

''سن لو! بے شک اللہ کے دوست، ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔''

﴿اَلَآ﴾ خبردار، ﴿اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ﴾ بے شک جو اللہ پاک کے ولی ہیں، اللہ پاک کے یار ہیں، اللہ پاک کے دوست ہیں۔ جو رحمان والے ہیں۔ اولیاء الرحمٰن ہیں۔ ﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ﴾ ان کو خوف بھی کوئی نہیں اور ان کو غم بھی کوئی نہیں۔ ﴿وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ ان کو خوف بھی نہیں، ڈر بھی نہیں اور غم بھی نہیں، وہ ہر کسی حال میں پریشان نہیں ہوتے۔ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ مومن اللہ کے ولی ہیں، اللہ کے یار ہیں۔ ﴿وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾ اور متقی اللہ پاک کے ولی ہیں، ڈرنے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔

حمد و ثناء:

سامعین محترم! ہمہ قسم کی حمد و ثناء، تمام قسم کی تعریفات، تمجیدات، تسبیحات، تہلیلات، اکائی، تنہائی، یکتائی، کبریائی، اللہ مالک العلام کے لیے ہے۔

جو پوری کائنات کا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے۔ داتا ہے۔ گنج بخش ہے، رنج بخش ہے، لجپال ہے، غریب نواز ہے، غوث اعظم ہے، کائنات کے ذرہ ذرہ کا دستگیر ہے۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہے۔ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ہے۔

جس کی ذات، صفات، کمالات میں کوئی شریک نہیں۔ وہ ازل سے اکیلا ہے۔ ابد تک اکیلا رہے گا۔ قیامت کے دن اس اکیلے کی حکمرانی ہوگی۔

درود وسلام:

درود وسلام امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، خاتم الانبیاء، شمس الضحاء، والی بطحا، منبع رشد و ھدی، امام الحرمین، سید الثقلین، امام المرسلین، رحمۃ للعالمین، پوری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے ہوں۔

صاحبو اور ساتھیو! آج کے اس مقدس خطبہ جمعہ میں جس مقدس مقام کو بمعہ ترجمہ تمہارے گوش گزار کیا ہے۔ یہ سورت یونس ہے۔ جس میں سے دو آیات میں نے بمعہ ترجمہ آپ احباب کو سنائی ہیں۔

اللہ والو! آج میں انشاء اللہ الرحمٰن! اللہ پاک کے قرآن میں سے اور صاحب قرآن کی میٹھی اور مطہر زبان سے اللہ پاک کے اولیاء کی پہچان کروانا چاہتا ہوں۔

بالعموم ہم پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ اہل حدیث اولیاء کا شان اور مقام نہیں مانتے، اولیاء کے گستاخ ہیں۔ آج میں نے انشاء اللہ قرآن میں سے بتانا ہے کہ ولی کہتے کس کو ہیں اور اولیاء الرحمٰن کون ہیں؟

ولایت کا حصول:

ولی کا معنی اللہ کا دوست ہے اور ولی کی جمع اولیاء ہے اور ولی کا دوسرا معنی ہے، جسے اللہ پاک کا قرب مل جائے۔ اس کو اللہ پاک کا ولی کہا جاتا ہے۔ اب قرب کے بھی ہی طریقے ہیں۔ کوئی ہمارا بھائی اٹھتا ہے، وہ کہتا ہے، فلاں قبر پر چادر چڑھاؤ، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ کوئی کہتا ہے، پانی میں کھڑے ہو کر چالیس دن چلّہ کاٹو، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ کوئی کہتا ہے، فلاں قبر پر دودھ کی سبیلیں لگاؤ، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ کوئی کہتا ہے، فلاں قبر پر عرس اور میلے کرواؤ، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ کوئی کہتا ہے، فلاں قبر کا طواف کرو۔ اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ کوئی کہتا ہے، فلاں قبر پر ڈبے میں پیسے ڈالو، اللہ

پاک کا قرب مل جائے گا۔ فلاں پیر کی بیعت کرو، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ چنے اور مخانے دو، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ چاول کی دیگیں دو، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔ فلاں قبر پر چالیس دن بھنگ اور چرس پیو، اللہ پاک کا قرب مل جائے گا۔

یہ ہمارے قرب کے مختلف ذرائع ہیں، لیکن جو قرب کا ذریعہ رحمان نے بتایا ہے۔ کائنات اور آخرت میں جو اللہ پاک کا قرب ملتا ہے، اس کا ذریعہ کیا ہے؟ اور ولی کی پہلی نشانی کیا ہے؟

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (آل عمران:۳۱)

اے میرے پیارے محبوب پیغمبر جناب محمد ﷺ اعلان فرما دیں۔ اگر تم چاہتے ہو، تمہیں اللہ پاک کی رضا مل جائے۔ اگر تم چاہتے ہو، تمہیں اللہ پاک کی لقا مل جائے، ملاقات مل جائے۔ اگر تم چاہتے ہو تمہیں اللہ پاک کا قرب مل جائے۔ اگر تم چاہتے ہو، تم اللہ پاک کے محبوب بندے بن جاؤ۔ پھر ایک ہی ذریعہ ہے:

﴿اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

فرمایا: اللہ پاک کا قرب کس طرح ملے گا؟ ﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ﴾ تم میرے نبی ﷺ کی اتباع کرلو، میرے نبی ﷺ کا کہنا مان لو، جہاں تمہیں نبی ﷺ نے کھڑا کیا ہے۔ وہاں کھڑے ہو جاؤ جہاں سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے۔ وہاں سے رک جاؤ۔ جہاں نبی ﷺ نے جھکایا ہے، وہاں جھک جاؤ۔ جہاں میرے نبی ﷺ نے فرما دیا ہے۔ وہ مان لو۔ نبی ﷺ نے جو چیزیں حرام کی ہیں۔ ان سے بچ جاؤ اور جو حلال کی ہیں، ان کو کھا لو۔

قرب کا سب سے پہلا ذریعہ کون سا ہے؟ جو نبی پاک ﷺ کی سنت پر کاربند ہو، شریعت کا پابند ہو، اسے اللہ پاک کا ولی کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ کا ولی ہے۔ باقی کائنات کی

ساری باتیں ہی درمیان میں آ جاتی ہیں۔

ولی نبی ﷺ کے قدم سے الگ قدم نہیں اٹھاتا۔ ولی نبی پاک ﷺ کی شریعت سے باہر قدم نہیں رکھتا۔ جو نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے، ولی وہ کر کے دکھاتا ہے۔ جس طرح نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے۔ اسی طرح لوگوں سے کہتا ہے۔ اللہ پاک کے ولی کی یہ پہلی نشانی ہے۔ ﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ﴾ اگر اللہ پاک ہمیں محبوب بنالیں گے، فرمایا: ﴿وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ﴾ اللہ پاک پھر تمہارے گناہوں کو معاف بھی فرمادیں گے۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ٥﴾ فرمایا: لوگو اللہ بڑا ہی غفور رحیم ہے۔

ولی کس کو کہتے ہیں:

﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ٥﴾ (البقرة:۲۵۷)

فرمایا: اولیاء کی پہلی نشانی یہ ہے: ﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ مومن اللہ کے ولی ہیں۔ ﴿واللّٰه ولی المؤمنین﴾ اللہ مومنین کا ولی ہے۔ یعنی اللہ پاک مومنین کے یار ہیں اور مومن اللہ پاک کے یار ہیں۔ مومنین اللہ پاک کے ولی ہیں اور اللہ پاک مومنین کے ولی ہیں۔

سمجھ آ رہی ہے؟ میں ترجمہ کر رہا ہوں:

مومن اللہ پاک کے ولی ہیں، اور اللہ پاک مومنین کے وَلی ہیں۔ جو مشرک ہے وہ اللہ پاک کا ولی نہیں، جو ایمان والے مومن ہیں۔ اللہ پاک نے ان کو اپنا ولی کہا ہے۔ فرمایا: ﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ وہاں کیا فرمایا ہے: ﴿وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾ یہاں فرمایا ہے۔ ﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ اللہ ایمان والوں کا یار ہے اور مومن کون ہیں؟ ایمان والے کون ہیں؟ ﴿یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ﴾ فرمایا: ولی وہ ہیں، جو لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتے ہیں۔

اب یہاں تم نے ایک بات کی طرف غور نہیں کیا۔ ظُلُمَاتِ جمع آئی ہے اور نور واحد آیا

ہے۔ اب اندھیرے بہت زیادہ ہیں اور نور ایک ہی ہے۔ وہ کون سا ہے؟ یہ قرآن اللہ پاک کا نور ہے۔ نبی پاک ﷺ کی حدیث نور ہے یعنی جو نبی پاک ﷺ کی زبان سے بات نکلی ہے۔ وہ بھی نور ہے اور جو قرآن ہے، وہ بھی نور ہے۔

نور ہوتا ہی ایک ہے اور اندھیرے زیادہ ہیں۔ یہ اندھیرے تھوڑے ہیں؟ قبروں کو پوجنے کا اندھیرا ہے۔ کہیں نبی پاک ﷺ کی سنت میں بدعات کا اندھیرا ہے۔ کہیں خرافات کا اندھیرا ہے۔ کہیں شرک کا اندھیرا ہے۔ کہیں کائنات میں قبروں پر چادریں چڑھانے کا اندھیرا ہے۔ کہیں نبی پاک ﷺ کے دامن کو چھوڑ کر اغیار کے دامن پکڑنے کا اندھیرا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی شریعت کو چھوڑ کر اغیار کے اقوال کو ماننے کا اندھیرا ہے۔ اندھیرے بہت زیادہ ہیں لیکن جو اللہ پاک کے ولی ہیں۔ ﴿يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ﴾ یہ اندھیروں سے نکالتے ہیں اور توحید وسنت کی روشنی میں لاتے ہیں۔ ﴿يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ یہ اولیاء الرحمٰن ہیں۔ اندھیروں میں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتے ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ﴾ اور جو اولیاء الشیطان ہیں۔ یہ اولیاء الرحمٰن تھے اور یہ اولیاء الشیطان ہیں۔ ﴿يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ﴾ یہ قرآن وسنت کی طرف سے نکال کر بدعات کے اندھیروں کی طرف لاتے ہیں۔ اے لوگو! شرک، بدعات اور خرافات کے اندھیروں میں لاتے ہیں۔ یہ اولیاء الشیطان ہیں۔ قرآن کہتا ہے: ﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ﴾ یہی لوگ جہنمی ہیں۔ ﴿هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ یہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

ابھی بھی نہیں سمجھ آئی تو میرا دل کرتا ہے۔ میں قرآن کا ایک اور مقام سنا دوں۔ اولیاء الرحمٰن کون ہیں؟

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝﴾

(حم السجدہ: ۳۰)

پیچھے فرمایا، ایمان والے ولی ہیں۔ ایمان لانے والے ولی ہیں۔ یہاں کون ایمان والے ہیں؟ ان کی پہلی نشانی کیا ہے؟ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ وہ کہتے ہیں، ہمارا رب اللہ ہے۔ ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ ہمارا رب اللہ ہے۔ ﴿ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ پھر اس پر پکے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھانسی پر لٹک کر بھی کہتے ہیں: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ وہ خنجروں کی نوک پر بھی کہتے ہیں۔ ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ بموں کے دھماکوں میں جسم کو چھلنی کروا کر بھی کہتے ہیں: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ بالاکوٹ کی سرزمین کو لہولہان ہو کر کے بھی کہتے ہیں: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ جیلوں میں جا کر بھی کہتے ہیں: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ گھروں میں قید ہو کر بھی کہتے ہیں: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ ہتھکڑیاں پہن کر بھی کہتے ہیں: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ پھر کائنات جاتی ہے تو جائے، رب نہ جائے۔ سارا جگ جاتا ہے تو جائے۔ سب جاتے ہیں تو جائیں مگر رب نہ جائے۔ یہ ہیں: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ یہ ولی ہیں۔

وہ ولی نہیں جو قبر کا مجاور ہو۔ وہ اللہ پاک کا ولی نہیں، جو قبر کا طواف کرتا ہے۔ اللہ پاک کا ولی نہیں، جو قبر پر چڑھاوے چڑھاتا ہے۔ اللہ پاک کا ولی نہیں۔ مشرک اللہ پاک کا ولی نہیں، مواحد اللہ پاک کا ولی ہے۔ اولیاء الرحمٰن کون ہیں؟

دیکھ لو، ایک کالا سا اللہ پاک کا ولی ہے۔ تپتے ہوئے کوئلوں پر لیٹا ہوا ہے۔ کیا کہتا ہے؟ ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ اے بلال رضی اللہ عنہ! آہستہ کہہ لیا کرو۔ ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ اے بلال رضی اللہ عنہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آہستہ کہہ لیا کرو۔ فرمایا، جا کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو۔ پھر پہلے اونچی کہنے کی عادت نہیں ڈالنی تھی۔ امیہ مار رہا ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو گرم کوئلوں پر لٹایا ہے۔ اوپر پتھر رکھے ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے جسم میں کوئلے پیوست ہو جاتے ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی چربی پگھلنے سے کوئلے بھسم ہو جاتے ہیں۔ مگر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ پھر بھی کہتے ہیں: ﴿اَللّٰهُ اَحَدٌ﴾

﴿رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

یا اللہ تیرا قرآن بڑا ہی سچا ہے۔ جن کے سینے پر یہ چٹھی اتاری ہے۔ ان کے روضۂ پر کروڑوں رحمتیں برسا۔ آمین یہ دیکھو لو قصور کیا ہے؟

اے زنیرہ رضی اللہ عنہا! اللہ پاک کا دامن چھوڑ دو۔ اے ظالمو! جان تو جا سکتی ہے مگر ایمان نہیں جا سکتا۔ گرم سلائیاں لے کر آ گئے۔ سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں پھیر دی جاتی ہیں۔ یہ اسلام کے دشمن آج سے نہیں بلکہ بڑی دیر سے چلے آ رہے ہیں۔ اسلام کو دبانے اور مٹانے کی کوششیں آج کی نہیں ہو رہیں، لیکن سن لو!

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ (الفتح: ۲۸)

یہ جو اسلام ہے۔ یہ جو نور ہے۔ اس قرآن و حدیث کے نور کو بجھانے والے خود بجھ جائیں گے، اس کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔ ان شاء اللہ

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

بڑے بڑے آئے، جنہوں نے قرآن وحدیث کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کیں۔

اے زنیرہ رضی اللہ عنہا! اللہ پاک کی توحید کا دامن چھوڑ دو۔ رَبُّنَا اللّٰهُ کہنا چھوڑ دو۔ سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نہیں چھوڑوں گی۔ آنکھیں چلی گئیں۔ یہ کہتے ہیں، جس رَبُّنَا اللّٰهُ کے نعرے لگاتی ہو۔ اب اسے کہو کہ آنکھیں عطا کرے۔ اللہ پاک کیا فرماتے ہیں؟ اے زنیرہ رضی اللہ عنہا! اگر انہوں نے میری توحید کو طعنہ دیا ہے۔ صبح کا سورج بعد میں نکلے گا۔ آنکھیں میں پہلے عطا کر دوں گا۔ یہ اللہ پاک کے ولی ہیں۔

تمہارا ایمان تو حلوے کی پلیٹ پر ہی بک جاتا ہے۔ تمہارا ایمان تو کھیر کی پلیٹ پر چلا جاتا ہے۔

یہ کہتے ہیں، سارا جگ جاتا ہے تو جائے۔ رب نہ جائے، آمنہ کا لعل صلی اللہ علیہ وسلم نہ جائے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں، سب جاتے ہیں تو جائیں مگر جمعرات نہ جائے۔ کتنا آسان کام

ہے؟ یہ اللہ پاک کے ولی ہیں۔ جنہوں نے کہا: ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ اللہ کو اللہ مان کر پھر اس پر ڈٹ گئے۔ پھر دنیا کی طاقتیں مل کر بھی ان کو ڈگمگا نہ سکیں۔ جنبش نہیں آئی۔ سولی سامنے ہے۔ اے خبیب رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ دو۔ نہیں تو سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ظالمو، اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سولی مل جائے تو اس سے سستا سودا ہی کوئی نہیں۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی پر لٹکانے لگے ہیں۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہنے لگے: خبیب رضی اللہ عنہ رو پڑا ہے، ڈر گیا ہے۔ اے خبیب رضی اللہ عنہ! آج بھی وقت ہے۔ اللہ پاک کی توحید کا دامن چھوڑ دو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں، روتے کیوں ہو؟ اس لیے کہ آج میری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو انہیں سولی دی جاتی۔ معاذ اللہ! سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں سے آنسو آ گئے۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے ظالمو! میں تو اس لیے رویا ہوں۔ آج میں خبیب رضی اللہ عنہ کی جان ہی ایک ہے، ہزاروں جانیں بھی ہوتیں تو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں پر قربان کر دیتا۔ یہ ولی ہیں۔

﴿رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

جب یہ ڈریں گے تو آگے سے اللہ پاک جواب دیتے ہیں۔

میرے لیے خنجر کھانے والو! بچے ذبح کروانے والو، اونٹوں سے بندھ کر میرے لیے جسم کو دو پھاڑ کروانے والو، پھانسی پر لٹکنے والو، سن لو، میرا اعلان کیا ہے؟

﴿نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں، تم میرے لیے مار کھاتے ہو، ﴿نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ﴾ ہم تمہارے دنیا میں بھی یار ہیں اور آخرت میں بھی یار ہیں اور میری جنت میں جو تم چاہو گے، میں تمہیں عطا کر دوں گا۔ یہاں تم نے میرے لیے مار کھائی، یہاں تم نے میرے لیے اپنے جسم کا انگ

انگ کٹوایا۔ یہاں تم نے میرے لیے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں تم نے میرے لیے اپنے خون کی ندیاں بہائیں۔ یہاں تم نے میرے لیے ہر قسم کے ظلم برداشت کیے۔

قیامت کا دن ہوگا، جب میری جنت میں آؤ گے، تو میں اپنے یاروں کو پروٹوکول دوں گا۔ یا اللہ! کیا؟ فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ (الزمر:۷۳)

اللہ پاک کا ولی ہوتا ہی متقی ہے۔

﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ﴾

لوگو! متقی اللہ پاک کے ولی ہیں۔ اللہ پاک متقین کے ولی ہیں، یعنی متقی اللہ پاک کے ولی ہیں، اللہ پاک متقین کے یار ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ پاک فرمائیں گے:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خٰلِدِينَ ۝﴾

دیکھو لو! پروٹوکول مل رہا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان میں شامل فرمائے۔ آمین۔

اللہ پاک فرماتے ہیں: ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ فرشتے پروٹوکول دے رہے ہیں۔ آج تمہیں کوئی سپاہی سلام کرے۔ تم پھولے نہیں سماتے ہو۔ کوئی تھانیدار تم سے سلام لے تو تمہاری ایڑھی زمین پر نہیں لگتی۔ جس انسان کو اللہ پاک کے فرشتے کہیں: ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ اور اللہ پاک بھی فرمائیں: ﴿إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا﴾ اور اللہ پاک بھی فرمائیں: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ۝﴾ اللہ پاک بھی سلام دے رہے ہیں۔ سلام ہی سلام ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں، لوگو! جو میرے ولی ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُونَ ۝

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ o اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ o فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْعَادُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ o وَالَّذِيْنَ هُمْ
عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ o اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ
الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o﴾ (المؤمنون: ۱۔۱۱)

ترجمہ سن لو اور تڑپ جاؤ! فرمایا: مومن اللہ کے ولی ہیں اور لوگو مومن فلاح پا گئے ہیں۔ کون سے مومن ہیں؟ ﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ o﴾ نمازوں میں ڈرنے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔ اتنی خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہیں۔

غزوہ احد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو تیر لگ جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے جسم سے تیر نکالتے ہیں تو ان کو درد ہوتا ہے۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نماز شروع کرنے دو۔ جب میں سجدہ میں جاؤں گا۔ تم تیر نکال لینا۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلے گا۔ یہ خشوع وخضوع والی نماز ہے۔

اللہ پاک کے ولی خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ پاک کے سامنے رونے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ o﴾ لغو باتوں سے بچنے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ o﴾ زکوٰۃ ادا کرنے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ o﴾ اپنے اجسام کی حفاظت کرنے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔ بدکار اور زانی اللہ پاک کا ولی نہیں ہو سکتا۔

ترجمہ سمجھ رہے ہو؟ آج کل کے ولی کیسے ہیں؟

اس دربار سے ملنگی لے گئے اور اگلے دربار پر لے جا کر فروخت کر دی۔ آؤ میں تمہیں اولیاء کی پہچان کرواؤں۔ تمہیں جہنم کے راستے سے ہٹا کر جنت کے راستے پر لگاؤں۔ تمہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی پلاؤں۔ قرآن سنا کرو۔ آؤ میں قرآن کے ایک اور مقام پر تمہاری پہچان کروا دوں۔

اس سورت کا نام سورۂ فرقان ہے اور سورت کا رکوع آخری ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا o اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا o وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا o وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا o يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا o اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o﴾

(الفرقان: ٦٥-٧٠)

اولیاء کی راتیں گزرتی ہیں تو مصلوں پر گزرتی ہیں۔ قبروں پر دھواں اڑا کر نہیں گزرتیں۔ چرس پی کر نہیں گزرتیں، بھنگ پی کر نہیں گزرتیں، چرس کا گھونٹ لگا کر کہتے ہیں:

علی رضی اللہ عنہ ہم تیرے ہیں
جہنم میں جانے کے لیے وہابی بتیرے ہیں

یہ ولی ہیں؟ ہم ان کو ولی نہیں مانتے۔ جو ولی کسی کی عزت کا پاس دار نہیں، وہ اللہ پاک کا ولی نہیں، تم کہتے ہو، ہم میں سے ولی کوئی نہیں، جتنے ہم میں سے ولی ہیں، اتنے کائنات میں کسی کے نہیں۔

بدعتی کون؟

پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ بھی ہمارے ہی ہیں۔ تم نے کھیر کھانے کے لیے سینے سے لگایا ہے تو لگائے رکھو۔ ہم نے ادھار دیا ہوا ہے۔ اگر پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی غنیۃ الطالبین میں سے رفع الیدین نہ ملے، آمین نہ ملے، فاتحہ خلف الامام نہ ملے، ہاتھ سینے پر باندھنے نہ ملیں پھر ولی تمہارا ہے۔ اگر مل جائے پھر ولی ہمارا ہے۔ جاؤ اسی بات پر فیصلہ کر لیتے ہیں۔

پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سے پوچھا، پیر جی بدعتی کون ہے؟ فرمایا: میرے نزدیک جو

اہل حدیث کو برا کہتا ہے، وہ بدعتی ہے۔ اگر نہ دکھاؤں تو میں مجرم ہوں۔ آج بھی اُن کی مسجد میں اونچی آمین ہوتی ہے۔ رفع الیدین کی جاتی ہے۔ پاؤں سے پاؤں ملائے جاتے ہیں۔ فاتحہ خلف الامام پڑھی جاتی ہے۔ اگر نہ پڑھی جائے تو جانے کا ٹکٹ میں دے دوں گا۔ اگر پڑھی جائے تو تم دے دینا۔ بات منظور ہے؟ ہم تو جھگڑا کرتے ہی نہیں۔ یہ دیکھ لو!

بلھے شاہ رحمہ اللہ بھی اللہ کا ولی ہے۔ بات اچھی کر گئے ہیں۔ فرماتے ہیں:

علم پڑھیاں اشراف نہ ہوون
جو ہوون اصل کمینے
او پیتل کدے سونا نئیں بن دا
پانویں جڑیے لعل نگینے
شوم کدے سخی نئیں ہوندا
پانویں ہوون لکھ خزینے
او بلھیا باجھ توحید نجات نئیں ہونی
بھانویں مریے وچ مدینے

یہ اللہ کا ولی ہے۔ میرے دوستو! اگر میں اولیاء کے خاندان سے تمہاری ملاقات کرو ادوں۔

یہاں تو اللہ پاک فرماتے ہیں، جن کی راتیں مصلوں پر گزرتی ہیں، وہ اللہ پاک کے ولی ہیں۔ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ وہ اللہ پاک کے ولی ہیں اور جب اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرتے ہیں تو کنجوسی نہیں کرتے، اللہ پاک کے راستے میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور اللہ پاک سے شرک کرنے والے اللہ پاک کے ولی نہیں، اللہ پاک کے سوا کسی کو نہیں پکارتے اور کسی کو بے گناہ نہیں مارتے، کسی کو بے گناہ قتل نہیں کرتے، ﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾ اور ولی زانی نہیں ہوتا۔ جو اللہ کا ولی ہے۔ وہ اللہ پاک کے آگے توبہ کرتا ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ

النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝﴾ (آل عمران: ١٦، ١٧)

بخشش مانگنے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔ اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرنے والے اللہ پاک کے ولی ہیں۔

جاتے جاتے میں تمہاری ملاقات اولیاء کے خاندان سے کروا دوں۔ انہوں نے کہا، ہمارا رب اللہ ہے۔ سات آٹھ وہابی اس دور میں ہیں۔ یہ قرآن میرے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے کیا کہا ہے؟ قرآن میں تم پر قربان جاؤں۔

﴿اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا﴾ (الکھف:٩)

اس غار کا عربی میں نام کہف تھا، وَالرَّقِیْمِ۔ ان کے نام کی تختیاں لکھ کر تھانوں میں لگی ہیں۔ جس طرح آج کل اشتہاریوں کی تصاویر تھانوں میں لگی ہیں۔ یہ اللہ پاک کی توحید والے اشتہاری مجرم ہیں۔

وقت کے بادشاہ کا نام دقیانوس ہے۔ ان کے نام تھانے میں کیوں درج ہیں؟ ان کا گناہ کیا ہے؟

﴿اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝﴾ (الکھف:١٠)

یہ گناہ ہے۔ رَبَّنَا۔ انہوں نے کہا، ہمارا رب اللہ ہے۔ اب ہوا کیا ہے؟ اس گناہ کی وجہ سے جنہوں نے بھی کہا ہے۔ ہمارا رب اللہ ہے۔ اس کو پھر پھانسی پر لٹکایا ہی جاتا ہے۔ اس کو گرم کوئلوں پر لٹایا ہی جاتا ہے۔ اس کو اونٹوں سے باندھ کر دو حصے کیا ہی جاتا ہے۔ یہ آج کی بات نہیں، یہ بڑی پرانی بات ہے۔ سن لو! جب تک ہمارے جسم میں جان رہے گی، منہ میں زبان رہے گی۔ کائنات کے لوگو! ہمارے جسم کو چھلنی چھلنی کر دیا جائے۔ اس منہ میں سے آواز آئے گی۔ رب ذوالجلال کی آئے گی۔ آمنہ کے لعل ﷺ کی آئے گی۔ یہ مت

سوچنا کہ نظر بند کرنے سے توحید کا کام آہستہ ہو جائے گا۔ جیلوں میں بند کرنے سے توحید مٹ جائے گی۔

جتنا دباؤ گے اتنا ہی ابھرے گا

آج پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ دفاتر سیل کیے جا رہے ہیں۔ دھماکہ انڈیا میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں مصیبت پہلے پڑ جاتی ہے۔ تمہارے پاکستان میں تھوڑے دھماکے ہوئے ہیں؟ کبھی غیر مسلم کے سر میں جوں تک رینگی ہے؟ حکمرانو! یاد رکھو! آج اسلامی تنظیموں پر پابندی لگاؤ گے۔ ایک وقت آئے گا، تمہارے ملک پر بھی پابندی عائد کر دی جائے گی۔ یہاں اذان کہنا مشکل ہو جائے گی۔ یہاں دین کا کام کرنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ قرآن وحدیث کسی کے دبانے سے نہیں دب سکتا۔ مٹانے سے نہیں مٹ سکتا۔ الٹی گنگا چل رہی ہے۔ دیکھ لو ان کو بھی دبایا گیا ہے۔

انہوں نے کہا، ہمارا رب اللہ ہے۔ بادشاہ کہنے لگا، جہاں یہ ملیں ان کو پھانسی پر لٹکا دو، قتل کر دو۔ اللہ اکبر

ایک غار ہے، جس کا نام کہف ہے۔ یہ اولیاء اللہ اس میں داخل ہو گئے۔ بادشاہ کہتا ہے، اس غار کے آگے دیواریں کر دو۔ اندر پانی نہ جائے، روٹی نہ جائے۔ یہ بھوکے ہی مر جائیں گے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: تم اولیاء کو مارنے کے لیے دیواریں کروا رہے ہو اور میں دیواریں اولیاء اللہ کو بچانے کے لیے کروا رہا ہوں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: انہوں نے سونا ہے تو ان کی نیند میں کوئی خلل نہ آئے، یہ ولی اندر داخل ہو گئے، دیواریں بھی ہو گئیں۔

اللہ پاک فرماتے ہیں: ﴿فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ﴾ جس طرح ماں اپنی اولاد کو گود میں لٹا کر کہتی ہے، اَلّا کا کا سو جا۔ اسی طرح اللہ پاک اپنی رحمت کی گود میں لٹا کر فرماتے ہیں:

﴿فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا۝﴾

اللہ پاک کی رحمت نے تھاپ لگائی۔ اولیاء اللہ تین سو نو سال سوئے ہی رہے۔ یا اللہ سورج طلوع نہیں ہوا؟ بھوک نہ لگی؟ سردی نہ لگی؟ فرمایا: نہیں نہیں ہم نے کہا، اے سورج

پہلے تم روزانہ ہی نکلتے ہو۔

﴿وَ تَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ إِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا٥﴾ (الکہف:١٧)

فرمایا: اے سورج! آگے تم روز ہی چڑھتے ہو۔ فرمایا: آج کے بعد دائیں طرف سے نکلنا اور بائیں طرف سے غروب ہو جانا۔ یا اللہ بات کیا ہے؟ فرمایا: ﴿وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ﴾ جو میرے یار ہیں۔ وہ اس غار کی کشادگی میں تھے۔ یہ ولی ہیں۔

یا اللہ تیرے ولی ایک سائیڈ میں بھی سوئے رہے؟ فرمایا: نہیں نہیں۔

﴿وَ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ﴾ (الکہف:١٨)

فرمایا: ان کی سائیڈیں بھی میں رب ہی بدلتا رہا۔

یہ ولی تین سو نو سال بعد اٹھے تو کہتے ہیں، ہم کتنی دیر سوئے ہیں؟

دوسرا کہتا ہے، ہم دن کا کچھ حصہ سوئے ہیں۔

یہ کہتا ہے اولیاء کی بلیاں بھی علم غیب جانتی ہیں۔

ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہم تین سو نو سال سوئے ہی رہے ہیں۔ یہ کرامت ہے۔ اس کو کرامت کہتے ہیں۔ سورج کی دھوپ بھی نہیں پڑی، پھر سائیڈ بھی اللہ پاک خود ہی بدل رہے ہیں۔ اللہ پاک نے سلایا بھی خود ہی ہے۔ اٹھایا بھی خود ہی ہے۔

یہ ولی ہیں۔

جو پابند صوماں صلاتاں دا ہووے
ادا کرنے والا زکوتاں دا ہووے
نہ چٹی زنا دیاں گاتاں دا ہووے
نہ سننے والا لغو باتاں دا ہووے

بری نظر کر کے جو نئیں چاکدا اے
قرآن اس نوں ولی آکھدا اے
او ولی او نئیں ہوندا جو دومبا وجاوے
تے کنگ اتے جیڑا سی ہیر گھاوے
مرزا تے صاحباں جنوں حال پاوے
ولی او نئیں جو ناچ کر کے دکھاوے
جو بہو، بیٹی لوکاں دی تک دے نے
ولی نئیں بدمعاش جگ دے نے
او ولی او نئیں ہوندا جو پتنگاں کٹاوے
نشہ پی کے دور دیاں خبراں لیاوے
ککڑ بٹیرے تے کتے لڑاوے
ولی ہر گز روٹی منگ کے نہ کھاوے
شک والی روٹی دے نیڑے ولی نئیں جے جاندا
رزق پاک اللہ ولی نوں کھواندا

یہاں جو کچھ بھی آئے۔

هَـــذا مـــن فـــضـــل ربـــی آ
جو کج لبدا ای گھپی آ

یہاں کسی نے کون سا پوچھنا ہے؟ ولی کون ہے؟ آؤ میں تمہیں پہچان کرواؤں۔

ولی مخلوق وچ ہوندا نیک بندہ
ولی داڑھی تے پھروندا نئیں رندا
نہ پاندا تمالاں نہ موڈے رکھ ڈنڈا
ولی کولوں نئیں ہوندا کوئی کم مندا

ولی دن رات اندر عبادت لگاندا اے
ولی ویکھیاں خدا یاد آندا اے

ولی دیکھنا ہو تو حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ کی طرف دیکھو، جن کے جنازہ میں کم از کم ڈیڑھ لاکھ آدمی تھا۔ ولی دیکھنا ہے تو ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کو دیکھ لو، جنہوں نے تیس دن میں قرآن حفظ کیا ہے۔ ولی دیکھنا ہے تو امام بخاری رحمہ اللہ کی ماں کو دیکھ لو۔ اللہ پاک نے بیٹا دیا ہے تو نابینا عطا کیا ہے۔ فرماتی ہیں: یا اللہ میں نے بیٹا مانگا تھا کہ میں اسلام کا محدث بناؤں گی، مگر میرا بیٹا تو نابینا ہے۔ اب سر سجدہ سے نہیں اٹھاؤں گی۔ جب تک آنکھیں عطا نہیں کرو گے۔ فرمایا: بخاری کی ماں سر سجدے سے اٹھا کر دیکھو۔ میں نے تمہارے بیٹے کو آنکھیں عطا کر دی ہیں۔

یہاں کیسے ولی ہیں؟ میری پکار کیا ہے؟

او توں سدناں ایں پیراں فقیراں دے ول
میں سدناں آں جگاں دے پیراں دے ول
توں سدنا ایں سسیاں تے ہیراں دے ول
میں سدنا آں بدر منیراں دے ول
او توں سدناں ایں کنجراں قوالاں دے ول
میں سدنا آں نبی ﷺ دے بلالاں دے ول

یہ ہیں:

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾

یہ ہیں:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝﴾

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بے نماز کا انجام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo
﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَo﴾ (العنکبوت: ٤٥)

حمد وثناء:

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات گرامی کے لیے ہے۔

درود وسلام:

درود وسلام امام الحرمین، سید الثقلین، امام المرسلین، رحمۃ للعالمین، پوری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے لیے ہوں۔

میرے پیارے عزیز ساتھیو! میرے ذمہ جو موضوع ہے، وہ بے نماز کا انجام ہے۔ بے نماز کا انجام کیا ہے؟

فرضیت نماز:

نماز ایک ایسا عمل ہے، پورے کا پورا دین فرش پر نازل ہوا ہے۔ رمضان آیا، رمضان کا نزول ہوا تو آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ زکوٰۃ کا حکم آیا۔ میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ حج کا حکم آیا۔ میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ ہجرت کا حکم آیا۔ میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ قرآن نازل ہوا، میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ بدر کا حکم آیا، میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ احد کا حکم آیا، میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ حنین کا حکم آیا، میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔ تبوک کا حکم آیا، میرے آقا علیہ السلام فرش پر ہیں۔

لوگو! جب نماز کی باری آئی، جتنا اونچا عمل تھا۔ اللہ پاک نے اتنا ہی اونچا میرے محبوب ﷺ کو بلا لیا۔ فرمایا: میرے محبوب ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو نماز کا تحفہ دینا ہے۔ اللہ پاک نے ساتوں فلک پر بلا کر آمنہ کے لعل ﷺ کو تحفہ نماز کا دیا ہے۔

قرآن کس انداز میں اعلان کر رہا ہے؟ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۝﴾ (بنی اسرائیل:۱)

اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب پیغمبر جناب محمد ﷺ کو آسمانوں پر بلایا۔

سُتے رہن صدیق فاروق رضی اللہ عنہ ہوریں
توں فلکاں تے آ جا چپ کر کے
براق تے چڑھ کے لیل اسریٰ
اقصیٰ نوں سجا جا چپ کر کے
اقصیٰ دے وچ نے نشان کئی
جو میں بنائے نے تیرے ویکھن لئی
منہ تک تک ویندے نے سارے نبی
دو کو رکعتاں پڑھا جا چپ کر کے
اوتھوں مار پلاک براق اتے
لحظ صفت وچ افلاک اتے
جتھے کوئی وی نبی علیہ السلام آ سکیا نئیں
اوناں جگہاں تے آ جا چپ کر کے
سدرا تے چھڈ جبرائیل نوں
تے براق او رنگ رنگیل نوں

رف رف دے راکٹ وچ چڑھ کے
باقی سفر مکا جا چپ کر کے
توں عبد تے میں معبود تیرا
توں ساجد تے میں مسجود تیرا
میرے سامنے التحیات للہ
دو کو بول سنا جا چپ کر کے
لے جا تحفہ پنج نمازاں دا
ول سکھ جا عجز نیازاں دا

نبی پاک ﷺ کو کتنی نمازیں ملیں؟ پچاس نمازیں ملیں۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے پاس بلا کر نماز کا تحفہ دیا۔ پچاس نمازیں ملیں۔

نبی پاک ﷺ واپس جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: ((اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ)) آپ ﷺ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ وہ پچاس نمازیں پڑھے۔ فرمایا: محبوب ﷺ چکر لگا کر نمازیں کم کروائیں۔

قرآن کہہ رہا ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (التوبہ:۱۲۸)

نبی ﷺ کو امت کا بوجھ اچھا نہیں لگتا۔ امت پر پچاس نمازوں کا بوجھ تھا۔

نبی پاک ﷺ چکر لگاتے رہے۔ نمازیں کم ہوتی گئیں۔ آخر پچاس میں سے پانچ نمازیں رہ گئیں۔

جو پانچ نمازوں سے بھی اکتائے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہوں گے، چلو ایک چکر اور لگ جاتا تو یہ بھی نہ پڑھنا پڑھتیں۔

جب پانچ نمازیں رہ گئیں تو جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: محبوب ﷺ میرے

ساتھی تو من و سلویٰ کھا کر دو نہیں پڑھتے تھے، آپ ﷺ کی امت بھی پانچ نمازیں نہیں پڑھے گی۔ اس لیے ایک چکر اور لگا لیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے نبی موسیٰ علیہ السلام! مجھے اب جاتے ہوئے شرم آتی ہے، بخاری کی حدیث ہے، میرے آقا علیہ السلام ابھی اتنی بات کہہ رہے ہیں، عرش سے آواز آتی ہے، محبوب ﷺ اب آنے کی ضرورت بھی نہیں۔ آپ ﷺ کی امت پانچ پڑھے گی اور ثواب میں پچاس کا عطا کر دوں گا۔

لے جا تحفہ پنج نمازاں دا

ول سکھ جا عجز نیازاں دا

صمصام رحمہ اللہ سنے گناہ گار امت نوں بخشا جا چپ کر کے

کتنے اعلیٰ اور عظیم نبی ﷺ ہیں؟ اگر پچاس نمازیں مل جاتیں تو تم نے کاروبار کیسے کرنا تھا؟ پھر ہم نے نمازیں ہی پڑھتے رہنا تھا لیکن نبی پاک ﷺ کو فکر تھا۔ پانچ نمازیں ہیں، مگر وہ بھی ہم نہیں پڑھتے۔

بے نماز بدتر:

بے نماز اللہ پاک کے ہاں کتے اور خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ جب کتے کو پیدا کیا، اس نے کہا: اللہ تیرا شکر ہے۔ مجھے تو نے خنزیر نہیں بنایا۔ خنزیر کو پیدا کیا، اس نے کہا، اللہ تیرا شکر ہے، مجھے بے نمازوں میں سے پیدا نہیں کیا۔ یہ خنزیر نے کہا ہے اور خنزیر دنیا کا سب سے ناپاک جانور ہے۔

اس لیے نمازی اور بے نمازی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

آؤ! ذرا قرآن سنو! اللہ پاک فرماتے ہیں: اے میرے پیارے محبوب پیغمبر جناب محمد ﷺ اعلان کر کے فرما دیں:

﴿فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

﴿رَّحِيۡمٌ۝﴾ (التوبہ:۵)

جہاں بھی ان کو پائیں، ﴿وَخُذُوۡهُمۡ﴾ ان کو پکڑ لیں۔ ان کو قید کر دیں۔ اس دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے ان مشرکین کو قتل کیا کریں، جہاں بھی ان کو پائیں۔ مشرکین اور یہود کو معاف نہیں کرنا، فرمایا: جہاں بھی ان کو پائیں، خواہ وہ امریکہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ خواہ ہندوستان میں کیوں نہ ہوں۔ خواہ یہ کشمیر کی وادیوں میں ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کو جہاں بھی پائیں۔ ان کو قتل کر دیں۔ ان کو قید کر لیں۔ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے: ﴿فَاِنۡ تَابُوۡا﴾ اگر یہ توبہ کر لیں۔ ﴿وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ﴾ اور نماز پڑھ لیں۔ نماز قائم کر لیں۔ ﴿وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ﴾ اور زکوٰۃ ادا کر لیں۔ ﴿فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ‌ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۝﴾ فرمایا: دنیا والو! کہیں قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ۝﴾

نماز پڑھو، مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

اس لیے یہاں سے ثابت یہ ہوتا ہے۔ قبروں کو سجدہ کرنے والے ہی مشرک نہیں، قبروں کو پوجنے والے ہی مشرک نہیں، غیر اللہ کی نذر و نیاز چڑھانے والے ہی مشرک نہیں، بلکہ بے نماز بھی مشرک ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿اِنَّمَا الۡمُشۡرِكُوۡنَ نَجَسٌ﴾

مشرک ناپاک ہے۔

﴿مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَنَّةَ﴾

مشرک پر اللہ پاک نے جنت کو حرام کر دیا ہے، مشرک نجس ہے، مشرک ناپاک ہے۔ اللہ اللہ اللہ۔

مسلم شریف میں کتاب الایمان باب الشفاء میں جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں، قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ پاک کے عرش کے دائیں پائے کے ساتھ میں سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ پاک مجھے کچھ کلمات سکھائیں گے۔ ان کلمات کا، ان الفاظ کا مجھے کوئی پتہ نہیں، لوگ کہتے

ہیں، نبی پاک ﷺ کو علم غیب ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ان کلمات کا مجھے پتہ نہیں جو قیامت کے دن اللہ پاک نے مجھے سکھانے ہیں۔

میں اپنی امت کے لیے اللہ پاک کے آگے سفارش کروں گا لیکن جو میری امت کے مشرک ہیں۔ ان کے لیے میں نے سفارش نہیں کرنی، میرے آقا علیہ السلام نے مشرکین کے لیے سفارش نہیں کرنی۔ بے نماز پکا مشرک ہے۔ قرآن نے کہہ دیا ہے:

﴿وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ۝﴾

اے دنیا والو! کائنات میں زندگی بسر کرنے والو! نماز پڑھا کرو۔ مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ اللہ اللہ اللہ

آؤ قرآن پاک کا ایک اور مقام نوٹ فرمالیں۔

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں، قیامت کا دن ہو گا، جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے۔ جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے۔ اللہ پاک نے ان دونوں کے مکالمے کو قرآن میں اس طرح نقل کیا ہے۔

﴿فِیۡ جَنّٰتٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ۝﴾

جنتی سوال کریں گے:

﴿مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ۝﴾

اے جہنمیو! تمہیں کس چیز نے جہنم میں ڈال دیا ہے؟

اپنے ہی رشتہ دار ہوں گے۔ اپنے ہی عزیز ہوں گے، اپنے ہی قریبی ہوں گے۔ پوچھا جائے گا۔ تمہیں کون سی چیز جہنم میں لائی ہے؟ آگے سے جہنمی کیا کہیں گے؟

﴿قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ۝﴾

ہم دنیا میں رہ کر نمازیں نہیں پڑھتے تھے، ہم پکے بے نماز تھے۔

جب ایک اور انسان دنیا سے جاتا ہے، دنیا سے جا رہا ہے۔ اللہ پاک کا قرآن کہہ رہا ہے:

﴿کَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝ وَ قِیۡلَ مَنۡ رَاقٍ ۝ وَّ ظَنَّ اَنَّہُ الۡفِرَاقُ ۝

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ o اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ o فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى o﴾ (القیامہ: ۲۶۔ ۳۱)

اس آدمی کی جان حلق میں پہنچ جاتی ہے۔ ادھر حکیم کھڑے ہیں، ادھر طبیب کھڑے ہیں۔ ادھر ماں کھڑی ہے، ادھر باپ کھڑا ہے، سب کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہیں۔

﴿فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ o وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنظُرُوْنَ o﴾

(الواقعہ: ۸۳، ۸۴)

سب دیکھ رہے ہوتے ہیں، سب لوگ پاس کھڑے ہیں۔

کوئی کہتا ہے، بھائی مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو۔ باپ کہتا ہے، بیٹا میری کمر ٹوٹ گئی ہے۔ ماں کہتی ہے، بیٹا پیشاب اور پاخانہ کی بدبو میرے ناخنوں سے نہیں گئی۔ بہنیں کہتی ہیں، بھائی ہمارے سر پر پیار کون دے گا؟ بیوی کہتی ہے، اب یہ بچے ابو کسے کہیں گے؟ یہ اب کس سے چیزیں مانگیں گے؟ سارے اپنی اپنی ضرورت کو رو رہے ہیں۔

اس کی جان حلق میں پھنسی ہے۔ قرآن کہہ رہا ہے، کہتے ہیں، پتہ کرو کوئی دم کرنے والا ہی مل جائے۔ کوئی تعویذ والا ہی مل جائے، کوئی پھونک مارنے والا ہی مل جائے۔ دم کرنے سے ہی ہمارے بھائی پر سختی کم ہو جائے۔

اے دنیا جہان میں زندگی بسر کرنے والو! اب یہ کہتا کیا ہے؟

قرآن کہہ رہا ہے:

﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى o﴾ (القیامہ: ۳۱)

نہ میں نے سچ بولا ہے اور نہ ہی میں نے زندگی میں نماز پڑھی تھی۔ یہ خود کہہ رہا ہے۔

حساب نماز:

الترغیب و الترہیب میں موجود ہے۔ جہانوں کے پیر علیہ السلام، رب کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں: قیامت کا دن ہوگا، سب سے پہلا حساب نماز کا ہی لیا جائے گا۔

اے انسان! نماز پڑھا کرو۔ اگر دنیا میں کامیابی چاہتے ہو۔ آخرت میں کامیابی چاہتے

ہو۔ قبر میں کامیابی چاہتے ہو۔ پھر تم نماز پڑھا کرو۔ اس لیے میرے بھائی بے نمازی نہ بنو۔ نمازی بنو، اللہ اللہ کیا کرو۔

یہ دیکھو! اللہ پاک نے دنیا میں جانور اور حیوان پیدا کیے۔ جانوروں کو پیدا کیا۔ کہیں تم ان کو گھاس ڈالتے ہو۔ پھر اس کا دودھ پیتے ہو۔ کہیں بکرے کو چار دن چارہ ڈالتے ہو۔ پھر اس کو ذبح کر لیتے ہو۔ گدھی کو گھاس کھلائی تو اسے ریڑھی پر استعمال کر لیا۔ اے انسان اگر بھینس گھاس کھا کر دودھ نہیں دیتی تو تم اسے مارتے ہو۔ پوچھنے والا پوچھتا ہے۔ بھینس کو کیوں مار رہے ہو؟ کہتا ہے: مولوی جی! گھاس میری کھاتی ہے۔ اس کی دیکھ بھال بھی کرتا ہوں، مگر یہ دودھ نہیں دیتی۔ یہ بھینس اگر گھاس کھا کر دو وقت دودھ نہ دے تو تم اسے مارتے ہو۔

آسمانوں سے آواز آتی ہے۔ اے انسان تم بھی دن رات میری نعمتیں کھا کر میری عبادت نہ کرو گے تو میں بھی ماروں گا۔

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌo﴾

میری پکڑ بڑی سخت ہے۔ اے انسان کائنات کی ہر چیز میں نے تمہارے لیے پیدا کی ہے۔

جانور پیدا کیے تیری وفا کے واسطے
سورج چاند اور ستارے تیری ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سارا جہان تیرے لیے تو خدا کے واسطے

ساری کائنات تیرے لیے ہے اور تم اپنے رحمان کے لیے ہو۔ جس جانور کو چار دن گھاس کھلا کر پھر ذبح کر لیتے ہو۔ وہ جانور سی نہیں کرتا۔ وہ تمہیں سبق دیتا ہے۔ اے انسان! میں نے تم سے چار دن گھاس کھائی۔ تم نے مجھے ذبح کر دیا لیکن میں نے تمہارے آگے سی نہیں کی ہے۔ اے انسان جس کی دن رات نعمتیں کھاتے ہو۔ اگر تم اس کی بندگی نہیں کرو گے۔ اس کا کہنا نہیں مانو گے، اس کی نعمتیں کھا کر شکر نہیں کرو گے۔ یاد رکھنا! قرآن کہتا ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ﴾

انسان اگر تم اس کی دن رات نعمتیں کھا کر شکر نہیں کرو گے، سزا ملے گی۔

تالاب میں بھینسیں بیٹھی ہوں، اس کا مالک باہر سے کھڑا کوئی چیز پھینکتا ہے۔ بھینس آنے لگتی ہے، دوسری بھینس کہتی ہیں، کہاں جا رہی ہو؟ بھینس کہتی ہے، مجھے میرا مالک بلا رہا ہے۔ تمہاری آواز پر بھینس تالاب سے باہر آ گئی۔ اے انسان! تم سے تو اچھی یہ بھینس ہے۔ جس کو تم نے ایک آواز دی۔ وہ ٹھنڈی جگہ اور پانی چھوڑ کر باہر گرمی میں آ گئی۔ اے انسان! تمہیں روزانہ مسجد سے پانچ بار آواز آتی ہے مگر تم اپنا نرم اور گرم بستر چھوڑ کر مسجد نہیں آتے۔ تم سے اچھی بھینس ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ﴾

اس جانور نے اپنے مالک کو پہچان لیا ہے۔ وہ کتا اس نے اپنے گڈریے کو پہچان لیا ہے۔ وہ بندر اس نے اپنے قلندر کو پہچان لیا ہے لیکن اے انسان تمہیں کیوں انسان کہا جائے؟ دن رات اس رحمان کی نعمتیں کھا کر بھی اپنے اس مالک کو نہیں پہچانتے ہو۔ اس کو جانتے ہی نہیں ہو۔

قرآن تو پھر کہتا ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۝﴾

اے انسان! تم جانوروں سے بھی بدتر ہو۔ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہو۔ تم سے اچھے تو جانور ہیں، جو اپنے مالک کا کھا کر پھر اس کے کام آتے ہیں۔ کتا اگر مالک کی روٹی کھاتا ہے تو پھر ساری رات مالک کے دروازے پر جاگ کر پہرہ دیتا ہے۔ مالک اس کو پھر موتی کہتا ہے، کتا ہے، ناپاک ہے مگر مالک اسے موتی موتی کہہ رہا ہے۔ تم سے تو اچھا کتا ہے، جو مالک کا کھا کر پھر اس کے در پر پہرہ دیتا ہے۔

کتا مالک کا کھا کر کسی غیر کے دروازے کے سامنے جا کر نہیں بیٹھتا۔ تم اس مالک کا کھا کر غیر کی ڈھیری پر سر جھکانے سے باز نہیں آتے ہو۔ کتا مر جائے گا مگر کسی غیر کے دروازے کے سامنے نہیں بیٹھے گا۔ تم دن رات اس کی نعمتیں کھاتے ہو اور جب سر جھکانے کی باری آئی

تو غیر اللہ کے در پر جھکاتے ہو۔

بے نماز بدترین:

اس لیے جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: بی بی کیا بات ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟ فرمایا: اے نبی موسیٰ علیہ السلام مجھ سے دو گناہ ہو گئے ہیں: (۱) پہلا گناہ یہ ہے، میں زنا کر بیٹھی ہوں۔ (۲) دوسرا گناہ یہ ہے، جو بچہ پیدا ہوا تھا، اس کی گردن دبا کر میں نے اسے مار دیا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں، اے بی بی! میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔ ابھی چلی جاؤ۔ کہیں یہ نہ ہو۔ اللہ پاک کا عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے۔ نبی موسیٰ علیہ السلام نے اس بی بی کو بھیج دیا۔

عرش سے جناب جبرائیل علیہ السلام آ جاتے ہیں، فرمایا: اے نبی موسیٰ علیہ السلام! اس بی بی نے جو اپنے دو گناہ پیش کیے ہیں کہ میں نے زنا بھی کیا ہے، اس برائی کے بعد جو بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس کو قتل بھی کر دیا ہے۔ میں زانی بھی ہوں۔ میں قاتل بھی ہوں لیکن نبی موسیٰ علیہ السلام اللہ پاک فرماتے ہیں، اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام یہ بی بی زانیہ تو تھی۔ خواہ یہ قاتل بھی تھی لیکن بے نماز سے اچھی تھی۔ بے نماز زانی عورت سے بھی برا ہے۔

تم نے یہ معمولی کیس سمجھا ہے؟ مولانا رفیق پسروری رحمہ اللہ، رانا محمد شفیق خاں پسروری کے والد ان کا سگا بھائی فوت ہو گیا۔ وہ بے نماز تھا۔ پوری پسرور کی جماعت نے زور لگایا کہ مولانا رحمہ اللہ اس کا نماز جنازہ پڑھائیں۔ فرمانے لگے: بے نماز کا نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ چاہے سگا بھائی کیوں نہ ہو۔

تم اس گناہ کو معمولی سمجھتے ہو؟ ایک صبح کی پڑھ لیتے ہو۔ ایک شام کی پڑھ لیتے ہو، باقی مولوی جی اندر ہی آ جاتی ہیں۔ کئی اس طرح کے بھی عقل مند ہیں لیکن نہیں پورے قرآن کا مطالعہ کرو۔

ذکر اکبر:

اللہ پاک نے اگر ذکر اکبر کہا ہے، تو کس کو کہا ہے؟ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ﴾ (العنکبوت:٤٥)

بخاری کی حدیث ہے۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔ جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مجھے آسمان سے فرشتے لینے کے لیے آئے۔ ایک آدمی کو دیکھا وہ آدمی لیٹا ہوا ہے۔ اس کے سر کی طرف ایک آدمی بڑا وزنی پتھر پکڑ کر کھڑا ہے۔ وہ پتھر اس کے سر پر مارتا ہے۔ اس لیٹے ہوئے آدمی کا سر پس جاتا ہے۔ جب وہ پیچھے ہوتا ہے۔ اس کا سر پھر درست ہو جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام نے دیکھا، یہ آدمی پتھر مارتے جا رہا ہے، اس کا سر پستا جا رہا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے جبرائیل علیہ السلام یہ کون بدنصیب ہے؟ جس کو وہ آدمی پتھر مار رہا ہے۔ اس لیٹے ہوئے آدمی کا سر پس جاتا ہے۔ پھر اسی طرح درست ہو جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام سے جناب جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ آدمی ہے، جب یہ اذان سنتا تھا، اس کا سر نماز کے وقت بھاری ہو جاتا تھا نماز نہیں پڑھتا تھا۔

پچھلے دنوں مدینہ منورہ کا ایک سچا واقعہ ہے۔ ایک عربی رسالہ میں ایک فوٹو بھی شائع ہوئی تھی۔ ایک عربی آدمی مدینہ میں فوت ہوا۔ اس کو قبرستان میں دفن کرنے لگے، اس کی میت کو جب لحد میں رکھا تو ایک بہت بڑا اژدھا نکل آیا، قبر سے نکل کر لوگوں کے دیکھتے دیکھتے اس کے سینے پر بیٹھ گیا۔ سچا واقعہ ہے، جو نمازی دفن کرنے آئے تھے۔ ان میں سے جو اس کا بیٹا تھا۔ وہ یہ دیکھ کر بے ہوش ہو گیا۔ مدینہ کے لوگ پوچھنے لگے، تمہارا باپ کون سا گناہ کرتا تھا؟ وہ کہنے لگا، میرے باپ نے آج تک نماز ہی نہیں پڑھی۔

یارو، تمہیں قبر یاد نہیں؟ دنیا آسان ہے، مال کام نہیں آئے گا۔ اولاد کام نہیں آئے گی۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، ستر سانپ ایک روایت کے مطابق ننانوے سانپ اللہ پاک مسلط کر دیتے ہیں۔ وہ سانپ ایک بار ڈسے گا تو چالیس سال تک اس کا زہر ہی نہیں جائے گا۔

ترمذی کی حدیث ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر ایک سانپ قبر میں سے منہ باہر نکال کر پھونک مار دے، قیامت آ جائے مگر پوری زمین پر سبزہ نظر نہ آئے۔ اتنے زہریلے وہ

سانپ ہیں، اتنے زہریلے بچھو ہیں۔ اللہ اللہ اللہ، اللہ میری توبہ

اے انسان کبھی قبر کی اندھیر کوٹھڑی کو یاد کر لیا کرو، قبر تو تمہیں روز پکار پکار کر کہتی ہے:

((اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ)) میں ایک تنہائی کا مکان ہوں، انجان گھر ہوں۔ میرے اندر آنا ہے تو اپنے اعمال کا بستر لے کر آنا۔ اے انسان اوپر چراغ جلانے سے اندر روشنی نہیں ہوگی۔ میرے اندر آنا ہے تو اپنے اعمال کا بستر لے کر آنا۔ اعمال کا دیا جلا کر آنا۔ اعمال کی لائٹ جلا کر آنا۔

میں ایک انجان گھر ہوں۔ ((اَنَا بَیْتُ التُّرَابِ)) اے کوٹھیوں اور بنگلوں میں زندگی بسر کرنے والے اگر میرے اندر آنا ہے، میں تو ایک مٹی کا کچا مکان ہوں، تمہارے نیچے بھی بستر مٹی کا ہوگا۔ تمہارے اوپر بھی من من مٹی ہوگی۔ تمہارے سر اور پاؤں کی طرف بھی مٹی ہوگی۔ میں مٹی کا کچا مکان ہوں۔ ((اَنَا بَیْتُ الدُّوْدَۃِ)) میں سانپ اور بچھوؤں کا گھر ہوں۔ میرے اندر سانپ ہی سانپ ہیں۔ بڑے زہریلے بچھو ہیں۔ اے انسان آنا ہے تو میرے اندر اپنے اعمال کی روشنائیاں لے کر آنا۔ اپنے اعمال کا بستر لے کر آنا۔ اپنے اعمال کی لائٹ جلا کر آنا۔

اے انسان تمہیں قبر روزانہ کہہ رہی ہے۔ پکار پکار کر کہہ رہی ہے:

قبر نوں۔ اڈیکاں روز رہندیاں نے تیریاں
موت گھر تیرے روز ماردی اے پھیریاں
اوئے کلا ایتھے آیا ایں تے کلا ایتھوں جانا ای
دھیاں، بھناں تیریاں نہ کم تیرے آنا ای
او جناں لئی توں راتیں دنے کریں ہیرا پھیریاں
قبر نوں اڈیکاں روز رہندیاں نے تیریاں

بات ذرا غور سے سنو!

او مان کادا کرنا ایں حسن تے جوانی دا
زندگی اے تیری جنویں بلبلہ پانی دا
او تیریاں تے سانواں وی ئیں اوئے بندیا اے تیریاں
قبر نوں اڈیکاں روز رہندیاں نے تیریاں

بات ذرا غور سے سنتے جاؤ!

اے انسان اس زندگی میں نیک اعمال کرو۔

پیار تے محبتاں دے پھل مہکائی جا
نیکیاں دے بوٹے جگہ جگہ اتے لائی جا
اوئے تھاں تھاں تے نہ بیج اوئے خاردار بیریاں
قبر نوں اڈیکاں روز رہندیاں نے تیریاں

اس لیے میرے بھائی نماز پڑھو گے۔ یہ نماز قبر میں بھی کام آئے گی۔ میدان محشر میں بھی کام آئے گی۔ دنیا میں اگر کم کماؤ گے۔ اللہ پاک اس میں زیادہ برکت عطا فرمادیں گے۔

آؤ نہ ذرا قرآن سن لو!

حکم الٰہی:

جناب موسیٰ علیہ السلام ساتھ اپنی بیوی کو لے کر جا رہے ہیں، فرماتے ہیں: اے میری بیوی وہ سامنے آگ نظر آ رہی ہے، میں آگ لے کر آتا ہوں۔ سردی کی رات ہے، جناب موسیٰ علیہ السلام جاتے ہیں، آگے سے آواز کیا آتی ہے؟

﴿اِذْرَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ○ فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ○ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ○ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ○﴾ (طه: ۱۰-۱۳)

اے میرے موسیٰ علیہ السلام! کہاں آگ ڈھونڈ رہے ہو؟ جوتا پیچھے اتار دیں۔ ﴿اِنِّیْٓ اَنَا

رَبُّكَ﴾ یہ آگ نہیں، یہ تو تمہارا رب ہے۔ اپنا سر جھکا دیں، میں نے نبوت کی پگڑی رکھنی ہے۔ آگے کیا بات ہے؟ جب نبوت مل گئی۔ نبوت کی پگڑی رکھ دی تو اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ﴾

اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام! نبوت میں نے آپ کو عطا کر دی ہے لیکن پہلی بات یہ ہے، میں تمہارا اللہ ہوں۔ میرے سوا الہ کوئی نہیں، میری عبادت کرنا۔

﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾

میرے ذکر کے لیے نماز پڑھنا۔ اللہ پاک اپنے نبی جناب موسیٰ علیہ السلام سے فرما رہے ہیں۔ اے میرے نبی موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں۔

جہاں انبیاء علیہم السلام کو حکم ہو رہا ہے، وہاں میں اور تم کس باغ کی مولی ہیں؟ یہ کئی پیر کہتے ہیں، ہمارے دل کی پڑھی ہوئی ہے۔ زکوٰۃ دل کی دی ہے۔ کہتے ہیں، اللہ پاک نے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ نماز پڑھو۔ یہی فرمایا ہے کہ قائم کرو اور ہم نے دل کی قائم کی ہے، سنو!

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۝﴾

جب محبوب ﷺ میں نے آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا، اللہ پاک اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں: اے میرے پیارے محبوب ﷺ!

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۝﴾

محبوب ﷺ نماز بھی پڑھیں اور قربانی بھی کریں۔

ایک وقت ایسا آیا، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝﴾

(الانعام:١٦٢)

فرمایا: محبوب ﷺ فرما دیں، بے شک میری نماز، میری زندگی، میری موت اللہ کے لیے ہے۔ اے دنیا جہان والو! کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں۔ محبوب ﷺ رات کو تھوڑا قیام کیا کریں۔ اللہ پاک کی عبادت کرتے کرتے آقا علیہ السلام کے پاؤں سوجھ جاتے ہیں، لیکن نبی

معصوم عن الخطاء ہیں۔ آقا علیہ السلام سے کوئی بھی غلطی نہیں ہوئی۔ نبی پاک ﷺ سے بھول ہوئی ہے لیکن میرے مصطفیٰ ﷺ کی بھول کو بھی اللہ پاک نے دین کا حصہ بنا دیا ہے لیکن اس کے باوجود بھی آواز آتی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝﴾

محبوب ﷺ تھوڑا قیام کیا کریں۔

﴿قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾

میرے آقا علیہ السلام! فرماتے ہیں: میری نماز اللہ کے لیے ہے۔

فوائد نماز:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔ ایک بی بی کو کسی آدمی نے برائی کی دعوت دی۔ یہ بی بی بڑی نیک ہے۔ بڑی سمجھ دار ہے، یہ کہتا ہے، میں تم سے برائی کرنا چاہتا ہوں۔

بی بی کہتی ہے، میری ایک شرط ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے چار دن نماز تم پڑھ لو، برائی میں کرلوں گی۔ اس نے جب چار دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو اس گلی میں آنا ہی چھوڑ گیا۔ وہ بی بی ملی، کہتی ہے، اب اس گلی میں کیوں نہیں آتے ہو؟ یہ کہتا ہے: نماز نے میری کایا ہی پلٹ دی ہے۔ نماز نے گندا ذہن رہنے ہی نہیں دیا۔

لوگو! نماز ایک دنیا کا ایسا عمل ہے۔ اگر انسان نیت سے پڑھے مگر ہم کھڑے نماز میں ہوتے ہیں، نماز میں ہی حساب کرتے ہیں۔ کھاد اتنے کی لی تھی، فروخت کتنے میں کرنی ہے؟ اس نماز کا پھر اثر کیا ہونا ہے؟

میرے اور تمہارے پیر و مرشد ﷺ ایک دن مال غنیمت تقسیم کر رہے ہیں۔ کتاب المغازی بخاری کی حدیث ہے۔ آقا علیہ السلام مال غنیمت تقسیم کر رہے ہیں۔ ایک منافق آیا، آ کر کہتا ہے:

((اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ))

اے محمد ﷺ! اللہ سے ڈر جاؤ، ناانصافی نہ کرو۔ جب اس نے اتنے کلمات کہے، نبی پاک ﷺ کے صحابی سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پاس ہیں، جب اس نے گستاخانہ الفاظ کہے کہ محمد ﷺ مال غنیمت کو صحیح طرح تقسیم کرو۔ گستاخانہ الفاظ کہتا ہے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ((اَلا اَضْرِبُ عُنُقَهُ)) محبوب ﷺ مجھے اجازت دیں، میں اس خبیث کی گردن اتار دوں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے میرے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہوسکتا ہے: ((اَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّىْ)) یہ آدمی کہیں نماز ہی نہ پڑھتا ہو۔ یہ آدمی ہی نمازی نہ ہو۔ بے شک اس نے میری گستاخی کی ہے۔ ((كَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَكُوْنُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِىْ قَلْبِهِ)) اگر یہ نمازی ہے، نماز پڑھتا ہے۔ پھر زبان سے ایسی باتیں نکل ہی جاتی ہیں۔

اے دنیا کے لوگو! اس آدمی کو بچایا ہے تو نماز نے بچایا ہے کہ اسے نہ مارو کہیں یہ نماز ہی نہ پڑھتا ہو۔ یہ بخاری کی حدیث ہے۔

بے نماز کا ٹھکانہ:

اللہ پاک کا قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ اللہ پاک فرماتے ہیں، اے میرے پیارے محبوب! پیغمبر جناب محمد ﷺ!

﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّاo اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔاo﴾ (مریم: ۵۹، ۶۰)

جن لوگوں نے خواہشات کے پیچھے لگ کر، دنیا کے پیچھے لگ کر اپنی نمازوں کو ضائع کر دیا ہے۔ نمازوں کو ضائع کرنے والے قیامت کا دن ہوگا۔ وادئ غی جہنم میں ہے، جس میں ریشہ اور پیپ ہے۔ اس میں چار قسم کے لوگ جائیں گے۔ اس آیت کی تفسیر لکھتے ہوئے امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے، اس وادی میں چار قسم کے لوگ جائیں گے، جس میں پیپ اور ریشہ ہوگا۔ گندا ریشہ اور گندی پیپ ہوگی۔ جس کا نام وادئ غی ہے۔ اس میں چار قسم کے لوگ جائیں گے (۱) پہلا طبقہ وہ ہے جو امت کے بے نماز ہوں گے۔ بے نماز وادئ غی میں

جائیں گے۔ جہاں ریشہ اور پیپ ہے۔ (۲) شراب پینے والے (۳) ماں باپ کے گستاخ۔

اے دنیا کے لوگو! یہ مجرم جرم کرنے والے بے نماز کا ٹھکانہ وادیٔ غی ہے اور جو نماز پڑھتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۳)

نماز پڑھنے والوں کو اتنی لمبی جنت ملے گی، جتنا چوڑا آسمان اور جتنی چوڑی زمین ہے۔

نمازیو! تمہارے لیے جنت میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں۔

بے نماز کو سزائیں:

پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بے نماز کو دنیا میں پندرہ سزائیں ملتی ہیں۔ چھ زندگی میں ملتی ہیں، تین مرتے وقت ملتی ہیں۔ تین مرنے کے بعد قبر میں ملتی ہیں۔ تین جب قبر میں سے اٹھایا جائے گا تب ملیں گی۔

چھ زندگی میں، تین مرتے وقت، تین قبر میں اور تین جب میدان محشر میں ہوگا۔

پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"مَنْ تَرَكَ تَرَوْنَا بِصَلَاتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعَاقِبُهٗ بِخَمْسِ عَشَرَةَ عَقُوْبَةً سِتٌّ مِّنْهَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَثَلَاثَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَثَلَاثَةٌ فِيْ قَبْرٍ وَثَلَاثَةٌ عِنْدَ الْمَحْشَرِ))

دنیا کے لوگو! بات ذرا توجہ سے سنو!

پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، چھ سزائیں جو دنیا میں ملتی ہیں، (۱) پہلی سزا جو آدمی بے نماز ہے، اللہ پاک اس کا نام نیک لوگوں کی فہرست سے ہی نکال دیتے ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث کو غنیۃ الطالبین میں پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ (۱) بے نماز آدمی کا نام ہی نیک لوگوں کی فہرست سے کاٹ دیا

جاتا ہے۔ یہ پہلی سزا ہے۔ (۲) دوسرا اللہ پاک اس کی زندگی سے برکت اٹھا لیتے ہیں۔ دیکھتے نہیں ہو۔ آج ایک گھر میں جتنے افراد کمانے والے ہیں۔ اتنے ہی کھانے والے ہیں، کہتے ہیں: مولوی جی! گزارا نہیں ہوتا، کوئی وظیفہ ہی بتا دیں۔ گزارا کیسے ہو؟ جب سارے گھر والے ہی بے نماز ہیں۔ جہاں اللہ اللہ نہ ہو۔ وہاں سے اللہ پاک ویسے ہی برکت اٹھا لیتے ہیں۔ جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ پاک اس کی زندگی سے برکت ہی اٹھا لیتے ہیں۔ (۳) اللہ پاک اس کے رزق سے بھی برکت اٹھا لیتے ہیں۔ اس کے رزق سے برکت کو دور کر دیتے ہیں۔ (۴) جب تک نماز کی تکمیل نہیں کرتا تب تک اللہ پاک اس کا کوئی بھی عمل قبول ہی نہیں کرتے، اللہ میری توبہ

(۵) پانچویں سزا اللہ پاک بے نماز کی دعا قبول ہی نہیں کرتے اور (۶) صالحین جو لوگ نیک ہیں۔ اللہ پاک ان کی دعاؤں میں سے بھی اس کا حصہ ہی نکال دیتے ہیں۔

اور موت کے وقت تین عذاب کون سے ہیں؟

(۱) جب یہ مرنے لگے گا، اس کو اتنی پیاس لگے گی، جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر سات دریا اس کے حلق میں پلٹ دیے جائیں۔ پھر بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی۔ بے نماز اتنا پیاسا مرے گا۔ بے نماز مرتے وقت پیاسا مرے گا۔ سات دریا بھی اس کے حلق میں بہا دیے جائیں، اس کی پیاس نہیں بجھے گی۔

بے نماز و نماز کی پابندی کرو۔ اگر دنیا اور آخرت میں کامیابی چاہتے ہو تو نماز کی پابندی کرو۔ بے نماز موت کے وقت مرتا ہے تو پیاسا مرتا ہے۔ (۲) دوسری بات بے نماز کو اچانک موت آئے گی۔ بے نماز اچانک مرے گا۔ جب بھی مرے گا اچانک ہی مرے گا۔ (۳) تیسری بات اس کی گردن اور کندھے موت کے وقت لوہے کی طرح ہو جائیں گے اور اللہ پاک اس کی گردن پر پتھر اور لکڑیوں کا بوجھ ڈال دیں گے۔ اس کی گردن میں اٹک جائے گی۔ جب دنیا سے مرنے لگے گا۔

اب دنیا سے چلا گیا ہے۔ اب قبر میں تین عذاب کون سے ہیں؟ آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، غنیۃ الطالبین میں یہ حدیث موجود ہے۔آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ پاک بے نماز کے مرنے کے بعد قبر میں تین عذاب نازل فرمائیں گے۔ پہلا عذاب کیا ہے؟ (۱) اللہ پاک اس کی قبر کو تنگ فرما دیں گے۔اس کی قبر جڑ جائے گی۔ دیواریں مل جائیں گی۔ بے نماز کی قبر تنگ ہو جائے گی۔

ذرا توجہ سے میری باتیں سنو! اللہ پاک پانچ وقت کا نمازی بنائے۔آمین

بے نماز کی قبر تنگ کر دی جائے گی۔ (۲) دوسری بات اس کی قبر میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ جو نمازی ہے، آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ادھر سے سورج غروب ہو رہا ہو گا۔ اس کے سامنے سورج ہو گا۔ کہے گا، اے فرشتو! حساب بعد میں لے لینا، مجھے اب عصر کی نماز ہی پڑھ لینے دو۔نمازی کو قبر میں بھی نماز کا ہی فکر ہے۔اللہ اللہ اللہ

کئی بزرگ ایسے ہیں۔کامونکی میں ایک قبر کھود رہے تھے۔میرا ایک بھائی تھا، وہ قبر کھود رہا تھا۔اپنا کوئی عزیز فوت ہو گیا۔اوپر سے قبر کھودی تو دو تین ڈھانچے نکلے، جب قبر نیچے سے کھودی۔ وہ لحد نکال رہا ہے۔سر کی طرف سے مٹی گری۔ اتنا خوب صورت بزرگ نیچے دفن تھا۔ان کی داڑھی اس طرح چمک رہی تھی۔ جیسے ابھی ہی تیل لگایا ہے۔اوپر والی تین قبروں میں سے ڈھانچے نکلے اور نیچے سے بابا جی کی میت بالکل صحیح نکل آئی۔ پتہ نہیں کب کے دفن ہوئے تھے مگر ان کا کفن بھی میلا نہیں ہوا تھا۔ محلے سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ انہوں نے کبھی تہجد ہی نہیں چھوڑی تھی۔کبھی نماز نہیں چھوڑی تھی۔

اے لوگو! جو نمازی ہے۔قبر بھی اس کے جسم کی حفاظت کرتی ہے۔جو بے نماز ہے، اسے قبر قبول ہی نہیں کرتی۔ بے نماز کی بھی کوئی زندگی ہے؟ سن لو!

(۱) بے نماز کی قبر تنگ ہو جاتی ہے۔ (۲) بے نماز کی قبر میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے۔ (۳) تیسری بات جب منکر نکیر اس سے سوال کرتے ہیں۔ بے نماز منکر نکیر کو جواب نہیں دے سکے گا۔ثابت قدم نہیں رہے گا اور جب بے نماز قبر میں اٹھایا جائے گا۔جب بے نماز اللہ پاک کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ (۱) اللہ پاک اس کی طرف قہر و غضب سے

دیکھیں گے۔ بے نماز کی طرف غصے سے دیکھیں گے۔ (۲) میدان محشر میں دوسرا عذاب یہ ہوگا۔ اللہ پاک بے نماز کا حساب بڑا سخت لیں گے۔

اے دنیا کے لوگو! جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اے میری پیاری عائشہ رضی اللہ عنہا! بعض لوگ میدان محشر میں ایسے ہوں گے۔ جن سے اللہ پاک کچھ نہیں پوچھیں گے۔ جب یہ جائیں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے، میں نے تم سے حساب نہیں لینا۔ وہ جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ میری اس جنت میں داخل ہو جاؤ۔

کئی ایسے بھی ہوں گے، جن کا حساب بڑی سختی سے لیا جائے گا۔ اے دنیا کے لوگو!

((اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا))

میرے آقا علیہ السلام یہ دعائیں کرتے، ماں جی فرماتی ہیں، محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کیوں کرتے ہیں؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میری پیاری عائشہ رضی اللہ عنہا! قیامت کے دن جب اللہ پاک کی عدالت میں پیش ہونا ہے۔ اللہ پاک نے زندگی کے ایک ایک حصے اور ایک ایک منٹ کا حساب لینا ہے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعا کرتا ہوں۔ یا اللہ قیامت کو میرا بھی حساب آسان کر دیں۔ بے نماز کا حساب بڑا سخت ہوگا۔ (۳) تیسری بات جب بے نماز کو اللہ پاک کے دربار سے دوزخ کی طرف لے کر جایا جائے گا، اللہ پاک اسے نہیں بخشیں گے۔ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ بے نماز کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس لیے نماز کے پابند ہو جاؤ۔ اللہ اللہ کیا کرو۔ اللہ پاک سے کال ملایا کرو۔ اللہ پاک کو راضی کرلو۔

اللہ پاک فرماتے ہیں، ایک چچا بھتیجا سے لڑا ہوا ہے یا بھتیجا چچا سے لڑا ہوا ہے۔ باپ سے بیٹا لڑ پڑا ہے۔ بھانجا اپنے ماموں سے لڑ پڑا ہے۔ بھانجا اپنے ماموں کو مناتا ہے۔ ماموں نہیں مانتا، بھتیجا اپنے چچا کو مناتا ہے۔ چچا نہیں مانتا، بیٹا اپنے باپ کو مناتا ہے، باپ نہیں مانتا، آگے سے کہتے ہیں، تم نے یہ بھی زیادتی کی ہے۔ تم نے یہ بھی زیادتی کی ہے۔ آگے سے طعنے دیتے ہیں لیکن عرش سے آواز آتی ہے۔

اے انسان دن کو آ جاؤ۔ رات کو آ جاؤ۔ گناہ جتنے بھی کیے ہیں مگر میرے در پر آ جاؤ۔ لوگوں کی تم منتیں کرتے ہو مگر میرے در پر چاہے آنسو بھی نہ بہاؤ۔ میں تمہیں طعنہ نہیں دوں گا کہ تم نے فلاں وقت گناہ کیا تھا۔ تم رونے والا منہ ہی بنا لینا میں تمہارے سابقہ گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دوں گا۔ جب تم آؤ گے اور آ کر کہو گے:

الٰہی! پریشانیاں دور کر دے
غماں دے پہاڑاں نوں کافور کر دے
میرے کول عیباں دے لکھاں خزانے
تیرے کول بخشش دے لکھاں بہانے
تیری ٹھاٹھ رحمت دی بدیاں نوں دھو وے
میرے جیسا عاصی کیوں بے آس ہووے
میں گنہگار عاجز ہاں بے کس بیچارا
مگر تیری رحمت دا مولا سہارا
میں غیراں دے در تے کیوں دامن پھیلانواں
کیوں مشرک بناں کیوں جہنم نوں جانواں
ہے میرا ایمان تو حاجت روا ہے
نہ تیرے سوا کوئی مشکل کشا ہے
میں ہر ویلے تیرے در توں ہی منگاں
توں دیندا نہ تھکیں میں لیندا نہ سنگاں

جب اللہ پاک سے اتنی بات کہتے ہو، اے اللہ تیرے سوا کوئی نہیں دیتا۔ دنیا پر کم روؤ گے۔

ہر وقت کا ہنسنا کہیں تمہیں برباد نہ کر دے
کبھی تنہائی کے لمحوں میں بیٹھ کر رو بھی لیا کر

میدان محشر میں جہنمی اتنا روئیں گے، ان کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ خون جاری ہو جائے گا۔ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں بھی چلائیں تو چل پڑیں گی۔ اتنا جہنمی روئیں گے لیکن اس وقت کا رونا کام نہیں آئے گا۔

دنیا میں کم آنسو بہالو، اللہ پاک فرماتے ہیں، اے انسان! جو جہنم کی آگ سمندروں اور ندی نالوں کے پانی سے نہیں بجھتی۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، اے انسان! تنہائی میں بیٹھ جاؤ! اپنے گناہوں کے پہاڑ لے کر آ جاؤ۔ انبار لے کر آ جاؤ۔ کبھی رات کو اٹھ جایا کرو۔ نہیں تو تنہائی میں بیٹھ جایا کرو۔ کہا کرو۔

ربا معاف کر ساڈیاں تقصیراں نوں
نہ کھول کھدو دیاں لیراں نوں

اللہ پاک سے کبھی تنہائی میں بیٹھ کر کہا کرو۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو رونے والا منہ ہی بنا لو لیکن اپنی آنکھ سے آنسو کا اتنا سا قطرہ نکال دو، جو تمہاری پلکوں سے لگ جائے۔ وہ چاہے تمہارے ان رخساروں پر بھی نہ گرے۔ جو جہنم کی آگ سمندروں، دریاؤں اور ندی نالوں کے پانی ڈالنے سے بھی نہیں بجھتی، اللہ پاک فرماتے ہیں، جو مجھ سے ڈر کر اپنی زندگی میں مکھی کے سر جتنا آنسو بہایا ہے۔ میں اتنے آنسو کے قطرے سے ہی تم پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہوں۔ تمہارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں اور تمہیں جنت الاٹ کر دیتا ہوں۔

اس لیے میں دعا کرتا ہوں۔ یا اللہ! جتنے بھی آج آئے ہیں۔ جتنی بھی میری معزز مائیں، بہنیں آئی ہیں۔ یا اللہ جتنے بھی آئے ہیں:

ساڈے گناہاں نوں معاف کر دے
ساڈے نام جنت الاٹ کر دے
تیری مہربانی، تیری مہربانی
او محشر دے دیہاڑے نہ سختی ساڈے تے آوے

جام بھر بھر کے کوثر دا ساقی پلاوے
مقصد مکمل ایہو ای میں پانواں
قیامت نوں سدھا میں جنتاں نوں جانواں

اللہ پاک ہم سب کو جنتی بنائے۔آمین، یا اللہ جس طرح آج اس مسجد میں، مدرسہ میں اکٹھے ہیں۔اسی طرح ہمیں جنت میں بھی اکٹھا فرمادیں۔اللہ اللہ اللہ

آؤ نہ ذرا توجہ سے میری بات کو سنو!

حصول نماز کے فوائد:

حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ ! اپنے باپ سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔جہانوں کے پیر علیہ السلام، رب کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں:((اَلصَّلٰوۃُ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ)) فرمایا: نماز جو ہے۔اللہ پاک کی رضا مندی ہے۔فرمایا: دنیا والو!((وَحُبُّ الْمَلَائِکَۃِ)) نماز فرشتوں کی دوستی کا سبب بنتی ہے۔((وَسُنَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ)) فرمایا: نماز انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی سنت نماز ہے۔نماز اللہ پاک کی رضا مندی کا سبب بنے گی۔نماز فرشتوں کی دوستی کا سبب بنے گی۔نماز معرفت کا نور بنے گی۔نماز ایمان کی بنیاد ہے۔نماز دعا کی قبولیت کا انحصار ہے۔نماز قبولیت کے اعمال کا دارومدار ہے۔نماز کی وجہ سے اللہ پاک تمام اعمال قبول فرمالیں گے۔نماز کی وجہ سے اللہ پاک رزق میں برکت ڈال دیں گے۔انسان نماز پڑھے گا۔اللہ پاک اس کے جسم میں راحت پیدا فرمادیں گے۔جو انسان نماز پڑھتا ہے، اللہ پاک اسے شیطان کے شر سے دور رکھیں گے۔جو انسان نماز پڑھتا ہے، نمازی ہے، قیامت کا دن ہوگا۔آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے دربار میں اس کے لیے سفارشی بن جائیں گے۔

یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کی سفارش کرنی ہے۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بے نمازی کی سفارش نہیں کرنی ہے۔تمام انبیاء علیہم السلام کو قیامت کے دن اپنی اپنی پڑی ہوگی لیکن کام آئیں گے تو اہل حدیثو تمہارے پیر صلی اللہ علیہ وسلم ہی کام آئیں گے۔

میرے پیر جیا رہبر نئیں آیا نہ کوئی آئے گا
گل لایا یتیماں نوں کول بھایا مسکیناں نوں
یتیماں، مسکیناں دا ایسا کوئی غم نہ کھاوے گا
او جدوں گرمی ستانا اے ہر اِک گھبرانا اے
حوض کوثر تے سوہنا پانی آپ پلاوے گا
جیہڑا پیر صحابیاں دا اوہو پیر وہابیاں دا
بنے اسی دی مثل جیہڑا او دجال کہلوائے گا
او یارا دھوکہ نہ کھانویں ہور پیر نہ بناویں توں
رکھ آس امیداں توں اللہ میل کراوے گا

اس لیے اگر قیامت کو محمد ﷺ کی سفارش چاہتے ہو۔ آقا علیہ السلام کی شفاعت چاہتے ہوتو نمازی بنو، نمازی انسان کی اللہ کے پاک نبی ﷺ سفارش فرمائیں گے۔

دنیا کے لوگو! نماز قبر میں چراغ بن جائے گی۔ نماز قبر میں نرم بستر بن جائے گی۔ نماز منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کا سبب بن جائے گی۔ نمازی آدمی کی قبر میں روشنی ہوگی۔ نمازی آدمی کے نیچے جنت کا بستر بچھایا جائے گا۔

((وَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ))

جو نمازی ہے، اللہ پاک اسے جنت کا بہترین لباس عطا فرما دیں گے۔ جو نمازی ہے، اللہ پاک اس کی قبر میں بہترین بستر بچھا دیں گے۔ جو آدمی نمازی ہے۔ اللہ پاک اس کی قبر میں سے جنت کی طرف دروازہ کھول دیں گے۔

جو بے نماز ہے۔ بدعمل ہے، اس کو قبر میں کوئی جواب نہیں آئے گا۔ کہے گا: ((هَا هَا لَا اَدْرِىْ)) میں تو جانتا ہی کچھ نہیں، آواز آئے گی: ((فَيُنَادِ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ)) آسمان سے آوازیں آئیں گی: ((فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ)) جو بے نماز ہے، اس کی قبر میں بستر بھی

آگ کا بچھا دیا جائے گا۔ ((وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ)) بے نماز کو آگ کا لباس پہنا دیا جائے گا۔ ((فَافْتَحُوْ لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ)) بے نماز کی قبر میں جہنم کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔

اس لیے نمازی انسان کی قبر چراغ سے منور ہو جائے گی۔ نمازی منکر نکیر کے سوالات کا آسانی سے جواب دے دے گا۔ جو نمازی ہے، قبر کی تنہائی میں غم زدہ نہیں ہوگا۔ قیامت کے دن اللہ پاک اپنی رحمت کے سائے کے نیچے نمازی کو کھڑا کر دیں گے۔ نمازی کو اللہ پاک اپنے عرش کے سائے کے نیچے کھڑا کریں گے۔

اے دنیا کے لوگو! جو آدمی نماز پڑھنے والا ہے۔ قیامت کو نماز نمازی کے سر کا تاج ہوگی اور نماز جو ہے۔ قیامت کے دن نمازی آدمی کے بدن کا لباس ہوگی۔ اللہ اللہ اللہ

دیکھو! اس نماز کے کتنے فوائد ہیں؟ نماز سر کا تاج اور بدن کا لباس ہوگی کیونکہ قیامت کو سب نے برہنہ ہونا ہے۔ جب اللہ پاک کے دربار میں پیش ہونا ہے۔ سب برہنہ ہوں گے۔

﴿وَ عُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ﴾

سب ہی اس طرح ہوں گے۔ جس طرح ماں کے شکم سے پہلی بار پیدا ہوئے ہیں۔

اے دنیا کے لوگو! یہ نماز سر کا تاج اور بدن کا لباس بن جائے گی۔

جو آدمی نمازی ہے۔

آگے جا کر نماز اس کے لیے نور بن جائے گی۔ نمازی کے لیے نماز جہنم کے آگے پردہ بن جائے گی۔ اللہ پاک کے سامنے کامیابی کی دلیل ہے۔ جب اس کا وزن کیا جائے گا۔ نمازی آدمی کا جو اعمال نامہ ہے، وہ وزنی ہوگا۔ پل صراط سے آسانی سے گزرنے کا نماز سبب بن جائے گی اور نماز جنت کی کنجی بھی بنے گی۔ دیکھو نماز کے میں نے کتنے فوائد بتائے ہیں؟ مگر یہ فوائد ان کو ہیں، جو پانچ وقت کی مکمل نماز پڑھتے ہیں، اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی ہے۔ وہ پھر جہنم کے لیے تیار رہیں۔

اللہ پاک جنتی بنائے، آمین۔ اللہ پاک نمازی بنائے، آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قرب قیامت، نافرمانی کی سزا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○﴾ (التوبہ:۱۲۸)

حمد و ثناء:

سامعین محترم! ہمہ قسم کی حمد و ثناء، تمام قسم کی تعریفات، تمجیدات، تسبیحات، تہلیلات، اکائی، تنہائی، یکتائی، کبریائی اللہ مالک العلام کے لیے ہے۔

جو پوری کائنات کا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، داتا ہے، گنج بخشے، رنج بخشے، لجپال ہے، غریب نواز ہے، غوث اعظم ہے، کائنات کے ذرے ذرے کا دستگیر ہے۔

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہے۔

جس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں، ازل سے اکیلا ہے، ابد تک اکیلا رہے گا۔ قیامت کے دن بھی اس اکیلے اللہ کی ہی حکمرانی ہوگی۔

درود وسلام:

درود وسلام امام الانبیاء، خطیب الانبیاء، خاتم الانبیاء، صدر العلیٰ، شمس الضحیٰ، مصدر مہر و وفا، سرچشمہ صبر و رضاء، منبع رشد و ہدیٰ، والئ بطحاء، پوری کائنات کے سردار جناب محمد ﷺ کی ذات اقدس کے لیے ہوں۔

ضمیر دا اج ہونا فیصلہ اے
تما چھڈ کے کوئی . سویٹ لے لے

عرشاں والے دا بن کے ویکھ تے سہی
پانویں رحمتاں دی مارکیٹ لے لے

عنوان خطبہ:

صاحبو اور ساتھیو! آج کا یہ مقدس خطبہ جمعہ جس کا عنوان گناہوں کے نقصانات اور موجودہ حالات کے مطابق جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے، آیا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔

کہیں بجلی کا بحران ہے، کہیں آٹا کا بحران ہے، کہیں کسی کی عزت محفوظ نہیں، کسی کا مال محفوظ نہیں، کسی کا کاروبار محفوظ نہیں، کسی کی جان محفوظ نہیں۔

ہر انسان اس گئے گزرے دور میں پریشان ہے۔ کوئی اولاد کی وجہ سے پریشان ہے۔ کوئی رشتہ داروں کی وجہ سے پریشان ہے۔ کوئی یاروں دوستوں کی وجہ سے پریشان ہے اور قتل وغارت کا بازار بہت زیادہ گرم ہے۔

بموں کے دھماکے اور خودکش حملے اور ناجائز مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ آخر یہ سب کچھ ہمارا مقدر کیوں بن چکا ہے؟ کبھی ہم نے سوچا نہیں کہ ایک وقت وہ تھا۔ ایک انسان کماتا تھا اور سارا خاندان کھاتا تھا مگر ختم پھر بھی نہیں ہوتا تھا۔ اب تمام گھر والے کماتے ہیں، تمام گھر والے کھاتے ہیں لیکن ایک ماہ بعد ٹوٹل کرنے سے مقروض ہوئے ہوتے ہیں۔ ہماری روزی سے برکات اٹھ گئیں۔ ہمارے گھروں سے رحمت کے ڈیرے اٹھ گئے۔

بڑی توجہ سے آج کی میری گزارشات کو سنیں۔ آج میرے دل کا درد اپنے دماغ کی تختیوں پر منقش کر کے لے جائیں۔ آج کی یہ دعوت گھر گھر پہنچانی ہے، تاکہ ہماری یہ مائیں، بہنیں، میرے یہ بزرگ اور بھائی، میرے یہ چھوٹے چھوٹے بچے جو ہیں۔ ان کے دماغ پر اللہ پاک کی نافرمانی کا جو زنگ لگ چکا ہے۔ وہ زنگ اتر جائے اور اللہ پاک اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کا رنگ چڑھ جائے۔

یارو! ہم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ ہمارے رزق میں برکت کیوں نہیں رہی؟ ایک گھر میں اگر دس افراد ہیں تو دس میں سے نماز ایک ہی پڑھتا ہوگا۔ اگر ہمارے گھر میں ہماری مائیں،

بہنیں، بیٹیاں اور بہو ہیں۔ ان میں سے بھی ایک دو ہی نماز پڑھتی ہوں گی۔

جس کا دین کے ساتھ رشتہ وابستہ ہو گا۔ جو مرد بے نماز ہے۔ اس کے رزق میں قطعاً برکت نہیں ہو سکتی۔ جو عورت بے نماز ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھی برکت نہیں، اس کے کھانے میں بھی لذت نہیں۔

آج نمائشی حسن کے لیے ہم اپنی بیٹیوں، اپنی بہو، اپنی بیویوں کو بیوٹی پارلر میں لے کر جاتے ہیں، کس لیے؟ کہ اس پر حسن چڑھ جائے۔ حسین بن جائے۔ بیوٹی پارلر سے حسن تلاش کرتے ہیں۔

اللہ پاک فرماتے ہیں، میرے گھر کی طرف آؤ۔ ﴿رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ﴾ رکوع اور سجود تم کرلو، حسن کی کریمیں میں چڑھا دوں گا۔

کائنات کی کریموں سے حسن نہیں ملے گا۔ جب اللہ پاک کے آگے جبین نیاز کو جھکاؤ گے۔ تمہارے چہرے پر ایسا حسن آئے گا کہ یہ حسن میدان محشر میں بھی نہیں اترے گا۔

وہاں بھی نور ہی نور ہو گا۔ دائیں، بائیں، آگے پیچھے نور ہی نور ہو گا۔ ساتھ فرشتے بھی نور والے ہوں گے اور جب قبر سے اٹھو گے۔ پھر تمہاری قبر کے کنارے پر ایک سواری کھڑی کر دی جائے گی۔ جس کے اوپر تمہیں بٹھا کر فرشتے اس سواری کی مہار پکڑ کر تمہیں اللہ پاک کے دربار میں لے کر جائیں گے۔

ایک بار اس اللہ پاک کا بن کر تو دیکھو!

آج ہر انسان پریشان ہے، کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں پریشانیوں میں سے نکل چکا ہوں۔ جب کوئی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اسے یہ پتہ نہیں کہ میں نے اپنے گھر جانا بھی ہے کہ نہیں۔ یہ کیوں ہے؟

آیت مبارکہ کا مفہوم:

یہ جس آیت کو میں نے آپ احباب کے سامنے تلاوت کیا ہے۔ یہ آیت سورہ آل عمران کی ہے۔ یہ کب نازل ہوئی؟ غزوہ احد کا واقعہ ہے۔ آقا علیہ السلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

ایک درے پر کھڑا کیا کہ یہ درہ کسی بھی صورت میں نہیں چھوڑنا۔ جب فتح ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ کفار بھاگ رہے ہیں۔ مال غنیمت بہت زیادہ ہے۔ مال غنیمت کے لالچ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ درہ چھوڑ دیا، جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا تھا۔

فرمایا: چاہے تم میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہو۔تم نے نافرمانی کی ہے۔اگر میں تمہاری فتح کو شکست میں نہ بدلوں تو مجھے رحمان ہی نہ کہنا۔ پھر ہوا کیا؟ وہ جو فتح ہوئی تھی۔ وہ شکست میں بدل گئی۔

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے۔ انہوں نے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ وہ جو چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درے پر کھڑے تھے۔ ان کو شہید کیا۔ ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک بھی شہید ہو گئے۔ لوہے کا طوق میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں دھنس گیا اور یہ کہنے لگ پڑے۔

﴿اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝﴾

(آل عمران:١٦٥)

اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر یہ مصیبت کیوں آئی ہے؟ پریشانی کیوں آئی ہے؟ یہ کہتے ہیں، مصائب اس سے پہلے آتے رہے، دکھ اس سے قبل بھی آتے رہے، ان کی مثل جس طرح آج آیا ہے، لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارو وہ وقت بھی یاد کرو۔

جب غزوہ بدر کا میدان تھا۔تم تین سو تیرہ تھے۔ ادھر کفار کا ہزاروں کا لشکر تھا۔ میں نے تمہاری مدد آسمان سے ملائکہ کی افواج کو بھیج کر کر دی۔

کیوں مدد کی؟

جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا۔تم بدر کے میدان میں کھڑے ہو گئے۔ جہاں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہٹایا۔تم وہاں سے ہٹ گئے۔ جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں جھکایا، تم

وہاں جھک گئے۔

چاہے تعداد کے لحاظ سے تم کم تھے لیکن میں رب نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت اور فرماں برداری کرنے کی وجہ سے تمہیں ایسی فتح دی کہ وہ جو کفار تھے۔ ﴿وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾ اپنی پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگ پڑے۔ میدان خالی کرنے لگ پڑے۔

تمہاری مدد کے لیے میں نے آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل کر دیں۔

آج تمہاری فتح کیوں شکست میں بدلی ہے؟

تمہیں نبی پاک ﷺ نے کھڑا کیا ہے، مگر تم مال غنیمت کے لالچ میں درہ چھوڑ کر میدان احد میں اتر آئے ہو۔ تم نے نبی پاک ﷺ کے فرمان کی نافرمانی کی ہے۔ میں رب کو اپنے نبی ﷺ کے حکم کی نافرمانی گوارا نہیں ہوئی۔ اس لیے میں نے آج تمہاری فتح کو شکست میں بدل دیا ہے۔

یہ ساری مصیبت کیوں آئی ہے؟ فرمایا: ﴿قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا﴾

اے دنیا کے لوگو اس سے پہلے یعنی مصائب آئے۔ ﴿قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا﴾

کہنے لگ پڑے کہ یہ مصیبت کیوں آئی ہے، فرمایا: ﴿قُلْ﴾

محبوب ﷺ فرما دیں: ﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ﴾

یہ تمہاری اپنی جانوں کی وجہ سے تم پر مصیبت آئی ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ﴾ اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہیں۔

قرآن کا دوسرا مقام سن لو!

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ٥﴾ (الروم:٤١)

اللہ پاک فرماتے ہیں، خشکی اور تری میں جو فساد پھیل گیا ہے۔ ﴿بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ﴾ یہ لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے۔ ہاتھوں کی کمائی سے کیا مراد ہے؟

ہمارے گناہوں کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔

﴿لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں۔

میں تمہیں بعض تمہارے برے اعمال کی سزا بھی دیتا ہوں۔ کیوں؟

﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾ تا کہ تم میرے گھر کی طرف لوٹ آؤ۔

گناہوں کے اثرات:

دیکھ لو! آج اس گئے گزرے دور میں، آج کے موجودہ معاشرے میں کیا ہو رہا ہے؟

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں، میں چھوٹے چھوٹے عذاب چیک کرواتا ہوں۔ بڑے بڑے عذابوں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے عذاب دیتا ہوں تا کہ تم میرے گھر کی طرف لوٹ آؤ۔

میرے بھائی! پہلی قومیں غرق کیوں ہوئیں؟ پہلی قوموں پر عذاب کیوں آئے؟ جناب نوح علیہ السلام کی قوم غرق کیوں ہوئی؟

﴿مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا۝ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۝﴾

قرآن کہتا ہے، وہ کیوں غرق ہوئے؟ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق ہوئے۔ فرمایا: ﴿مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ﴾ وہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے، ﴿اُغْرِقُوْا﴾ غرق کر دیے گئے۔ گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے۔

یہ تو جناب نوح علیہ السلام کی قوم ہے۔

یہ ایک اور قوم ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں، جو ثمودی تھے۔

﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ۝﴾ قوم عاد نے جب قوم ثمود کو جھٹلا دیا۔

﴿فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝﴾

اللہ پاک فرماتے ہیں، ثمودیوں کو ہم نے غرق کیا، ان کو غرق کیوں کیا؟ ان پر سات راتیں اور آٹھ دن ہم نے اتنی ٹھنڈی ہوا چلائی گویا کہ اس طرح لگتے تھے، جیسے کھجوروں کے تنے ہی کھڑے ہیں، کھجوروں کے تنوں کی مثل تھے۔ میں نے سب کو تباہ کر دیا۔ ایک بھی باقی نہ رہنے دیا۔

یارو کسی قوم پر عذاب آیا!

وہ جب سالن کھاتے ہیں تو سالن میں مینڈک ہیں۔

کسی قوم کو جوئیں ڈال دیں۔

کئی بستیوں کو آسمان پر لے جا کر الٹا زمین پر پھینک دیا۔

کئی بستیوں کو زمین میں دھنسا دیا۔

یارو! ان قوموں پر اللہ پاک کے یہ عذاب کیوں آئے؟

اللہ پاک فرماتے ہیں:

کئی اقوام نے میرے رسل علیہم السلام کی نافرمانیاں کیں۔ وہ اپنی مرضی سے باز نہ آئے۔ پھر ان پر میں نے اپنے عذاب بھیجنا شروع کر دیے۔

دعائے مصطفیٰ ﷺ:

اے میرے مصطفیٰ ﷺ کی امت تم پر عذاب کیوں نہیں آتے؟ تم پر اتنے اتنے بڑے عذاب کیوں نہیں آتے؟

فرمایا: تمہارے لیے میرے نبی ﷺ رات کے اندھیروں میں دعائیں کر گئے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی دعا ہی ہم کو بچا رہی ہے۔

ورنہ جو ہماری حالت ہے۔ وہ ان اقوام سے کم نہیں۔

کتاب الفتن ترمذی شریف کی روایت ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔

((اِذَا اتُّخِذَا الْفَيْئُ دُوَلًا)) جب مالِ غنیمت کو اپنا مال سمجھا جائے گا۔

پاکستان کے حکمران پاکستانی خزانے کو اپنا خزانہ سمجھیں گے۔ جہاد اس لیے کیا جائے گا۔ مالِ غنیمت مل جائے اور ہم جاگیردار بن جائیں۔ مالِ غنیمت کو اپنا مال سمجھا جائے گا۔

دوسری بات کیا ہے؟ ((وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا)) امانت کو امانت سمجھ کر واپس نہیں کیا جائے گا بلکہ امانت کو اپنا مال سمجھ کر ہڑپ کر لیا جائے گا۔ امانت کو امانت سمجھ کر واپس نہیں کیا جائے گا۔

آج کوئی کسی کی دوکان پر قابض ہے۔ کوئی کسی کے مکان پر قابض ہے۔ کوئی کسی کی جائیداد پر قابض ہے۔

اے میرے بھائی ناجائز کسی کی ایک ہاتھ زمین بھی لو گے، قبضہ کرو گے، قیامت کا دن ہو گا، اس ایک ہاتھ زمین کے جہنم کی آگ کے ستر طوق پہنا کر تمہارے گلے میں لٹکا دیے جائیں گے۔

صرف نماز، حج، زکوٰۃ ادا کرنے سے کامیابی نہیں ملے گی، جب تک حقوق العباد کا خیال نہیں کرو گے۔

نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا، مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں۔ وہ مفلس ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میں محمد ﷺ کہتا ہوں۔ مفلس وہ ہے، جس نے نیکیاں کر کر کے ڈھیر لگائے ہوں گے۔ نمازیں پڑھ کر، صدقات کر کے، زکوٰۃ دے کر، خیرات کر کے، روزے رکھ کر، حج کر کے، عمرہ کر کے نیکیوں کے پہاڑ بنائے ہوں گے، لیکن اس نے زندگی میں کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی کا حق مارا ہوگا۔ کسی پر ظلم کیا ہوگا۔ کسی کی غیبت کی ہوگی۔

کسی کو تھپڑ مارا ہوگا۔ جس کو گالیاں دی ہوں گی، قیامت کا دن ہوگا، وہ آدمی آئے گا۔ اس کی نیکیاں جس کو اس نے گالیاں دی ہیں، اس کو دے دی جائیں گی۔ جس کو ناجائز تھپڑ مارا ہے، اس کی نیکیاں اسے دے دی جائیں گی۔ جس کی ناجائز غیبت یا چغلی کی ہے، اس کی نیکیاں اسے دے دی جائیں گی۔ حتی کہ اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں مگر اپنے حقوق لینے والے بچ گئے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، جو باقی رہ گئے۔ ان کے گناہ اس آدمی پر ڈال کر کے اس کو جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

بتاؤ! تمہاری نیکیاں کہاں گئیں؟ سمجھ آرہی ہے کہ نہیں؟

اگر اللہ پاک نے نماز پڑھنے کی توفیق دی ہے تو اللہ پاک اس کی حفاظت کی بھی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

سب سے بڑا مجاہد وہ انسان ہے، جو اپنی نیکیوں کو بچا کر رکھتا ہے۔ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں گناہوں سے بچا کر رکھے۔ آمین۔

تیسری بات کیا ہے؟

((وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا)) زکوٰۃ کو بطور تاوان، ٹیکس اور جرمانہ کے ادا کیا جائے گا۔ زکوٰۃ کو زکوٰۃ سمجھ کر نہیں دیا جائے گا، بلکہ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھ کر ادا کیا جائے گا۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام رب کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں:

((وَتُـعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ)) دنیاوی تعلیم عام ہو جائے گی۔ گھر گھر انگلش میڈیم سکول کھل جائیں گے۔

اندزاہ لگاؤ! اتنے ہمارے بچے نہیں جتنے انگلش میڈیم سکول ہیں۔ اتنا بچے کا وزن نہیں جتنا کتب کا وزن ہے۔

باپ نے بستہ اٹھایا ہے اور سکول چھوڑنے جا رہا ہے۔ داخلہ فیس الگ ہے۔ ماہانہ فیس الگ ہے۔ رکشہ پر آنے جانے کا کرایہ الگ ہے۔ باپ گھر کا ایک مکان فروخت کر دیتا ہے کہ میرا بیٹا باہر لندن میں پڑھنے جا رہا ہے، وہ باہر سے پڑھ کر واپس آتا ہے۔ یہ ایئر پورٹ پر

لینے جاتا ہے۔ جب وہ گیا تھا، تب اکیلا تھا۔ جب آیا ہے تو دو ہیں، باپ کہتا ہے، بیٹا یہ ساتھ کون ہے؟ ابا جی میری وائف ہے۔ باپ کی جانے بلا کہ وائف کسے کہتے ہیں؟ ان بزرگوں کو کیا پتہ ہے؟ مولانا عبداللہ گرداس پوری رحمہ اللہ ایک سڑک پر کھڑے تھے۔ ایک نوجوان نے بڑی ٹائٹ پینٹ شرٹ پہنی تھی۔ بابا جی اس کی طرف دیکھتے گئے۔ وہ کہنے لگا بابا جی کیا دیکھتے ہیں؟ بابا جی فرماتے ہیں، بیٹا میں دیکھ رہا ہوں، تم اس میں داخل کیسے ہوئے ہو، جو باہر سے پڑھ کر آیا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے لگائے ہیں۔ آج وہ آ کر کہتا ہے۔ ابا یہ آپ کی بہو ہے۔ باپ رونے لگ پڑا، ماں رونے لگ پڑی۔ بیٹا تمہارا رشتہ تو وہاں کرنا تھا۔ یہ آگے سے کہتا ہے، ماں زیادہ رونے کی ضرورت نہیں، تمہارے خاندان میں میرے معیار کا رشتہ ہی کوئی نہیں۔ ہائے ہائے معیار کیا ہے؟ غسل خانوں میں کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا ہے۔ یہ معیار ہے، ماں باپ کی چارپائی باہر صحن میں بچھا دیتا ہے۔

دوسری طرف وہ بچہ ہے، جس کو مدرسہ میں داخل کیا ہے، نہ کوئی داخلہ فیس ہے، نہ ٹیوشن فیس ہے، نہ ماہانہ فیس ہے، نہ پیپر فنڈ ہے نہ رکشے کا کرایہ ہے۔ نہ روٹی کا خرچ ہے۔ سب کچھ مفت ہی ہے۔

اب اس بچے کو محنت قاری صاحب نے کروائی ہے۔ جس بچے کو ناکارہ سمجھ کر مسجد میں چھوڑ گئے تھے کہ یہ ہڈ حرام ہے۔ قاری صاحب نے اس پر محنت کرنا شروع کر دی۔ یہ بچہ قرآن کا حافظ بن جاتا ہے۔ یہ اب مسجد کی صفوں پر بیٹھ کر کہتا ہے۔ ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ))

جس پر لاکھوں لگائے ہیں، وہ اچھا ہے کہ یہ اچھا ہے؟

یہ کہتا ہے۔

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾

کہتا ہے، عرش والے میرے ماں باپ کو معاف فرما دیں۔

میرے بھائی تفسیر مظہری میں لکھا ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام ایک قبرستان میں سے گزر رہے ہیں۔ دیکھا ایک قبر میں سے آگ شعلے مار رہی ہے۔ پوچھا یا اللہ! اسے عذاب کیوں ہو رہا ہے؟ میری آنکھ نے اس طرح کی آگ نہیں دیکھی، فرمایا: اے میرے موسیٰ علیہ السلام جب واپس آئیں گے پھر بتاؤں گا۔ واپس آئے دیکھا، اس قبر کی نار گلزار بن گئی ہے۔ یا اللہ! اس کی کون سی نیکی پسند آ گئی ہے؟ فرمایا: اے میرے موسیٰ علیہ السلام میں نے یہ نہیں بتانا کہ یہ آدمی گناہ کیا کرتا تھا۔ اگر میں یہ بتا دوں تو پھر میری رحمت میں فرق آتا ہے، لیکن یہ بتا دیتا ہوں کہ میں نے اس کی قبر کی نار کو گلزار کیوں بنایا ہے؟ اس انسان کے گھر بچی بچہ پیدا ہونے والا تھا، اس کے مرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے۔ آج اس نے پہلے دن مسجد میں جا کر بسم اللہ پڑھا ہے۔ اپنی چھوٹی سی زبان سے میرا نام لیا ہے۔ اس کے بچے کی بسم اللہ پڑھنے کی وجہ سے مجھے عرش پر حیا آ گئی۔ میں نے اس کی قبر کی نار کو گلزار بنا دیا ہے۔

اگر بچہ بسم اللہ پڑھے تو باپ کی قبر گلزار بن جائے۔

اگر بچہ حافظ قرآن ہی بن جائے تو پھر کیا مقام ہوگا؟

اللہ پاک اپنے بچوں کو قرآن وسنت کی تعلیم دلوانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ ﷺ نے فرمایا: دنیاوی تعلیم عام ہو جائے گی۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ" لوگ ماؤں کے نافرمان ہو جائیں گے۔ بیوی کی تابعداری ہوگی۔ ماں کی نافرمانی ہوگی۔

ماں کے لیے ایک بھی سوٹ نہیں، بیوی کے لیے دس دس ہزار کے سوٹ لائے گا۔ ماں کو کھانے کے لیے روٹی میسر نہیں اور بیوی کو ہوٹلوں میں لے کر جاتا ہے۔ قسم قسم کے کھانے کھاتا ہے۔ بیوی کو نئے نئے سوٹ پہناتا ہے۔

یاد رکھو! یہ بوڑھی ماں مر گئی تو اور نہیں ملے گی۔ بیوی مر گئی تو اور مل جائے گی۔

ستر اولیاء ایک طرف دعا کریں۔ بوڑھی ماں اکیلی ایک طرف دعا کرے۔ اللہ پاک ستر اولیاء سے پہلے ماں کی دعا جلدی قبول فرما لیتے ہیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے ہیں۔ جوتے سمیت جاتے ہیں، ماں مر گئی۔ فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام آج کے بعد جوتا اتار کر آئیں۔ یا اللہ کیوں؟ فرمایا: جس کی دعائیں تھی۔ آپ علیہ السلام کی وہ ماں اب دنیا سے رخصت ہوگئی ہے۔

ماں کی دعائیں لیا کرو۔ اگر دنیا اور آخرت میں کامیابی چاہتے ہو، اس بوڑھی ماں کو دھکے نہ دیا کرو۔ اس بوڑھی ماں کو ستایا نہ کرو۔

ماں کی خدمت گزاری کا مقام:

کتاب الکبائر میں امام ذہبی رحمہ اللہ نے بنی اسرائیل کی ایک حکایت نقل کی ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام ایک دن فرمانے لگے، یا اللہ! جنت میں میرا ہمسایہ کون ہوگا؟

فرمایا: میرے موسیٰ علیہ السلام ایک قصائی گوشت کرنے والا، وہ آپ علیہ السلام کا ہمسایہ ہے۔

یا اللہ! اس کا عمل کیا ہے؟ فرمایا: میرے موسیٰ علیہ السلام جا کر پتہ کرلیں۔

جناب موسیٰ علیہ السلام اس کی دوکان پر گئے۔ وہ گوشت فروخت کرتا جا رہا ہے۔ یا اللہ! کوئی خاص عمل نظر نہیں آیا۔ فرمایا: گھر چلے جائیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام گھر چلے گئے۔ فرمایا: مجھے روٹی کھلاؤ۔ اس نے روٹی لا کر آگے رکھ دی۔ فرمایا، آؤ ہم مل کر کھاتے ہیں۔ یہ قصائی کہتا ہے، جب تک میں اپنی بوڑھی ماں کو روٹی نہ کھلا لوں، تب تک میں نے کبھی روٹی کھائی ہی نہیں۔

ماں بھی کس طرح کی ہے؟ ماں کے دونوں بازو نہیں ہیں۔ انتہائی بوڑھی والدہ ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے سر کانپتا ہے۔ یہ قصائی گوشت کا شوربا لیتا ہے۔ اس میں روٹی کے ٹکڑے ڈبوتا ہے۔ وہ لے جا کر اپنی ماں کو کھلاتا ہے۔ جب ماں کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ اس کی زبان حرکت میں آجاتی ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں، یار تمہاری ماں کھانا کھانے کے بعد کیا پڑھ رہی ہے؟ فرمایا: موسیٰ پیغمبر علیہ السلام میں نے آج تک کسی کو نہیں بتایا، جب میری ماں کا پیٹ بھر جاتا ہے تو میری ماں ایک ہی دعا کرتی ہے:

یا اللہ! میرا بیٹا بڑا گناہ گار ہے مگر اسے قیامت کے دن جناب موسیٰ علیہ السلام کا ہمسایہ بنا دینا۔

اے دنیا کے لوگو! یہ نبی علیہ السلام کا ساتھ ملا ہے تو ماں کی دعا کی وجہ سے ملا ہے۔ اس لیے میرے بھائی ماں کی خدمت کیا کرو لیکن قرب قیامت کیا ہوگا؟

قرب قیامت کی نشانیاں:

اے لوگو! ماں کی نافرمانی ہوگی۔ بیوی کی تابعداری ہوگی۔

"وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ" یاروں کو قریب کیا جائے گا، باپ کو دور کیا جائے گا۔

بوڑھا باپ تم سے دوائی کے لیے پیسے مانگ لے، یہ ظالم کہتا ہے، تم نے روزانہ کا معمول ہی بنا لیا ہے۔ میرے پاس نہیں ہیں۔ بوڑھے باپ کو دوائی کے لیے پیسے نہیں دیتا۔ یاروں کے ساتھ ہوٹلوں میں چرغے، مرغے، کباب روسٹ کر کے کھا رہا ہے۔

میرے بھائی جس طرح کرو گے، اسی طرح ہی پاؤ گے۔ یہ تمہاری اولاد دیکھ رہی ہے، تم کس طرح باپ سے بولتے ہو۔ اس بوڑھے باپ کو کس طرح دھکے دیتے ہو۔

مثال دیا کرتے ہیں، ایک نے باپ کو اٹھایا اور نہر میں پھینکنے لگا تو اس کے باپ نے کہا، بیٹا یہاں میں نے اپنے باپ کو لا کر پھینکا تھا۔ مجھے تھوڑا سا آگے پھینک دو۔

جس طرح دو گے۔ اسی طرح ہی لو گے۔

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۝ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳، ۲۴)

اے دنیا کے لوگو! جب ماں باپ بڑھاپے کو پہنچ جائیں یا دونوں میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے۔ ان کے آگے اف بھی نہ کیا کرو لیکن قرب قیامت کیا ہوگا؟

باپ کو دور کیا جائے گا، یاروں کو قریب کیا جائے گا۔ یاروں کو قیمتی سے قیمتی سوٹ لے کر دے گا۔ جوتے بھی لے کر دے گا۔ باپ کو ایک سوٹ دینے سے بھی بے کار ہوگا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: "وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ" مساجد میں جھگڑے عام ہوں گے۔ دنیاوی باتیں مساجد میں عام ہوں گی۔ نماز پڑھنے کے لیے آئے ہیں مگر باتیں کاروبار کے حوالہ سے کریں گے۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں: "وَسَادَا لْقَبِیْلَةِ فَاسِقُهُمْ))

چوِر اچکے چوہدری تے غنڈی رن پردان

یہ جتنے ناظم اور دوسرے تیسرے ہیں۔ شاید ان میں کوئی ایک نمازی ہو۔ نہیں تو کسی ایم این اے اور ایم پی اے کو نماز بھی نہیں آتی، پرلے درجے کے دین سے عاری ہیں۔ چور اور ڈاکو تمہارے قبائل کے سردار بن جائیں گے۔

"وَكَانَ ضَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُهُمْ دنیا کا ذلیل ترین انسان تمہارا حکمران ہوگا۔

اس سے بڑھ کر کائنات میں کوئی ذلیل ہے؟

دنیا کا ذلیل ترین انسان تمہارا حکمران ہوگا۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ((وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ))

ایک آدمی دوسرے سے ڈرتے ہوئے اس کی عزت کرے گا، کہے گا یار یہ آدمی بڑا شریر ہے۔ یہ آدمی بڑا فتنہ باز ہے۔ اس کی زبان بڑی لمبی ہے۔ اس لیے اس سے تھوڑا بچ کر ہی گزرنا چاہیے۔ ایک آدمی دوسرے کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کرے گا۔

((وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ)) باجے گاجے عام ہو جائیں گے۔ گانا گانے والی کنجریاں عام ہو جائیں گی۔

کون سا گھر خالی ہے، جہاں کیبل نہیں؟ کون سا گھر خالی ہے، جہاں سی ڈی نہیں؟ یہ ایک کمپیوٹر بھی گند کا ہی پلندہ ہے۔ کوئی گھر ایسا خالی ہے؟

فحش قسم کی فلمیں بازار سے ملتی ہیں۔ ان کو لگا کر لوگوں کے ایمان کے جنازے نکالے

جاتے ہیں۔
آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، رات کو سورۂ ملک پڑھ کر سویا کرو سورۂ سجدہ پڑھ کر سویا کرو۔
یہ رات کو ڈرامے دیکھتے، ڈانس دیکھتے، فلمیں دیکھتے سوتا ہے۔
آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایسا دور آئے گا۔ لوگ رات کو گانا بجانا سنتے دیکھتے سو جائیں گے۔ صبح اٹھیں گے تو ان کی اشکال خنزیر کی بن جائیں گی۔
آج تمہیں یاد نہیں؟ اللہ پاک ہم سب کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ((وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ)) شرابیں عام پی جائیں گی۔ نام بدل دیے جائیں گے۔ شراب یہی ہو گی مگر نام بدل کر پئیں گے۔
اب تمہارے پاکستان میں ایسی کوئی دوائی ہے۔ جس میں شراب مکس نہ ہو؟ کوئی ایسی ہے جس میں الکوحل مکس نہ ہو؟ کوئی دوائی پاکستان کے سٹوروں سے ایسی نہیں ملے گی، جس میں شراب مکس نہ ہو۔
یہ جتنی نشہ آور ادویات ہیں۔ ان میں ننانوے فیصد شراب مکس ہے۔ شراب ہو گی مگر نام تبدیل کر دیے جائیں گے۔ شراب عام پی جائے گی۔ گانا بجانا عام ہو گا۔
((وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا)) آخری لوگ میرے مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کریں گے۔
محرم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں نہیں دی جاتیں؟ پاکستان کی حکومت پھر ان کی حفاظت کرتی ہے کہ نہیں؟
فرمایا: پندرہ برائیاں جب تم پر مسلط ہو گئیں۔ پھر کیا ہو گا؟
((فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذَالِكَ)) سرخ آندھیاں آئیں گی۔
((زَلْزَلَةً)) اور زلزلے آئیں گے۔
دیکھو! مظفر آباد، بالاکوٹ میں زلزلہ آیا ہے کہ نہیں؟
((وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا)) پتھروں کی بارش ہو گی۔ زمین میں دھنسائے جاؤ

گے۔اشکال تبدیل ہو جائیں گی۔

پہاڑی علاقوں مین جا کر پوچھو کتنے کتنے بڑے پتھر گرے ہیں؟

کئی لوگوں کے سر پر پڑے اور وہ زمین دوز ہو گئے۔

چار چار منزلہ عمارت زمین بوس ہوگئی۔ پانچ منزلہ ہوٹل زمین بوس ہو گیا۔ زمین بھی پہاڑی ہے۔ جہاں کدال بھی کام نہیں کرتا لیکن اس کے آگے کچھ مشکل ہے؟

((وَاٰیَـاتٍ تَتَـابَـعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْسَلُهٗ فَتَتَابَعَ سَلَكَ)) تسبیح کا دھاگہ ٹوٹتا ہے تو موتی زمین پر گرتے ہیں۔اس طرح قیامت کی نشانیاں پے در پے آئیں گی۔

اب ذرا ابن ماجہ کی روایت سن لو!

جو اس مضمون کے ساتھ بہت زیادہ ملتی ہے۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کتاب ابن ماجہ ہے۔ کتاب الفتن اور باب العقوبات ہے۔ حدیث نمبر چار سو انیس ہے۔ جو پہلے روایت پڑھی ہے، جس میں پندرہ برائیاں بیان تھیں۔ وہ تو کتاب الفتن ترمذی شریف کی ہے۔ مشکوٰۃ کی جلد ثانی میں بھی موجود ہے۔ یہ جو روایت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اَقْبَـلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَـا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ)) اے مہاجرین کی جماعت سن لو!((خَمْسٌ اِذَا بْتُلِیْتُمْ بِهِنَّ)) فرمایا: پانچ چیزوں سے تم آزمائے جاؤ گے۔ ((واعوذ باللّٰه)) اور میں محمد ﷺ پناہ مانگتا ہوں۔((اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ)) وہ چیزیں کہیں تم میں نہ آجائیں۔

وہ کون سی پانچ چیزیں ہیں؟ سن لو!

فرمایا:((وَلَـمْ تَـظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ)) فرمایا: جب فحاشی عام ہو جائے گی۔((حَتّٰی یُعْلِنُوْ بِهَا)) اس فحاشی کا اعلان کیا جائے گا۔ یہ اعلان ہی تو ہے۔

آج ڈرامہ لگنا ہے۔ فلاں تھیٹر میں یہ ڈرامہ لگنا ہے۔ فلاں سینما میں یہ فلم لگی ہے۔

مسلمان نبی پاک ﷺ کا امتی چوکوں میں کھڑے ہو کر پڑھتا ہے۔ برہنہ تصاویر ان بیٹیوں کی، ان لڑکیوں کی چوکوں میں لگائی گئیں۔ یہ فحاشی عام نہیں تو اور کیا ہے؟

پاکستان کے ٹی وی میں کسی ٹیوب کی یا صابن کی یا کسی اور چیز کی مشہوری دینی ہو تو مشہوری میں عورت کو ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ ظالم مجھے بتاؤ، اللہ پاک کے دربار میں کیا جواب دو گے؟

سرعام چوکوں میں بدمعاشی ہوگی۔ سرعام زناکاری ہوگی۔

تمہارے لاہور کے ہوٹلوں میں بے حیائی نہیں ہوتی؟

کچھ دنوں کی بات ہے۔ میری رہائش کے پاس لاہور ہوٹل مشہور ہے، وہاں پولیس نے چھاپہ مارا، وہاں کئی برہنہ مرد اور عورتیں پکڑی گئی ہیں۔

تم کہتے ہو، آٹا کا بحران ہے۔ فلاں بیماری آگئی ہے، کیوں آئی ہے؟ نبی پاک ﷺ کی حدیث سنو! کائنات جھوٹی ہوسکتی ہے مگر میرے محمد ﷺ کا فرمان جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، جب فحاشی عام ہوگی۔ ((اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الطَّاعُوْنُ)) جب زناکاری، بدکاری عام ہوگی۔ اس وقت طاعون کی بیماری پھیل جائے گی۔

((وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَکُنْ مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا))، ((وَالْاَوْجَاعُ)) اور بھی کئی قسم کی بیماریاں جنم لیں گی۔

آج ہیپاٹائٹس سی ہے۔ وہ پہلے تھی؟ ایڈز کی بیماری پہلے تھی؟ کالا یرقان پہلے تھا؟ جوڑوں کا درد پہلے تھا؟ دل کا اٹیک پہلے تھا؟

آج دیکھ لو! اس اس قسم کی بیماریاں ہیں۔ انسان اندر ہی اندر میں ختم ہو جاتا ہے۔ پتہ اس وقت ہی چلتا ہے، جب موت کا پیغام آجاتا ہے۔

یہ ایڈز کیوں ہے؟ غیر محرم عورت سے ملنے سے ایڈز پیدا ہوتا ہے۔ یہ یرقان کیوں ہوتا ہے؟ ہیپاٹائٹس بی سی کیوں ہوتا ہے؟ کوئی شاذ و نادر بچا ہوگا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، جب فحاشی عام ہوگی۔ طاعون اور نئی نئی بیماریاں جنم لیں گی۔ وہ

بیماریاں پہلے اسلاف میں نہیں تھیں۔ وہ تمہاری بدکاری، عریانی، فحاشی کی وجہ سے جنم لیں گی۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: ((وَلَمْ یَنْقُصُوْا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ)) اے لوگو جب ناپ تول میں کمی کرو گے۔ ((اِلَّا اُخِذُ بِالسِّنِیْنَ)) پھر قحط سالی آ جائے گی۔ آٹا کا بحران آ جائے گا۔ پھر تمہاری روزی سے برکت اٹھ جائے گی۔ ہر آدمی پھر پریشان ہو جائے گا۔

فرمایا: ((وَشِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ)) تنگ دستی بھی آئے گی۔ آدمی کا خرچ پچاس ہزار ہو گا۔ اس کی آمدنی پچیس ہزار ہو گی۔ پچیس ہزار کا مقروض ہو گا۔ کیوں؟ ناپ تول میں کمی کرتا ہے، آگے جو تیسرا عذاب مسلط ہو گا۔

فرمایا: ((وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَیْهِمْ)) تم پر جو حکمران ہیں، وہ ظلم کریں گے۔ تم پر حکمران ظالم مسلط ہوں گے۔ ظلم کریں گے۔

پرویز مشرف نے کرسی بچانے کے لیے کون سا ظلم ہے جو پاکستان کے عوام پر نہیں کیا؟

چھوٹے چھوٹے بچوں، قرآن کی حافظہ طالبہ کو جلا دیا گیا۔ ان کو تباہ و برباد کیا گیا۔ مدرسہ اجاڑ دیا گیا۔ قرآن و حدیث کے اوراق کو گٹروں میں بہایا گیا۔ کون سا ظلم ہے جو اس نے نہیں کیا؟

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، تم پر جابر حکمران مسلط ہوں گے۔ وہ تم پر ظلم کریں گے۔

ہم پر ظلم ہو رہا ہے، یہ پچھلے دنوں کراچی میں چار پانچ وکلاء کو زندہ ہی جلا دیا گیا ہے۔ یہ چیلے اور چمچے کس کے ہیں؟ یہ اس بے ایمان کے ہیں جو اپنی کرسی کو بچانے کی خاطر پاکستان کی عوام کو آپس میں لڑوا کر مروا رہا ہے۔

- ظالم حکمران مسلط ہوں گے۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ((وَلَمْ یَمْنَعُوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِهِمْ)) جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ کو روک لو گے۔

آج کسی کو کہو خرچ کرو۔ وہ کہتا ہے، جناب کاروبار ہی بہت زیادہ ڈاؤن ہے مگر بیٹے کی شادی پر کائنات کا بہت سارا پیسہ کھسروں پر لٹا دیتا ہے، اس وقت کاروبار ڈاؤن نہیں۔

جب زکوٰۃ کو روک لو گے تو پھر کیا ہو گا؟ ((اِلَّا مُنِعُوْا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ)) پھر آسمان سے بارشیں روک دی جائیں گی۔

پہلے بارش ہوتی تھی تو دریائے راوی کا پانی لاہور کی طرف سیدھا ہو جاتا تھا مگر اب دریائے راوی خود پانی کو ترس رہا ہے۔ کہتے ہیں، انڈیا نے باندھ لیا ہے۔ میں کہتا ہوں، انڈیا والوں نے نہیں باندھا، باندھنے والے نے باندھ لیا ہے۔

وہ جو آسمان پر بیٹھا ہے۔ آج تمہارے دریا بھی خشک ہو گئے ہیں۔ نہریں بھی خشک ہو گئیں۔ نل کا پانی پہلے پچاس ساٹھ فٹ سے نکل آتا تھا، اب ایک سو بیس فٹ سے نکلتا ہے۔ کیوں؟

تم اپنے مال میں سے اللہ پاک کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ہو۔ اللہ پاک نے بارشوں کو روک لیا ہے۔

آگے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، لوگو! ((وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا)) اگر یہ پرندے چرندے نہ ہوں تو جو یہ تھوڑی بہت بارش ہوتی ہے۔ یہ بھی نہ ہو۔ یہ جو تھوڑی بہت بارش ہوتی ہے، یہ بھی پرندوں اور جانوروں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو پھر جس طرح میرے اور تمہارے اعمال ہیں، تمہیں بارش کی ایک بوند بھی نہ نصیب ہو۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ((وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ)) جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑ دیا۔ ((اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ)) پھر تمہارے غیر دشمن تم پر مسلط کر دیں گے۔

امریکہ پاکستان پر مسلط ہے کہ نہیں؟ باہر کے گورے بندر تم پر مسلط ہیں کہ نہیں؟ حکم کن کا چلتا ہے؟ حکم امریکہ کا چلتا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اور میرے مصطفیٰ ﷺ نے اعلان فرما کر بتا دیا۔ جب تم میرا اور اللہ پاک کا عہد توڑو گے۔ عہد سے مراد کیا ہے؟ جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرو گے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے، نماز پڑھو، ہم پڑھتے ہیں؟ ہم نماز کے قریب ہی نہیں

جاتے۔

فرمایا: جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرو گے۔
غیر دشمن تم پر مسلط ہوں گے۔

((فاخذوا بعض ما فی ایدیھم)) تمہارا مال تم سے ضبط کر کے اپنے ممالک کو لیتے جائیں گے۔

یہ جو پی ایس او پٹرول پمپ ہے۔ یہ کن کا ہے؟ جاز کمپنی کن کی ہے؟ یہ ٹوٹل کن کا ہے؟ یہ انگریزوں، یہودیوں کی بڑی بڑی کمپنیاں ہیں۔ تمہارے ملک کا پیسہ اپنے ملک لے کر جا رہے ہیں، ٹیلی نار کن کی کمپنی ہے؟ جنہوں نے نبی پاک ﷺ کی گستاخی کی ہے۔

نبی پاک ﷺ کے پتلے جلائے ہیں۔ جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے سر پر ٹوپی رکھ کر نیچے بم رکھا ہے۔ نعوذ باللہ ان ظالموں اور غنڈوں کی یہ تمام کمپنیاں ہیں۔

آج وہ پاکستان کے مسلمانوں پر مسلط ہیں۔ تمہارا مال بھی لے کر جا رہے ہیں۔ تمہارا ایمان بھی لے کر جا رہے ہیں۔

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ((وَمَالَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُم بِكِتَابِ اللّٰهِ)) جب وقت کے حکمران اللہ پاک کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کریں گے۔ ((وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ)) جو اللہ پاک نے نازل کیا ہے۔ اس کے مطابق تمہاری عدالتوں میں فیصلے نہیں ہوں گے۔ پھر کیا ہوگا؟ ((اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ)) تم آپس میں لڑ لڑ کر ایک دوسرے کا قتل عام کرو گے۔

اب کتنے قتل ہو رہے ہیں؟

آخری چھوٹی سی روایت سن لو!

سیدہ ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

چھ آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکی لعنت ہے۔

فرمایا: ((اَلزَّائِدُ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ)) جو اللہ کی کتاب اور احکام میں اضافہ کرتا ہے۔

بدعتی جو اللہ پاک کے احکام میں اضافہ کرتا ہے۔

یہ کیا ہے؟ قل ہے۔ چالیسواں ہے۔ دسواں ہے۔ بڑی گیارہویں ہے۔ چھوٹی گیارہویں ہے۔ کسی سے پوچھیں کہ یہ کیوں کرتے ہو؟ کہتے ہیں، ہم قرآن ہی پڑھتے ہیں۔ اس میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا، سجدہ میں سبحان اللہ ربی الاعلیٰ کہتے ہو وہاں پھر سجدہ میں قل ھو اللہ پڑھ لیا کرو۔ پھر اس میں کیا حرج ہے؟ سورہ فاتحہ کی جگہ سورہ یس پڑھ لو وہ بھی تو قرآن ہی ہے۔

حرج کی بات نہیں، بات وہ تسلیم کرو جس پر مدینہ والے مصطفیٰ ﷺ کی مہر ہے۔ وہ بات قابل قبول ہے۔ حیا ہی نہیں ہے۔

یہ بسنت، یہ خرافات، یہ ناجائز جلوس نکالنا، گانا بجانا، چمٹوں کا بجانا یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ بدعات اور خرافات ہیں۔

فرمایا: اس انسان پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت ہے، جس نے اللہ پاک کے قرآن میں اضافہ کیا۔

میں اپنی بات نہیں کر رہا، میں حدیث بیان کر رہا ہوں۔

دوسری بات کیا ہے؟

فرمایا: ((وَالْـمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ)) اللہ پاک کی تقدیر کو جھٹلانے والے پر بھی لعنت ہے۔ یہ جو سڑکوں پر بیٹھے ہیں، لکھا ہوتا ہے۔

جو چاہو، سو پوچھو

اب کوئی ہمارے جیسے درویش جوتا اتار کر کہیں میں تمہارے سر پر ماروں گا کہ نہیں۔ وہ خود خاموش ہو جائے گا کہ اگر میں نے کہا نہیں تو اس نے مار دینا ہے۔ اگر میں نے کہا مارو گے تو اسنے نہیں مارنا ہے۔

تقدیر کا مالک کون ہے؟ اللہ پاک کی تقدیر کو بدلنے کی کوشش نہ کیا کرو۔ اللہ پاک کی تقدیر کو بدلنے والا لعنتی ہے۔ اس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت ہے۔

تیسرا آدمی کون ہے؟

((وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوْتِ)) زبردستی حکومت پر قابض ہونے والے پر بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت ہے۔

آگے سنو! ((لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ)) جو اس کو عزت دیتا ہے، جس کو اللہ پاک نے ذلت دی ہے۔

مرزئیوں کو عزت دیتا ہے، ان کو اللہ پاک نے ذلیل کیا ہے۔ ساتھ حکومت پر قابض ہے۔ ساتھ اللہ پاک کے ذلیل کردوں کو عزت دیتا ہے۔

آگے سنو! ((وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ)) جس کو اللہ پاک نے ذلت دی ہے۔ ان کو عزت دیتا ہے۔ جن کو اللہ پاک نے عزت دی ہے۔ ان کو ذلیل کرتا ہے۔

اس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت ہے۔

یہ مشرف پر بھی لعنت ہے۔ کیسے؟

وزیر اعظم نواز شریف کو اس نے نیچے سے آ کر کرسی پر سے اتارا ہے۔ اسے ذلیل کیا ہے؟

اس کو وزیر اعظم کس نے بنایا تھا؟ اللہ پاک نے بنایا تھا۔

یہ تین گناہوں کا مرتکب ہے۔

۱۔ حکومت پر ناجائز قبضہ کیا ہے۔

۲۔ دوسرا جن کو اللہ پاک نے عزت دی، ان کو اس نے ذلت دی۔

۳۔ جن کو اللہ پاک نے ذلیل کیا۔ ان کو اس نے عزت دی۔

اس پر اللہ پاک کی بھی لعنت ہے اور اس کے رسول ﷺ کی بھی لعنت ہے۔ بات کی سمجھ آ گئی ہے؟

فرمایا: ((وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ)) لوگو! اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والے پر بھی اللہ پاک کی لعنت ہے۔ سود حرام ہے کہ حلال ہے؟ آج سود کو حلال کیا

جا رہا ہے کہ نہیں؟ اس پر بھی اللہ پاک کی لعنت ہے۔

((وَالْمُسْتَحِلَّ مِنْ عِتْرَتِهٖ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ))

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میرے نسب میں فرق کرنے والا، میرے نسب نامے کو بھولنے والا ہے۔ اس پر بھی اللہ پاک کی لعنت ہے۔

((وَالتَّارِكُ بِسُنَّتِیْ)) اللہ پاک کی سنت کے تارک پر بھی اللہ پاک کی لعنت ہے۔

داڑھی مونڈنے والو! اللہ پاک کا واسطہ ہے۔

نبی پاک ﷺ کی سنت کا جو تارک ہے۔ اس پر اللہ پاک کی بھی لعنت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بھی لعنت ہے۔

نبی پاک ﷺ کی سنت کا جو تارک ہے، چاہے کوئی بھی سنت کو ترک کرتا ہے۔

غصہ نہ کرو، معذرت سے عرض کر رہا ہوں، میں مجبور ہوں، کیا کروں، میں مجبور ہوں۔

نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے۔ اگر میں اس کو چھوڑ دوں تو میں پکا بے ایمان ہوں۔ اگر میں اس میں اضافہ کروں تو پھر بھی بے ایمان ہوں۔ میں بات اتنی بیان کرتا ہوں۔ جتنی نبی پاک ﷺ کی زبان سے نکلی ہے۔

یہ حدیث باب الایمان بالقدر مشکوٰۃ کی پہلی جلد صفحہ نمبر بائیس ہے۔ اس پر یہ حدیث موجود ہے۔

اللہ پاک ہمیں سن کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



قرآن پاک و اسلامی کتب کا عظیم مرکز



ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین